مثنوی

وصلت نامہ

مُرتّب

قاضی علی اکبر درازی

رب زدنی علماً

این سخن کئی شعر باشد ای پسر
این همہ ذکر است آیات و خبر
(آشکار)

ترجمہ

میرے بیٹے میری باتوں کا شاعری سے کوئی تعلق نہیں ھے
تمام باتیں ذکر خدا، اللہ کی آیتیں اور رسول کی حدیثیں ھیں۔

مثنوی

وصلت نامہ

10417

مرتب
قاضی علی اکبر درازی

طابع و ناشر
سچل سرمست کوآپریٹو اکیڈمی لمیٹیڈ
خیرپور

بار اول] نومبر ۱۹۶۵ع [جلد پانچ سو

ھدیہ دو روپے

پیش لفظ

سرتاج الشعراء، شہنشاہِ عشق، منصورِ آخر الزماں، شاعرِ ہفت زباں حضرت سچل سرمست کی فارسی تصنیفات میں سے دیوانِ آشکار، مثنوی عشق نامہ، مثنوی درد نامہ، مثنوی گداز نامہ، مثنوی تار نامہ اور مثنوی رہبر نامہ، مثنوی وحدت نامہ پہلے ہی اشاعت پذیر ہو چکی ہیں۔ زیرِ نظر مثنوی وصلت نامہ اسی سلسلہ کی آٹھویں کتاب ہے۔

فارسی زبان میں اس قدر منظوم تصنیفات خود فارسی شعراء کی بھی نہیں ہیں۔ دنیا بھر میں سچل سرمست جیسا ایک شاعر بھی نظر نہیں آتا جس نے سات زبانوں میں نو لاکھ سے زیادہ اشعار کہے ہوں۔ کسی شاعر کا اپنی مادری زبان میں جزوی طور پر شعر کہنا کسی خاص اہمیت کا حامل نہیں ہے۔ قابلِ قدر شاعر وہ ہے جسے غیر زبان پر بھی مکمل عبور حاصل ہو۔ سچل سرمست نے دیگر شعراء کی طرح اپنے کلام کو صرف کافی اور ابیات تک محدود نہیں رکھا۔ ان کا کلام کافی، ابیات، سی حرفی، مرثیہ، مولود، مرغ نامہ، قتل نامہ، جھونا، گھڑولی، رباعی، فرد، مخمس، مسدس، اور مستزاد وغیرہ، غرضکہ مختلف اور متعدد اصنافِ سخن پر مشتمل ہے۔ جس سے شاعری میں ان کے کامل الفن ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔ اور ایسے شاعر ہی کو سرتاج الشعراء کہا جا سکتا ہے۔

اس فخرِ سندھ، قادر الکلام شاعر نے اپنے اشعار میں بار بار فرمایا ہے کہ "میرا کلام خواص

کے پڑھنے کے قابل ہے، عوام کی اس کے مطالب و معانی تک رسائی نہیں ہو سکتی۔" اور یہ حقیقت ہے کہ سرمست کا کلام پڑھنا اور اسے سمجھنا ملّاؤں، طالب العلموں اور بچگانہ ذہنیت رکھنے والوں کا کام نہیں ہے۔ یہ ایک مردِ حق آگاہ کا کلام ہے، جسے صرف رندِ مشرب اہلِ دل ہی سمجھ سکتے ہیں۔
دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے۔

آپ نے اپنے کلام میں خود ہی فرمایا ہے ؎

ایں سخنِ عشق است نے از شاعری است
کے خواں دانند ایں اشعار ہا

(آشکار)

یعنی یہ عشقیہ کلام ہے محض شاعری نہیں ہے۔ لہٰذا اس کلام کو کم فہم لوگ نہیں سمجھ سکتے۔
ایک اور مقام پر فرمایا ہے ؎

ایں حقیقت ترا اثر نکند
چونکہ ہستی تو ساکن بیشی

یعنی یہ حقیقت تجھ پر اثر نہیں کرے گی کیونکہ تو جنگلی آدمی ہے۔

روہڑی
نومبر ۱۹۶۵ء

الفقیر
قاضی علی اکبر درازی

یک زمانہ ترک کن افسانہ را
گوش کن تو رمز وصلت نامہ را

ترجمہ

ایک لمحہ کیلئے قصے کہانیاں چھوڑ کر "وصلت نامہ" کے رموز و اسرار کی طرف متوجہ ہو۔

(آشکار)

وصلت نامہ

تصنیف شدہ

سرتاج الشعراء، شاہنشاہِ عشق ★ منصور آخر زمان، شاعر ہفت زبان

حضرت سچل سرمست

اکتوبر ـــــ ۱۹۶۵ء

(مکتبہ محمد ایوب خوشنویس سکھر) و (اتحاد پریس سکھر)

رب یسّر   بسم الله الرحمن الرحیم   وبه نستعین

در حمد باری تعالی عزّ اسمه

١- ابتدا اوّل بنام کردگار	خالق هفت و شش و پنج و چهار
٢- آن خداوندی که هستی ذات او ست	هر ذره عالم مصحف آیات اوست
٣- آن خداوندی که آدم را ز خاک	آفرید و داد او را جان پاک
٤- آن خداوندی که اشیا را ز بود	هر یکی را در لباسی وا نمود
٥- بعد از آنش گفت بحر جود باش	چون ملائک ساجد و مسجود باش
٦- فرش را بنیاد بر آب او بکرد	خاکیان را عمر بر باد او بکرد
٧- شمس را همچون چراغی نور داد	تا شود روشن ز نورش این بلاد
٨- ماه را از شمس نوری داد باز	تا شود هر کس ز نورش در گداز
٩- پس نجوم و پس بروج آمد پدید	هم عبور و هم عروج آمد پدید

رب یسر — بسم اللہ الرحمن الرحیم — وبہ نستعین

در حمد باری تعالیٰ عزّ اسمہٗ

۱۔ اللہ تعالیٰ کے نام سے ابتدا کرتا ہوں جو ہفت افلاک، شش جہات، پانچ حواس اور چار عناصر کا خالق ہے۔

۲۔ وہ اللہ جس کا وجود حقیقی اور مستقل بالذات ہے، اور دونوں عالم اسکی نشانیوں کا مظہر اور ایک کھلی ہوئی کتاب کی مانند ہیں۔

۳۔ وہ اللہ جس نے انسان کو مٹّی سے پیدا کیا اور اس میں ایک پاکیزہ روح پھونک دی۔

۴۔ وہ اللہ جس نے کائنات کی ہر چیز کو وجود بخشا اور اُسے ایک مخصوص شکل عطا کر کے نمایاں کیا۔

۵۔ اس کے بعد انہیں جود و عطا اور اطاعت و عبادت کا حکم دیا۔

۶۔ زمین کی بنیاد پانی پر قائم کی اور زمین والوں کو موت کے ذائقہ سے آشنا کیا۔

۷۔ سورج کو دیئے کی طرح نور دیا تاکہ یہ دُنیا اس سے روشن ہو۔

۸۔ پھر چاند کو سورج سے روشنی عطا کی تاکہ سب کے دل میں اس سے سوز و گداز کی کیفیت پیدا ہو۔

۹۔ چاند اور سورج کے بعد ستارے اور برج پیدا ہوئے اور ساتھ ہی ساتھ انہیں رفتار اور بلندی بھی بخشی گئی۔

در محمدت و منقبت انبیاء و اولیاء

۱۰۔ انبیا را در رہِ کُل سر نمود — اولیاء را دامن پُر دُر نمود

۱۱۔ انبیا را داد حکم کُن مکُن — اولیاء را داد سرّ لم یکن

۱۲۔ انبیا را داد سرِّ ذوق عشق — اولیا را داد درد و شوق عشق

۱۳۔ انبیا را داد سرِّ لامکاں — اولیا را د سوزِ عاشقاں

۱۴۔ انبیا را داد ھر دم رفعتی — اولیا را دادہ ہر دم خلعتی

۱۵۔ انبیا را داد ہر دم صد عطا — اولیا دادا صد صدق و صفا

۱۶۔ انبیا و اولیا را حق ببین — این سخن تقلیدی نی ہست این

۱۷۔ انبیا و اولیا را حق بدان — سرِّ معنیٰ کردہ ام بر تو عیاں

۱۸۔ در بیان محامد و محاسن محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلّم

۱۸۔ من رانی گفت آخر مصطفیٰ — چند باشی در حجاب ای بیوفا

در محمدت و منقبت انبیاء و اولیاء

۱۰۔ انبیاء پر اپنے اسرار منکشف کر دیئے اور اولیاء کا دامن موتیوں سے بھر دیا۔

۱۱۔ انبیاء کو امر اور نہی کا فرمان دیا اور اولیاء کو اسرارِ غیب سے روشناس کیا۔

۱۲۔ انبیاء کو ذوقِ عشق عطا کیا اور اولیاء کو دردِ عشق دیا۔

۱۳۔ انبیاء کو ماوراء العالم کے اسرار و رموز سے آگاہ کیا اور اولیاء کو سوزِ عاشقی دیا۔

۱۴۔ انبیاء کو اعلیٰ مراتب پر فائز کیا اور اولیاء کو خلعت بخشا۔

۱۵۔ انبیاء کو اپنے جود و عطا سے نوازا اور اولیاء کو صدق و صفا مرحمت فرمایا۔

۱۶۔ انبیاء اور اولیاء برحق ہیں۔ یہ سنی سنائی نہیں بلکہ یقینی بات ہے۔

۱۷۔ انبیاء اور اولیاء کو حق پر سمجھ۔ میں نے تجھ پر ایک راز بے نقاب کر دیا ہے

در بیان محامد و محاسن محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلّم

۱۸۔ حضور رسول اکرمؐ نے من رآنی[1] فرمایا ہے۔ پھر اے بیوفا تو کب تک حجاب میں رہے گا۔

---

[1] من رآنی فقد رای الحق ۔ جس نے مجھے دیکھا اُس نے اللہ کو دیکھا (حدیث)

١٩۔ لو کشف گفت علی پاک دین — بشنو این اسرار تو مرد یقین

٢٠۔ لی مع اللہ گفت احمد در بیان — لیک این معنی ندانند این خسان

٢١۔ از رموزِ سرِّ حق آگہ نہٖ — لاجرم کوری و مردِ رہ نہٖ

٢٢۔ مصطفےٰ آمد درین رہ پیشوا — پیشوای انبیا و اولیاء

٢٣۔ مصطفےٰ آمد درین رہ سرفراز — موج میزد در دلش دریای راز

٢٤۔ مصطفیٰ آمد درین رہ رازداں — تو بکمالِ خویش ازوی بازداں

٢٥۔ مصطفیٰ آمد درین رہ بانشان — ہر زمان از راہ دادہ صد نشان

٢٦۔ مصطفیٰ آمد درین رہ بحرِ کل — قطرہ ہا از بحر او یابند مل

٢٧۔ مصطفیٰ آمد درین رہ نور پاک — جملۂ ظلمات را کردہ ہلاک

٢٨۔ مصطفیٰ آمد یقین فخر زماں — تاجدار و بادشاہِ جاوداں

٢٩۔ مصطفیٰ آمد درین رہ رہنمائی — طالبان را اندرین رہ جان فزائی

٣٠۔ مصطفےٰ آمد درین رہ پیرِ راہ — دامنِ او گیر تا گردی تو شاہ

۱۹۔ حضرت علی مرتضیٰ رضؓ نے تجھ سے لوکشف[1] فرمایا ہے۔ اے اہلِ یقین! تو اس راز کو سمجھنے کی کوشش کر

۲۰۔ حضور رسول اکرم صلعم نے لی مع اللہ[2] فرمایا ہے لیکن اس بات کو بے سمجھ نہیں سمجھتے۔

۲۱۔ تو اسرارِ الٰہی سے آگاہ نہیں ہے، اور اسی لئے اندھا اور اس راستے سے ناآشنا ہے

۲۲۔ اس راہ کے رہبر محمد مصطفیٰ ہیں جو تمام انبیاء اور اولیاء کے امام ہیں۔

۲۳۔ مصطفیٰ اس راہ میں اعلیٰ مقام پر فائز ہیں ان کے دل میں اسرارِ الٰہی کا بحرِ بے پایاں موجیں مار رہا ہے

۲۴۔ مصطفیٰ اس راہ کے جاننے والے ہیں۔ تو اپنا کمال انہی کی طرف سے سمجھ۔

۲۵۔ مصطفیٰ اس راہ سے بالکل باخبر ہیں اور وہ ہر وقت اس کی تمام خبریں دیتے رہتے ہیں۔

۲۶۔ مصطفیٰ اس معاملہ میں ایک بحرِ ناپیدا کنار کی حیثیت رکھتے ہیں اور تمام قطرے انہی سے شرابِ معرفت حاصل کرتے ہیں۔

۲۷۔ مصطفیٰ اس راہ میں ایک پاکیزہ نور ہیں جس نے تمام تاریکیوں کو ختم کر دیا ہے۔

۲۸۔ مصطفیٰ یقیناً فخرِ کائنات، دونوں جہاں کے تاجدار اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بادشاہ ہیں۔

۲۹۔ مصطفیٰ اس راہ کے رہبر ہیں اور سالکانِ طریقت کے روحِ رواں۔

۳۰۔ مصطفیٰ اس راہ میں مرشدِ حقیقی ہیں تو ان کا دامن تھام لے گا تو بادشاہ ہو جائے گا۔

---

[1] لوکشف الغطاء ما ازددت یقیناً۔ یعنی اگر حجاب کا پردہ ہٹ گیا تو یقین میں اضافہ ہو گیا۔

[2] لی مع اللہ وقت لا یسعنی فیہ ملک مقرب ولا نبی مکرم۔ میرے لئے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک وقت ایسا معین ہے جس میں نہ تو کسی ملک مقرب کی گنجائش ہے اور نہ ہی کسی برگزیدہ پیغمبر کی۔ (حدیث)

۳۱۔ مصطفیٰ آمد درین ره رازدان — دیدۂ خود را به معنیٰ بازدان

۳۲۔ مصطفیٰ آمد درین ره بحرِ نور — هردو عالم یافته ازوی ظهور

۳۳۔ مصطفیٰ آمد درین ره عقلِ کل — عقل ها جمله از وی یابند کل

۳۴۔ مصطفیٰ آمد درین ره پاکباز — سالکان را رهنما و کارساز

۳۵۔ مصطفیٰ آمد درین ره سرِّ حق — از دو عالم برده در معنیٰ سبق

۳۶۔ مصطفیٰ آمد درین ره باوصال — واصلانرا ازجمال او کمال

۳۷۔ مصطفیٰ آمد درین ره شادمان — سرِّ معنیٰ را بدیده او عیان

۳۸۔ مصطفیٰ آمد درین ره شاهِ دین — قطب عالم رحمةً للعالمین

۳۹۔ مصطفیٰ آمد درین ره حال را — از برائی عام گفته قال را

۴۰۔ مصطفیٰ آمد درین ره مردِ عشق — این کسی داند که دارد دردِ عشق

۴۱۔ مصطفیٰ آمد درین ره شهریار — حکم او بر هر دو عالم پائیدار

۴۲۔ مصطفیٰ آمد درین ره ذاتِ حق — این کسی داند که دید آیاتِ حق

۴۳۔ مصطفیٰ را حق بدان و حق به بین — تا شوی تو شیر راهِ مرد دین

۴۴۔ مصطفیٰ را حق به بین و حق بدان — تا شوی از هر دو عالم بانشان

۳۱۔ مصطفیٰ اس راہ کے اسرار و رموز سے آگاہ ہیں تو بصیرت کی آنکھیں کھول کر اس حقیقت کو سمجھ لے۔

۳۲۔ مصطفیٰ اس راہ میں دریائے نور کی حیثیت رکھتے ہیں جس سے دونوں جہان ظہور پذیر ہوئے۔

۳۳۔ مصطفیٰ اس راہ میں عقلِ کل کا درجہ رکھتے ہیں جس سے تمام دانائیاں تکمیل پذیر ہوتی ہیں

۳۴۔ مصطفیٰ اس راہ میں پاکباز ہیں اور سالکانِ طریقت کے رہنما اور کارساز۔

۳۵۔ مصطفیٰ اس راہ میں رازِ الٰہی ہیں اور درحقیقت دونوں جہان سے آگے ہیں۔

۳۶۔ مصطفیٰ اس راہ میں منزل رسیدہ ہیں اور منزل پر دوسرے پہنچنے والے انہی کے توسل سے پہنچتے ہیں۔

۳۷۔ مصطفیٰ اس راہ میں اپنی کامیابی و کامرانی کی وجہ سے شاداں و فرحاں ہیں کیونکہ انہوں نے اصل حقیقت کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے۔

۳۸۔ مصطفیٰ اس راہ میں دین کے شہنشاہ، دنیا کے مدار المہام اور تمام جہانوں کیلئے رحمت ہیں۔

۳۹۔ مصطفیٰ اس سلسلہ میں خواص کو حقیقتِ حال سے آگاہ کرنے کیلئے تشریف لائے اور عوام کو صرف زبانی ہدایات دینے۔

۴۰۔ مصطفیٰ عشق میں مردِ میدان ہیں اور یہ نکتہ وہی سمجھ سکتا ہے جس کے دل میں عشق کا درد ہو۔

۴۱۔ مصطفیٰ اس سلسلے کے شہنشاہ ہیں اور دونوں جہان پر ہمیشہ ان ہی کا حکم چلتا رہتا ہے۔

۴۲۔ مصطفیٰ اس راہ میں در اصل خود خدا ہیں اور اس راز کو صرف وہی سمجھ سکتا ہے جس نے اللہ کی نشانیاں دیکھی ہوں۔

۴۳۔ مصطفیٰ کو حق دیکھ اور حق جان تاکہ تو حق کی راہ میں شیر مرد بن جائے یعنی تیرے ایمان و ایقان میں پختگی آجائے۔

۴۴۔ مصطفیٰ کو حق دیکھ اور حق جان تاکہ تو دنیا و عقبیٰ میں سرخرو و سرفراز ہو۔

۴۵۔ مصطفیٰ حق بود و حق بُد مصطفےٰ | بشنو این معنیٰ تو پاک ای باصفا
۴۶۔ مصطفیٰ را نورِ حق میدان یقین | تا رسی در قرب ربّ العالمین

در بیانِ فضائل اہلِ بیت عظام و اصحابِ کرام

۴۷۔ مصطفےٰ و مرتضےٰ و یارِ آن | جملہ را حق بین و بر خیز از میان
۴۸ مصطفیٰ و مرتضیٰ ہر دو یکیست | در ابوبکر و عمر خود کی شکیست
۴۹ سرِّ احمد بود عثمان در جہان | ایش گفتہ رفیقی فی الجنان
۵۰۔ سرِّ جان مصطفےٰ و مرتضےٰ | کشتۂ زہر و شہیدِ کربلے
۵۱۔ جملہ در توحیدِ حق یکتا بُدند | نی چو تو در کثرتِ صد تا بدند
۵۲۔ عاشقا یکدم درا در سرِّ جان | تا بیابی سرِّ عاشق لامکان
۵۳۔ عاشقان بینی ز جان حیران شده | ہر یک از نوع دگر بریان شده
۵۴۔ عاشقان بینی درین رہ گشتہ غرق | از قدم در خون نشستہ تا بفرق
۵۵۔ عاشقان بینی ز خود فانی شده | جملہ در احوال یک بینی شده
۵۶۔ عاشقان بینی بحق باقی شده | از خودی بگذشتہ و فانی شده

۴۵۔ مصطفیٰ حق ہے اور حق مصطفیٰ۔ اے پاک باطن تو اس حقیقت کو اچھی طرح سے سُن اور سمجھ۔

۴۶۔ مصطفیٰ کو اللہ کا نور سمجھ اور اس پر یقین کر تاکہ تو پروردگار عالم کا قرب حاصل کر سکے

بیانِ فضائل اہلِ بیت عظام و اصحابِ کرام

۴۷۔ محمد مصطفیٰ کو، علی مرتضیٰ کو اور ان کے تمام اصحاب کو حق دیکھ اور حق سمجھ اور تو خود درمیان سے ہٹ جا۔

۴۸۔ مصطفیٰ اور مرتضیٰ دونوں ایک ہیں اور ابوبکر و عمر کی یگانگت میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔

۴۹۔ عثمان دنیا میں بھی حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے راز داں تھے اور عقبیٰ کے متعلق بھی حضور نے فرمایا تھا کہ بہشت میں میرے رفیق ہوں گے۔

۵۰۔ حضرات حسنین مصطفیٰ اور مرتضیٰ کے جانجان تھے۔ ایک زہر سے شہید ہوا اور دوسرا کربلا میں۔

۵۱۔ یہ سب کے سب اللہ کو ایک ماننے میں اپنی مثال آپ تھے تیری طرح سیکڑوں کو ماننے والے نہیں تھے۔

۵۲۔ اے عاشق! تو صرف ایک ساعت اپنی روح کے اندر داخل ہو کر اس راز کو سمجھنے کی کوشش کر تاکہ تو لامکاں کے عشاق کے رازہائے سربستہ کو سمجھ سکے۔

۵۳۔ تو عشاق کو انتہائی حیران دیکھے گا اور سب کو مختلف وجوہات کی بنا پر جلا بھنا پائیگا۔

۵۴۔ تجھے عشاق اس راہ میں سر سے لیکر پاؤں تک خون میں غرق نظر آئیں گے۔

۵۵۔ تو دیکھے گا کہ عشاق اپنے آپکو فنا کئے ہوئے ہیں اور سب کے سب ایک ہی حال میں ہیں۔

۵۶۔ تو دیکھے گا کہ عشاق اپنی خودی کو ترک کر کے فنا کے مرحلے سے گذر چکے ہیں اور اللہ کی ذات سے ملکر بقائے دوام حاصل کر چکے ہیں۔

۵۷۔ عاشقان بینی زبان لال آمده — وآنگهی از عشق در حال آمده

۵۸۔ عاشقان بینی بروی خویشتن — همچو ابراهیم آذر بت شکن

۵۹۔ عاشقان بینی زسرِّ لامکان — هر نفس در باخته جان در جهان

۶۰۔ عاشقان بینی ز فرش خاکدان — در دمی بگذشته از هفت آسمان

۶۱۔ عاشقان بینی ز دردِ عشقِ یار — سر برهنه پا برهنه دل فگار

۶۲۔ عاشقان بینی ز شوقِ دوست مست — جمله اندر نیستی گشتند هست

۶۳۔ عاشقان بینی بحق واصل شده — وانگهی در عشق او زائل شده

۶۴۔ عاشقان بینی لبسی شاه آمده — چون سلیمانؑ شاه خرگاه آمده

۶۵۔ عاشقان بینی تمامی جان شده — همچو اسماعیلؑ جان قربان شده

۶۶۔ عاشقان بینی ز هجر و درد و داغ — همچو یعقوبؑ نبی اندر فراغ

۶۷۔ عاشقان بینی بمهر جان شده — وانگهی در مصر جان سلطان شده

۶۸۔ عاشقان بینی لبسی تو غرق نور — همچو موسیٰؑ رفته اندر کوهِ طور

۶۹۔ عاشقان بینی لبسی در معرفت — همچو داؤدؑ نبی در تعزیت

۷۰۔ عاشقان بینی برفته زین جهان — همچو عیسیٰؑ بر فرازِ آسمان

۵۷۔ تو دیکھے گا کہ عشاق کی زبان گنگ ہے لیکن عشق کی وجہ سے ان پر اضطراب و اضطرار کی کیفیت طاری ہے۔

۵۸۔ تو دیکھے گا کہ عشاق حضرت ابراہیم کی مانند بت شکن بنے ہوئے ہیں۔

۵۹۔ تو دیکھے گا کہ عشاق لامکاں کے اسرار و واردات کی وجہ سے اس دنیا میں ہر گھڑی اپنی جان پر کھیلتے رہتے ہیں۔

۶۰۔ تو دیکھے گا کہ عشاق ایک لمحہ کے اندر اندر اس زمین سے اُٹھ کر ہفت افلاک سے اوپر پہنچ جاتے ہیں۔

۶۱۔ تو عشاق کو اس حال میں دیکھے گا کہ محبوب کے درد عشق کی وجہ سے ننگے سر اور ننگے پاؤں ہونگے اور ان کا دل مجروح ہوگا۔

۶۲۔ تو دیکھے گا کہ عشاق اپنے محبوب کے اشتیاق میں مست بنے ہوئے ہیں اور اپنے آپ کو فنا کر کے بقائے دوام حاصل کر چکے ہیں۔

۶۳۔ تو دیکھے گا کہ عشاق اپنے محبوب حقیقی تک پہنچکر اس کے عشق میں اپنے آپ کو فنا کر چکے ہیں۔

۶۴۔ تو دیکھے گا کہ عشاق حضرت سلیمان علیہ السلام کی طرح شہنشاہ والا جاہ بنے ہوئے ہیں۔

۶۵۔ تو دیکھے گا کہ عشاق سراپا جان بنے ہوئے ہیں اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی طرح قربانی کیلئے سر ہتھیلی پر رکھے ہوئے ہیں۔

۶۶۔ تو دیکھے گا کہ عشاق محبوب کے فراق، عشق کے درد اور سینہ کے داغوں کی وجہ سے حضرت یعقوب علیہ السلام کی طرح دلفگار ہوں گے۔

۶۷۔ تو دیکھے گا کہ عشاق کی جان پر پہلے غلامی کی مہر لگائی جاتی ہے اور اسکے بعد ان کو سلطان مصر بنایا جاتا ہے۔

۶۸۔ تو دیکھے گا کہ عشاق سراپا نور بنے ہوئے ا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح کوہ طور پر پہنچے ہوئے ہیں۔

۶۹۔ تو دیکھے گا کہ عشاق عرفان کی منازل طے کر رہے ہیں اور حضرت ایوب علیہ السلام کی طرح صبر میں ہیں۔

۷۰۔ تو دیکھے گا کہ عشاق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح اس زمین سے اوپر پہنچکر آسمان کی بلندیوں پر پرواز کر رہے ہیں۔

۷۱۔ چون محمدؐ عاشقی ہرگز نبود عاشقان را نیز چندین عز نبود

۷۲۔ عاشقان جملہ در راہِ ویند جملہ حاجتمند در گاہِ ویند

در بیان فضائل قرآن مجید و فرقانِ حمید

۷۳۔ از سرِ دردے نگہ کن این کتاب تا کہ برخیزد ز پیشت صد حجاب

۷۴۔ از سرِ دردے نگہ کن ای پسر تا شوی از سرِّ معنیٰ باخبر

۷۵۔ این کتابے دیگر است ای مردِ دین رہ روان را رہ نماید در یقین

۷۶۔ غیر قرآن این کتبہائ دگر جملہ فرع است این بدان ای بے خبر

۷۷۔ باز قرآن مغلق ست و باکمال تو چہ دانی تا چہ گفتہ ذوالجلال

۷۸۔ من ہمہ تفسیر قرآن خواندہ ام مغز قرآن را ازان بر خواندہ ام

۷۹۔ باز فرمودند رہ بینان مرا تا بگویم اصل را و مغز را

۸۰۔ ہرچہ گفتہ دیگران افسانہ بود عقلہا با آن سخن ہم خانہ بود

۷۱۔ لیکن ان تمام عشاق میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرح ایک بھی عاشق نہیں تھا اور ان کے بغیر عشاق کی کوئی قدر وقیمت بھی نہیں تھی۔

۷۲۔ تمام عشاق ان کے تابع اور ان کے دروازے کے محتاج ہیں۔

بیانِ فضائل قرآن مجید و فرقان حمید

۷۳۔ اس کتاب کو دردِ دل کے ساتھ دیکھ تاکہ تیرے سامنے جو سیکڑوں حجابات ہیں وہ اُٹھ جائیں۔

۷۴۔ میرے بیٹے! دردِ دل کے ساتھ دیکھ تاکہ تجھے اصل راز سے آگاہی ہو۔

۷۵۔ اے مردِ حق! یہ کوئی معمولی کتاب نہیں بلکہ یہ وہ کتاب ہے، جو یقین کی منزل تک سالکوں کی رہنمائی کرتی ہے۔

۷۶۔ قرآن مجید کے علاوہ دوسری تمام کتابیں ایسی ہیں جیسے ایک چھلکا۔

۷۷۔ قرآن مجید ایک دقیق اور کامل و مکمل کتاب ہے۔ تجھے کیا معلوم کہ اللہ ذوالجلال نے اسکے اندر کیا کیا فرمایا ہے۔

۷۸۔ میں نے قرآن مجید کی تمام تفسیریں پڑھی ہیں اور اسکا اصل مطلب و مفہوم سمجھ لیا ہے۔

۷۹۔ سالکانِ طریقت نے مجھ سے کہا کہ میں قرآن مجید کا اصل مطلب و مفہوم بیان کروں۔

۸۰۔ دوسرے لوگوں نے جو کچھ کہا ہے وہ محض افسانہ طرازی ہے اور خیالی باتیں ہیں۔

دربیان اہمیت وصلت نامہ

۸۱۔ یک زمانی ترک کن افسانہ را　　گوش کن تو رمز وصلت نامہ را

۸۲۔ ہر کہ این خواند بکام دل شود　　زود باشد کار دین واصل شود

۸۳۔ نام این کردم چو وصلت نامہ من　　زانکہ وصلت دیدہ ام از خویشتن

۸۴۔ ہر کہ میخواہد کہ حق واصل شود　　اندرین وصلت ہمہ حاصل شود

۸۵۔ ای برادر قصہ را تو گوش دار　　تا شوی در ہر دو عالم مرد کار

دربیان تخلیق آدم

۸۶۔ دست لطف حق چو آدم آفرید　　از غذای سر عشقش پرورید

۸۷۔ چون خاکش آن خدا تخمیر کرد　　بعد از آتش برکشیدہ میر کرد

۸۸۔ پس نفس مو دند کہ او بر تخت شد　　سر وحدت یافت عالی بخت شد

۸۹۔ سر نہادند آن ہمہ در پیش او　　سر کشیدہ آن لعین از کیش او

۹۰۔ حق تعالی گفت ای ملعون راہ　　تو چرا سر میکشی از حکم شاہ

بیانِ اہمیت وصلت نامہ

۸۱۔ تو اب اس افسانہ طرازی کو ترک کر کے "وصلت نامہ" میں بیان کردہ اسرار و رموز کی طرف متوجہ ہو۔

۸۲۔ وصلت نامہ کو جو بھی پڑھے گا وہ اپنا دلی مقصد حاصل کر لیگا اور جلد تر اپنے محبوبِ حقیقی کے قرب سے بہرہ اندوز ہو گا۔

۸۳۔ میں نے اس کتاب کا نام وصلت نامہ اس لئے رکھا ہے کہ مجھے اسی کے ذریعہ تقرب حاصل ہوا ہے۔

۸۴۔ جو شخص قربِ الٰہی چاہتا ہے اُسے اس وصلت نامہ کے ذریعہ سے حاصل ہو سکتا ہے۔

۸۵۔ میرے بھائی! تو اس بات کو توجہ سے سن تاکہ تو دونوں جہاں میں کار آمد ہو جائے۔

بیانِ تخلیقِ آدم

۸۶۔ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے لطف و کرم سے آدم کو پیدا کیا تو اپنے عشق سے اسکی پرورش کی۔

۸۷۔ جب اللہ تعالیٰ نے اسے مٹی سے پیدا کیا تو اسے بلند مرتبہ پر فائز کر دیا۔

۸۸۔ پھر وہ تخت نشین بنایا گیا اور اسرارِ وحدت حاصل کر کے ممتاز اور سرفراز ہو گیا۔

۸۹۔ ان سب نے اس کے سامنے سر جھکا دیا لیکن ابلیسِ لعین نے سرکشی اور اسکے طریقے سے روگردانی کی۔

۹۰۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے ملعون! تو اپنے آقا کے حکم سے سرکشی کیوں کر رہا ہے۔

۹۱. ز آدم معنی تو آگه نیستی — سخت معذوری و در رهٔ نیستی

۹۲. چونکه تو سر میکشی از راهِ دین — لعنت ما بر تو شد تا یوم دین

۹۳. ای لعین گنج ست آدم در صور — تو چه میدانی که هستی بی خبر

۹۴. این زمان آدم نشسته در بهشت — بود با روحانیان در باغ و کشت

۹۵. صد هزاران لطفِ حق دریافته — صد هزاران حُله ها بر ساخته

۹۶. بعد از آن فرمود کای افلاکیان — سجده پیشِ آدم آرید این زمان

۹۷. صد هزاران حور هر دم بر درش — صد هزاران نور هر دم بر سرش

۹۸. صد هزاران عز و شادی و طرب — نی در آنجا رنج دیده نی تعب

۹۹. سلسبیل و زنجبیل و می روان — شیر شهد و میوه های جاودان

۱۰۰. جمله از لطفِ خدا آدم پدید — هر زمانی گفته او هل من مزید

۱۰۱. حق تعالی خواست تا اسرار را — فاش گرداند مر او مر ترا

۱۰۲. آدم و حوا از جنت آورید — صد هزاران در مکنون آفرید

۱۰۳. صورتِ ابلیس را ابلیس دان — وسوسه کرده در آدم هر زمان

۱۰۴. آدم معنی توئی ای بی خبر — سر به بین و سر بدان و راهبر

۹۱۔ تو آدم کی حقیقت سے آگاہ نہیں ہے، اور تو اس لئے ناچار ہے کہ تیرا اس مسلک سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے

۹۲۔ اب جبکہ تو نے حق کے راستہ سے منہ موڑا ہے اس لئے تجھ پر قیامت تک ہماری لعنت ہے۔

۹۳۔ اے ملعون! آدم تمام مخلوق میں ایک گنجینۂ معنیٰ ہے لیکن تو اس حقیقت کو کہاں سمجھ سکتا ہے۔

۹۴۔ اب آدم بہشت میں ہے، اور فرشتوں کے ساتھ بہشت کے باغوں اور مرغزاروں میں گلگشت کر رہا ہے

۹۵۔ آدم نے اللہ کی لاکھوں نعمتیں اور لاکھوں خلعتیں حاصل کر لی ہیں۔

۹۶۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے عالمِ افلاک کے باشندگان کو حکم دیا کہ فوراً آدم کے سامنے سجدہ ریز ہو جاؤ۔

۹۷۔ آدم کے دروازے پر لاکھوں حوریں کنیز بنی ہوئی ہیں اور اس کے سر پر اللہ کے نور کی لاکھوں بارشیں ہو رہی ہیں۔

۹۸۔ اسے لاکھوں اعزاز اور مسرتیں حاصل ہیں۔ نہ کوئی تکلیف ہے اور نہ کوئی تکان۔

۹۹۔ آدم کو بہشت میں سلسبیل، زنجبیل اور شرابِ طہور کے بہتے ہوئے چشمے اور دودھ، شہد اور ہمیشہ میسر ہونے والے میوے حاصل ہیں۔

۱۰۰۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آدم کو تمام نعمتیں نصیب ہوئیں اور ہر لمحہ ان میں اضافہ ہوتا رہا۔

۱۰۱۔ آخر کار اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ اپنے تمام اسرار ہم پر اور تم پر ظاہر کر دے۔

۱۰۲۔ اس لئے آدم اور حوا کو بہشت سے باہر لے آیا اور لاکھوں خوبصورت اور قیمتی گوہر پیدا کر لئے۔

۱۰۳۔ ابلیس کو تو مکاری اور فریب کاری کا مظہر سمجھ جو ہر دم آدم کے دل میں وسوسے پیدا کرتا رہا۔

۱۰۴۔ دراصل آدم حقیقی تو ہی ہے تو اس حقیقت کو دیکھ اور اس راز کو سمجھ۔

۱۰۵۔ نفسِ شومت هست ابلیسِ لعین   سر کشیده او ز روحِ نازنین

۱۰۶۔ روح را فرمان نموده بو الفضول   لاجرم نامش نهاد آن ناقبول

۱۰۷۔ باز گو تو سرِّ اسرارِ جهان   گرچه آدم آمد اندر خاکدان

۱۰۸۔ بود گنجی بی نهایت در عدم   رو نمود آن جائیکه آدم بُدم

۱۰۹۔ گاه آنجا آدم و حوّا شده   شیث ؑ را اندر جهان شیدا شده

۱۱۰۔ نوح ؑ گشته در جهان سالی هزار   دعوتِ حق کرده هر دم آشکار

۱۱۱۔ باز ابراهیم ؑ بوده در جهان   بُت شکسته پیشِ حق هر دم عیان

۱۱۲۔ باز اسمٰعیل ؑ همچون جان شده   در رهِ حق سرور و میر آمده

۱۱۳۔ باز اسحاق نبی سیر آمده   در رهِ حق هر زمان قربان شده

۱۱۴۔ باز یعقوب ؑ نبی بوده بدرد   بود در عشقِ خدا آزاد و فرد

۱۱۵۔ باز یوسف ؑ بود اندر مصر جان   بادشاهی کرده در عالم عیان

۱۱۶۔ باز موسیٰ ؑ بود اندر تند آب   مملکتِ فرعون را کرده خراب

۱۱۷۔ باز داؤد نبی بوده یقین   در تفرّع پیشِ ربِّ العالمین

۱۱۸۔ باز آمد چون سلیمان ؑ در جهان   تخت را بر باد خوش کرده روان

۱۰۵۔ تیرا نفس ابلیس ہے جس نے روح سے سرکشی کی ہے۔

۱۰۶۔ روح کا جو فرمان تھا وہ بے سود نہیں تھا اس لیے روح کو نفس کا نام نامقبول رکھنا پڑا۔

۱۰۷۔ اگرچہ آدم اب اس دنیا میں آگیا ہے تاہم تو اسرار و رموز کی باتیں کر۔

۱۰۸۔ عالمِ بالا میں ایک بہت بڑا گنجینۂ معنیٰ تھا جس نے ظاہر ہو کر اعلان کیا کہ میں آدم ہوں۔

۱۰۹ وہ کبھی وہاں آدم و حوّا کی صورت میں ظاہر ہوا اور کبھی یہاں شیثؑ بنکر رہا۔

۱۱۰۔ پھر نوحؑ بنا اور ہزار برس تک دعوتِ حق دیتا رہا۔

۱۱۱۔ پھر ابراہیمؑ بنا اور علانیہ بت شکنی کرتا رہا۔

۱۱۲۔ پھر اسماعیلؑ بنا اور راہِ حق میں قربان ہوتا رہا۔

۱۱۳۔ پھر اسحاقؑ بنکر ظاہر ہوا اور راہ حق میں سربلند و سرفراز ہوا۔

۱۱۴۔ پھر یعقوبؑ بن کر محزون و مغموم ہوا اور عشقِ الٰہی میں اپنی یگانگت و انفرادیت کا ثبوت دیا۔

۱۱۵۔ پھر یوسفؑ بنا اور دنیا پر حکمرانی کی۔

۱۱۶۔ پھر موسیٰؑ بنا اور فرعون کی مملکت کو غرقاب کر دیا۔

۱۱۷۔ پھر داؤد بنا اور پروردگارِ عالم کے حضور میں عجز و انکسار کے ساتھ جھکا رہا۔

۱۱۸۔ پھر سلیمان بنکر ظاہر ہوا اور تختِ رواں پہ اُڑتا اور سیر کرتا رہا۔

۱۱۹۔ باز زکریاؑ شدہ اندر درخت   راہ کردہ زان درختش لخت لخت

۱۲۰۔ باز یحییٰؑ آمدہ اندر یقین   سر فدا کردہ ز بہر راہِ دین

۱۲۱۔ باز عیسیٰؑ آمدہ ز اسرارِ حق   صد ہزاران خلق را دادہ سبق

۱۲۲۔ باز احمد آمدہ از عشق کُل   عاشقان جملہ از و یابند مل

۱۲۳۔ باز احمد آمدہ از عشقِ نور   خلق عالم یافتہ از وی حضور

۱۲۴۔ باز آمد مصطفیٰؐ با صد بیان   از برائے عارفان و طالبان

۱۲۵۔ باز ابوبکرؓ آمدہ در صدقِ کُل   صادقان جملہ از و یابند مل

۱۲۶۔ باز عمرؓ آمد درین رہ عدلناک   عادلان را کردہ اندر نور پاک

۱۲۷۔ باز عثمانؓ آمدہ اندر حیا   صد ہزاران رہ روان را پیشوا

۱۲۸۔ باز حیدرؓ آمدہ با صد کمال   آفتابِ شرع و نورِ ذوالجلال

۱۲۹۔ از حُسینؑ و از حسنؑ ہمراز بین   صد ہزاران سرِّ حق را باز بین

۱۳۰۔ باز آمد بایزیدؒ اندر مزید   ہر زمان گفتہ ز جان ہل من مزید

۱۳۱۔ باز لقمانؑ آمدہ از قطبِ حق   در رہِ حق بردہ او ہر دم سبق

۱۳۲۔ باز آمد آن جنیدؒ سرفراز   با دلِ پُر درد آہِ پُر نیاز

۱۱۹۔ پھر نسیم جا اور ہ ہجت کے بحر میں داخل ہو کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔

۱۲۰۔ پھر یحییٰؑ بنا اور راہِ حق میں قربان ہو گیا۔

۱۲۱۔ پھر اللہ کی حکمت سے عیسیٰؑ بنا اور لاکھوں انسانوں کو سبق دیا۔

۱۲۲۔ پھر احمدؐ کی صورت میں سراپا عشق بن کر ظہور پذیر ہوا اور تمام عشاق انہی سے شرابِ معرفت حاصل کرتے رہے۔

۱۲۳۔ احمدؐ کی صورت میں سراپا عشق و نور بن کر جلوہ گر ہوا اور تمام مخلوق نے انہی کے ذریعہ سے تقرب حاصل کیا۔

۱۲۴۔ مصطفےٰؐ کی صورت میں سالکوں اور عارفوں کیلئے سیکڑوں اسرار و رموز اور عرفان کی باتیں لے کر آیا۔

۱۲۵۔ پھر ابو بکرؓ کی صورت میں صادقِ کامل بن کر ظہور پذیر ہوا، اور اس طرح کہ تمام اہلِ صدق و صفا کو ان ہی کے ذریعے سے شرابِ معرفت حاصل ہونے لگی۔

۱۲۶۔ پھر عمرؓ کی صورت میں عادل بن کر آیا اور تمام عادلوں کو عدل کے نور سے منور کر دیا۔

۱۲۷۔ پھر عثمانؓ کی صورت میں حیادار بن کر آیا اور لاکھوں سالکانِ طریقت کا پیشوا بنا۔

۱۲۸۔ پھر حیدرِ کرارؓ کی صورت میں سیکڑوں فضائل و کمالات کے ساتھ آیا اور شرعِ محمدیؐ کا سورج اور اللہ عزوجل کا نور بن کر چمکا۔

۱۲۹۔ پھر اسے حضرت حسنؓ اور حضرت حسین (علیہما السلام) کے ساتھ ہمراز و دمساز دیکھیے اور لاکھوں اسرارِ الٰہی پر نظر کیجیے۔

۱۳۰۔ پھر بایزیدؒ کی صورت میں نمودار ہوا اور ہر وقت ذوق کی بالیدگی میں مصروف رہا۔

۱۳۱۔ پھر اللہ تعالیٰ کی جانب سے لقمانؑ کی صورت میں ظاہر ہوا اور ہر وقت راہِ راست پر چلنے کی تلقین کرتا رہا۔

۱۳۲۔ پھر جنیدؒ بن کر ظاہر ہوا اور دردمند دل اور عجز بھری آہ لے کر آیا۔

۱۳۳۔ باز منصورؒ آمد از اسرارِ عشق — از رہِ عشق آمده بردارِ عشق

۱۳۴۔ صد ہزاران سرفرازانِ نہان — آمدند از پشتِ آدم در جہان

۱۳۵۔ کیَ توانم جملہ را تکرار کرد — عشقِ پاکان در دلِ من کار کرد

۱۳۶۔ گر صد است و گر ہزار است خود یکی است — مردِ رہ را اندرین رہ کی شکیست

۱۳۷۔ آدمؑ از جنّت برون آمد چو جان — تا جمالِ دوست را بیند عیان

۱۳۸۔ آدم معنیٔ اکرم آمده است — وز نفخت فیہ خرم آمده است

۱۳۹۔ آدم معنیٔ جمالِ دوست دان — ہرچہ غیرِ اوست آن را پوست دان

۱۴۰۔ بیا مد پیشِ حیدر مردِ دانا — کہ سرّی باز گو ز اسرارِ ما را

۱۴۱۔ کہ اندر جنّت الماویٰ دہ روز — بود این شمس آنجا مجلس افروز

۱۴۲۔ علیؓ گفتا نہ روز است و نہ شب ہم — نہ شمس است و نہ بدر است نہ معلم

۱۴۳۔ ہمین آدم بود سلطانِ عالم — ہمین آدم بود برہانِ عالم

۱۴۴۔ ہمین آدم در آنجا سرفراز است — ہمین آدم در آنجا شاہ راز است

۱۴۵۔ ہمین آدم بود سالارِ افلاک — ازین آدم شده معمور این خاک

۱۴۶۔ ہمین آدم بود کرسیِ یزدان — ازین آدم بود این چرخ گردان

۱۳۳۔ پھر عشقِ الہٰی کے اسرار و رموز کے ساتھ منصور نکل آیا اور عشق ہی کی وجہ سے سولی پر چڑھا۔

۱۳۴۔ ان مقدس ہستیوں کے علاوہ بھی لاکھوں عظیم شخصیتیں آدم کی نسل سے اس دنیا میں ظہور پذیر ہوئیں

۱۳۵۔ میں ان تمام مقدس شخصیتوں کا ذکر کیسے کر سکتا ہوں میرے دل پر ان پاکیزہ ہستیوں کے عشق نے بہت ہی اثر کیا ہے۔

۱۳۶۔ یہ شخصیتیں بظاہر سیکڑوں کی تعداد میں ہوں یا ہزاروں کی لیکن ان کی اصلیت ایک ہی ہے اور جو سالکان طریقت ہیں ان کو اس بات میں کوئی شک و شبہ نہیں۔

۱۳۷۔ آدم روح کی طرح جنت سے اس لئے باہر آیا کہ دوست کے حسن کا علانیہ مشاہدہ کر سکے۔

۱۳۸۔ آدمِ حقیقی دراصل بہت ہی بڑے اکرام و احترام والا ہے اور "ونفخت فیہ من روحی" کے اعزاز کی وجہ سے بہت شاداں و فرماں ہے۔

۱۳۹۔ آدمِ حقیقی دراصل بوبوست کے حسن اور زیب و زینت کا نام ہے اور آدم کے علاوہ دنیا میں جو بھی چیز ہے وہ ایک چھلکے سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتی۔

۱۴۰۔ ایک بار ایک دانشمند انسان حضرت علی حیدر کرار کے حضور اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی مجھے اس راز سے آگاہ فرمائیے۔

۱۴۱۔ کہ کیا بہشت میں بھی اسی طرح دن ہوگا جسطرح یہاں ہوتا ہے اور سورج وہاں بھی اسی طرح طلوع ہوگا جس طرح یہاں ہوتا ہے۔

۱۴۲۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ وہاں نہ دن ہوگا نہ رات ہوگی نہ سورج ہوگا اور نہ چاند ستارے۔

۱۴۳۔ وہاں صرف آدم ہوگا اور سب کچھ وہی ہوگا۔ بادشاہ بھی وہی ہوگا اور رہبر بھی وہی۔

۱۴۴۔ وہاں آدم کا بہت بڑا درجہ ہوگا اور یہی تمام اسرار و رموز کا امین اور جاننے والا ہوگا۔

۱۴۵۔ یہی آدم آسمانوں کا بادشاہ ہوگا اور اسی آدم ہی سے یہ زمین بھی آباد ہوئی ہے۔

۱۴۶۔ دراصل آدم ہی کرسی ہے اور آدم ہی آسمان ہے۔

١٤٧۔ همین آدم بود روحِ مصطفے   ازین آدم شداست اسرار پیدا

١٤٨۔ همین آدم بود روحِ اطہر   ازین آدم شدست عالم منوّر

١٤٩۔ همین آدم بود عرشِ الٰہی   ازین آدم بدانی ہرچہ خواہی

١٥٠۔ همین آدم بود سرِّ معانی   ازین آدم خدارا بازخوانی

١٥١۔ همین آدم بود جنّاتِ اکبر   ازین آدم شداست جنّاتِ اصغر

١٥٢۔ همین آدم بود جبریلِ معنیٰ   نہ فتویٰ گنجد اینجا و نہ دعویٰ

١٥٣۔ زبہرِ آدم ست حُوران و غلمان   زبہرِ آدم ست طوبیٰ و رضوان

١٥٤۔ زبہرِ آدم است اشجارِ جنّت   زبہرِ آدم ست انوارِ حُسنت

١٥٥۔ زبہرِ آدم است این ہر دو عالم   زبہرِ آدم است ہر بیش و ہر کم

١٥٦۔ همین آدم بود معبودِ عالم   همیں آدم بود مقصودِ عالم

١٥٧۔ همین آدم توئی گر بازدانی   همہ عالم توئی گر راز دانی

١٥٨۔ بکرّمنا ترا تشریف داده   درِ معنیٰ بروئیت چون کشاده

١٥٩۔ ازان در اندر آتا شاه باشی   بمعنی چُون رسی الله باشی

١٦٠۔ زہی توحیدِ حق توحید دان کو   دریں رہ عاشقِ جانباز جاں کو

۱۴۷۔ یہ آدم دراصل ایک صاف وشفاف روح ہے اور تمام اسرار و رموز کا منبع و مظہر بھی یہی ہے۔

۱۴۸۔ یہ آدم ایک پاکیزہ ترین روح ہے اور اسی سے تمام دنیا روشن ہے۔

۱۴۹۔ یہ آدم دراصل عرشِ الٰہی ہے اور یہاں وہاں جو کچھ ہے وہ اسی کے طفیل ہے۔

۱۵۰۔ تمام رازوں کا ایک راز یہی آدم ہے اور اللہ کا پتہ بھی اسی سے ملتا ہے۔

۱۵۱۔ یہی آدم دراصل بہشتِ بریں ہے اور اس دنیا کے باغ و بستان اسی کے دم سے ہیں۔

۱۵۲۔ یہی آدم دراصل جبرئیل ہے اور اسکے لئے نہ تو کسی دعویٰ کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی دلیل و حجت کی۔

۱۵۳۔ بہشت کے باغ اور پھل پھول بھی آدم کے لئے ہیں اور حسنِ ازل کی تجلیاں بھی اسی کے لئے۔

۱۵۴۔ حوریں اور غلمان بھی آدم کے لئے ہیں اور طوبیٰ و رضوان بھی اسی کے لئے۔

۱۵۵۔ یہ دونوں جہان بھی آدم کے لئے ہیں اور ان کی ہر چیز بھی اسی کے لئے ہے۔

۱۵۶۔ دراصل سب کا معبود بھی آدم ہی ہے اور مقصود بھی آدم۔

۱۵۷۔ تو اگر اچھی طرح سے سمجھنے کی کوشش کرے تو یہ آدم تو ہی ہے اور اگر اس راز کو سمجھ سکے تو یہ کائنات بھی تو ہی ہے۔

۱۵۸۔ اللہ تعالیٰ نے کرم فرما کر تجھے اعزاز بخشا ہے اور تجھ پر حقائق کے دروازے کھول دیئے ہیں۔

۱۵۹۔ تو اسی دروازے سے اندر آجا تاکہ بادشاہ بنجائے اور جب اصل راز کو پالے گا تو خود خدا بنجائیگا

۱۶۰۔ اللہ تعالیٰ کی توحید ایک عجیب چیز ہے لیکن توحید کو سمجھنے والے کہاں ہیں۔ جان پر کھیلنے کا دعویٰ کرنے والے عشاق تو بہت ہیں لیکن ان کے پاس وہ جان کہاں ہے۔

ؔ ولقد کرمنا بنی آدم ۔ الآیہ (قرآن) یعنی ہم نے اولاد آدم کو فضیلت بخشی ہے۔

۱۶۱- کسی کز غیر حق بیزار باشد　　یقین میدان که مردِ کار باشد

۱۶۲- درین ره غیر حق را میل درکش　　بداغِ عشق خود را نیل درکش

۱۶۳- بغیر حق مبین در هر دو عالم　　اگر هستی ز ذرّیاتِ آدم

۱۶۴- که اندر هر دو عالم جز یکی نیست　　درین معنی که من گفتم شکی نیست

۱۶۵- یکیست این جمله در انجام و آغاز　　یکی بین جمله را و دیده کن باز

۱۶۶- یکی دان صورتِ عالم سراسر　　یکی دان جمله اشیا ای برادر

۱۶۷- اگرچه صد هزاران رنگ پیش است　　بهر جای دو صد آئین و کیش است

۱۶۸- ولیکن اصل بیرنگی شد آمد　　ازان هر دم دران تنگی برآمد

۱۶۹- نه بینی ابر را هر دم برنگی　　دُرفشان کرده او هر دم به سنگی

۱۷۰- هزاران رنگ گوناگون شده آب　　گهی زرد و گهی سرخ و گهی ناب

۱۷۱- خاک را خود ز گِلها افزون تراست　　زانکه قرب و بُعد او کامل براست

۱۷۲- این همه تقریب ازان کردیم ما　　تا نه بینی جز یکی را ای فتا

۱۷۳- این همه برهان و آیات از یکیست　　این همه ذرّات و طامات از یکی است

۱۷۴- این همه زنده بنور ذات دان　　ای برادر جمله را تو ذات خوان

۱۶۱۔ جو غیر اللہ سے بیزار ہے دراصل وہی مرد ہے۔

۱۶۲۔ توحید کے عقیدہ میں غیر اللہ کو معدوم کردے اور اپنے آپ کو عشق کے داغ سے نشانبر کردے

۱۶۳۔ تو اگر اولادِ آدم میں سے ہے تو دونوں جہاں میں اللہ کے بغیر کچھ بھی نہ دیکھ۔

۱۶۴۔ کیونکہ دونوں جہاں میں اُس "ایک" کے بغیر کچھ نہیں ہے، اور میں نے جو بات کہی ہے اس میں ذرہ برابر بھی شبہ نہیں ہے۔

۱۶۵۔ کائنات کی ہر چیز اپنے آغاز و انجام کے اعتبار سے دراصل "ایک" ہی ہے، اس لئے تو بھی آنکھیں کھول کر ہر چیز کو ایک ہی دیکھ۔

۱۶۶۔ میرے بھائی! اس دنیا کو اور اس کی تمام چیزوں کو ایک ہی سمجھ۔

۱۶۷۔ اگرچہ تمہارے سامنے لاکھوں رنگ ہیں اور ہر جگہ سیکڑوں مسلک اور مشرب ہیں۔

۱۶۸۔ لیکن ان تمام رنگوں کی اصل بیرنگی ہے۔ اور اسی لئے وہ محدود ہے۔

۱۶۹۔ کیا تو بادل کو روزانہ الگ الگ رنگ میں نہیں دیکھتا جو پہاڑوں کے اوپر برستا رہتا ہے۔

۱۷۰۔ پانی ہزاروں رنگ بدلتا ہے کبھی پیلا، کبھی لال اور کبھی بالکل صاف و شفاف۔

۱۷۱۔ اسی طرح مٹی کے بھی کئی رنگ ہیں۔ اور اسی لئے اسکا قرب و بُعد بھی مکمل ہے۔

۱۷۲۔ میں نے یہ تمہید اس لئے باندھی ہے کہ تو "ایک" کے سوائے کچھ اور نہ دیکھے۔

۱۷۳۔ ان تمام دلائل و براہین اور اقوال و علامات سے اللہ تعالیٰ کی وحدت کا ثبوت ملتا ہے۔

۱۷۴۔ میرے بھائی! کائنات کی ہر چیز میں جو زندگی پائی جاتی ہے وہ ذاتِ باری کے نور کی وجہ سے ہے اسی لئے تو ہر چیز کو اسی نظر سے دیکھ۔

۱۷۵۔ بشنو این رمز از بلالِ باصفا	خواجه ما و ہم غلامِ مصطفےٰ
۱۷۶۔ اوفتاده بود او اندر محن	درمیانِ آن جهودانِ لعن
۱۷۷۔ مرد دین بود و طلب گار آمده	عشق احمد را خریدار آمده
۱۷۸۔ روز از بهرِ جهودان کار کرد	شب همه شب در حدیثِ یار کرد
۱۷۹۔ آن جهودان لعین گمره شدند	از طریقِ عشق او آگه شدند
۱۸۰۔ روز و شب در دین حق بیدار بود	واقفِ سر بود مردِ کار بود
۱۸۱۔ چند تن ز آن گمرهان جمع آمدند	تا بلالِ پاک را چوبی زدند
۱۸۲۔ تا اگر گردد ز عشقِ مصطفےٰ	ترک گیرد این طریقِ باصفا
۱۸۳۔ بعد از آن گفتند از نفسِ دنی	تو چرا تعظیم احمدؐ می کنی
۱۸۴۔ راه او را تو چرا کردی قبول	گشتهٔ در راهِ ما تو بوالفضول
۱۸۵۔ گفت راهِ او حق است و بهتر است	راه گمراهان تمامی ابتر است
۱۸۶۔ بعد از آن او را ببستند آن مکان	چوب ها بر روی زدند از قهرشان
۱۸۷۔ پس بلال از شوقِ دل گفت ای احد	قادر و فرد و خداوند صمد
۱۸۸۔ صد هزاران پاره گردند جسمِ من	من یکی دانم ترا بی ما و من

۱۷۵۔ اس راز کی بات تو حضرت بلال رضؓ سے سن جو ہمارا آقا ہے اور محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام۔

۱۷۶۔ وہ جب یہودیوں کے پاس رہتا تھا اس وقت مصیبت میں پھنس گیا۔

۱۷۷۔ وہ دیندار، اللہ کا طلبگار اور رسولِ اکرم کا عاشقِ زار تھا۔

۱۷۸۔ دن کو یہودیوں کا کام کیا کرتا اور رات کو اللہ کے ذکر و فکر میں مشغول رہتا تھا۔

۱۷۹۔ آخر کار یہودی اس کے عشق سے آگاہ ہو گئے۔

۱۸۰۔ حضرت بلال رضؓ دین کے معاملہ میں دن رات ہشیار رہتا تھا کیونکہ وہ اسرارِ دین سے آگاہ تھا۔

۱۸۱۔ ایک بار چند یہودیوں نے ملکر حضرت بلال رضؓ کو لاٹھیوں سے مارا پیٹا۔

۱۸۲۔ تاکہ عشقِ مصطفےٰ سے منحرف ہو جائے اور دینِ اسلام کو ترک کر دے۔

۱۸۳۔ مارنے پیٹنے کے بعد اپنے خبثِ باطن کی بنا پر اس سے کہنے لگے کہ تو احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی عزت و عظمت کیوں کرتا ہے۔

۱۸۴۔ تو نے اسکا دین کیوں قبول کیا اب تو تو ہمارے کام کا نہ رہا۔

۱۸۵۔ حضرت بلال رضؓ نے جواب میں کہا کہ اس کا دین سچا بھی ہے اور اچھا بھی اور گمراہوں کا مسلک بالکل ہی بُرا ہے۔

۱۸۶۔ حضرت بلال کے یہ کہنے پر انہوں نے اسے باندھ کر زور زور سے مارنا پیٹنا شروع کر دیا۔

۱۸۷۔ اور حضرت بلال اس حال میں بھی کمال اشتیاق کے ساتھ اللہ کے حضور میں عرض کرنے لگا کہ اے قادر، واحد اور بے نیاز مولیٰ۔

۱۸۸۔ یہ لوگ اگر میرے جسم کے لاکھوں ٹکڑے کر دیں تو بھی میں آپکو ایک ہی جانونگا اور ایک ہی مانونگا

۱۸۹۔ ما و من بگذار بگذر از دوئی | تا درین ره مرد صاحب سر شوی

۱۹۰۔ چون بلالِ باصفا بگذر ز خود | تا رهی از نام و ننگ و نیک و بد

۱۹۱۔ تا دمِ آخر بیکجائی رسی | در کمالِ ذات یکتائی رسی

۱۹۲۔ چون تو یکتا باشی ای مردِ یقین | هم ز دنیا بگذری و هم ز دین

۱۹۳۔ چون تو یکتا گشته ای محترم | بگذری از کفر و از اسلام هم

۱۹۴۔ چون تو یکتا باشی ای مردِ خدا | پس بقا باشد ترا بعد از فنا

۱۹۵۔ چون تو یکتا باشی ای مردِ قدیر | بر همه عالم شوی سلطان و میر

۱۹۶۔ چون تو یکتائی درین ره ذره است | هر دو عالم در رهِ تو قطره است

۱۹۷۔ چون تو یکتا باشی اندر بحرِ نور | وصل یابی و شوی اندر حضور

۱۹۸۔ چون تو یکتا باشی اندر بحرِ جان | جان اندر خویشتن را چه زیان

۱۹۹۔ چون تو یکتا باشی از دینِ خدا | از خدا یابی تو پس گنج و عطا

۲۰۰۔ چون تو یکتا باشی اندر لامکان | ساقیت باشند هر قوم قدسیان

۲۰۱۔ چون تو یکتا باشی اندر کارِ خویش | بیشکی گردی تو برخوردار خویش

۲۰۲۔ چون تو یکتا باشی اندر سرِّ جان | جان نماند خویشتن را در میان

۱۸۹۔ تو خودی اور دوئی کو ترک کر دے تاکہ تو اس راہ میں سرخرو اور سربلند ہو سکے۔

۱۹۰۔ تو بھی حضرت بلال پاک باطن کی طرح خودی کو ترک کر تاکہ نام و ناموس اور اچھے برے کی قیود سے آزادی حاصل کر سکے۔

۱۹۱۔ تاکہ بالآخر تو اپنے اصل مقام پر پہنچ جائے اور اپنے وجود میں یکتا ہو جائے۔

۱۹۲۔ جب تو یکتا ہو جائے گا تو دنیا سے بھی آگے نکل جائے گا اور دین سے بھی۔

۱۹۳۔ جب تو یکتا ہو جائے گا تو کفر سے بھی آگے نکل جائے گا اور اسلام سے بھی۔

۱۹۴۔ جب تو یکتا ہو جائے گا تو تجھے ابدی زندگی مل جائے گی۔

۱۹۵۔ جب تو یکتا ہو جائے گا تو تمام دنیا پر حکمرانی کرے گا۔

۱۹۶۔ جب تو یکتا ہو جائیگا تو تمام دنیا تیرے سامنے ایک ذرّہ یا قطرہ کے برابر ہو گی۔

۱۹۷۔ جب تو یکتا ہو کر دریائے نور سے مل جائیگا تو وصل اور قربِ الٰہی سے بہرہ اندوز ہو گا۔

۱۹۸۔ جب تو یکتا ہو کر یکجاں ہو جائیگا تو تیری روح حقیقی معنوں میں روح بن جائیگی۔

۱۹۹۔ جب تو اللہ کے دین سے یکتا ہو جائے گا تو اللہ کے فضل و کرم سے نوازا جائے گا۔

۲۰۰۔ جب تو لامکاں کے اندر یکتا ہو جائے گا تو فرشتے تیرے ساقی بن جائیں گے۔

۲۰۱۔ جب تو اپنے کام میں یکتا ہو جائے گا تو اپنے آپ سے اس کا ثمرہ بھی پائے گا۔

۲۰۲۔ جب تو اپنی روح کے اسرار و رموز میں یکتا ہو جائیگا تو درمیان میں خود تیری بھی گنجائش نہیں رہیگی۔

۲۰۳۔ چون تو یکتا باشي اندر سرِ دل | سرِ دل را باز یابي هم ز گل
۲۰۴۔ چون تو یکتا باشي اندر معرفت | معرفت آید ترا هر دم صفت
۲۰۵۔ چون تو یکتا باشي هر دم راه را | مات سازي صد هزاران شاه را
۲۰۶۔ چونتو یکتا باش در د عشق را | ناگهان یابي تو مردِ عشق را
۲۰۷۔ چونتو یکتائي و هم یکتا بدان | سرِ معنیٰ کرده ام با تو بیان
۲۰۸۔ خود جهان جمله ز یک پیدا شده ست | عقل هم جمله ز یک گویا شده است
۲۰۹۔ انبیاء الله ز یک گفتند باز | از یکي گشتند ایشان سرفراز
۲۱۰۔ شرع ترتیب از یکي شد آشکار | بشنو این معنیٰ و یکدم هوش دار
۲۱۱۔ از یکي پیدا شده صد دلفریب | کرده با عشاق هر دم صد عتیب
۲۱۲۔ از یکي پیدا شده صد گلعذار | ابروان و حاجب و چشم و خمار
۲۱۳۔ آسمانها از یکي گردان شده | ماه و خورشید از یکي تابان شده
۲۱۴۔ از یکي شد این نجوم بے شمار | از یکي شد هفت و نه پنج و چهار
۲۱۵۔ از یکي شد آنجهان پر گفت وگو | از یکي شد عالمي در جست جو
۲۱۶۔ از یکي شد قطرهٔ باران پدید | بحر گشته میزند هل من مزید

۲۰۳۔ جب تو اپنے دل کے اسرار و رموز میں یکتا ہو جائیگا تو تجھے مٹی میں بھی دل کے اسرار و رموز نظر آئیں گے۔

۲۰۴۔ جب تو عرفانِ الٰہی میں یکتا ہو جائے گا تو تو ہر وقت سراپا عرفان ہی بنا رہے گا۔

۲۰۵۔ جب تو یکتا ہو جائے گا تو لاکھوں بادشاہوں کو شکست دے سکے گا۔

۲۰۶۔ جب تو دردِ عشق میں یکتا ہو جائے گا تو اچانک تجھے ایک مردِ حق آگاہ ملے گا۔

۲۰۷۔ جب تو یکتا ہو گیا تو یکتائی پر قائم رہ۔ میں نے تجھ سے راز کی بات کہدی ہے۔

۲۰۸۔ یہ تمام دنیا ایک ہی ذات سے وجود میں آئی ہے اور عقل و شعور نے قوتِ گویائی بھی اسی ایک ذات ہی سے حاصل کی ہے۔

۲۰۹۔ تمام انبیائے کرام نے بھی "ایک" ہی کی بات کی ہے اور ان کو توحید ہی کی بدولت سرفرازی حاصل ہوئی ہے۔

۲۱۰۔ اس تمام کائنات کی ترکیب اور اس کی ہر چیز کی ترتیب بھی اسی ایک ہی ذات کی مرہونِ منت ہے۔ یہ بات غور سے سن اور اس کو اچھی طرح سے سمجھ۔

۲۱۱۔ یہ دل لبھانے والے محبوب اسی ایک ہی ذات سے پیدا ہوئے ہیں جو عشاق کو سرزنش کرتے رہتے ہیں۔

۲۱۲۔ یہ تمام خوبصورت اور گلِ رخسار معشوق بھی اسی ایک ہی ذات سے پیدا ہوئے اور انکے ابرو، ان کی آنکھیں اور آنکھوں کا خمار بھی اسی سے ہے۔

۲۱۳۔ آسمان بھی اسی ایک ذات کے حکم پر گردش میں ہے اور چاند سورج بھی اسی سے ہے۔

۲۱۴۔ یہ اتنے ستارے بھی اسی ایک ذات سے ہیں۔ سات زمینیں، نو آسمان، پانچ حواس اور چار عناصر بھی اسی سے ہیں۔

۲۱۵۔ تمام عالم میں اسی ایک ہی ذات کی قیل و قال ہے اور تمام عالم اسی کی جستجو میں ہے۔

۲۱۶۔ یہ بارش کے قطرے بھی اسی ایک ہی ذات کی جانب سے ہیں اور یہ ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر جو برستے اور بہتے ہوئے تمام پانی کو اپنے اندر جذب کر لینے کے بعد بھی شکم سیر نہیں ہوتے، اسی سے ہیں۔

۲۱۷۔ از یکی شد کوه پیدا در جهان　　از برای ساکنانِ این جهان

۲۱۸۔ از یکی پیدا شده آب و هوا　　این جهان را داد هر دم صد عطا

۲۱۹۔ از یکی پیدا شده اشجار ها　　داد هر دم لون لون اثمار ها

۲۲۰۔ از یکی پیدا شده عینُ وان　　این جهان را سبز کرده رائیگان

۲۲۱۔ از یکی پیدا شده فیل و حشم　　اشتر و گاو و خر و اسب و غنم

۲۲۲۔ از یکی پیدا شده زر و گهر　　دُرّ و لعل و سنگهای معتبر

۲۲۳۔ از یکی پیدا شده صد نازنین　　هر یکی را در لباس خوش ببین

۲۲۴۔ از یکی پیدا شد صد ماه روی　　سرو قد و چشم نیک و مشکبوی

۲۲۵۔ از یکی پیدا شده وحش و طیور　　هر یکی را صد عطا و صد سرور

۲۲۶۔ از یکی پیدا شده صد دلفریب　　کرد بر عشاق هر دم صد عتیب

۲۲۷۔ از یکی پیدا شده صد گلعذار　　ابروان خالی و چشمان پُر خمار

۲۲۸۔ از یکی پیدا شده صد نامدار　　عاشقانرا کرده هر دم جان نزار

۲۲۹۔ از یکی پیدا شده خوبانِ چین　　چشمها با دام لبها شکرین

۲۱۷۔ یہ پہاڑ بھی جو دنیا میں ہمارے فائدہ کیلئے ہیں اسی ایک ذات ہی سے پیدا ہوئے ہیں۔

۲۱۸۔ یہ پانی اور ہوا جن پر ہماری زلیست کا انحصار ہے اسی ایک ذات ہی سے پیدا ہوئے ہیں۔

۲۱۹۔ یہ تمام رنگ برنگ کے میوے دار درخت بھی اُسی ایک ذات ہی سے پیدا ہوئے ہیں۔

۲۲۰۔ یہ چشمے اور آبشار بھی جو بلا معاوضہ دنیا کو سرسبز و شاداب بناتے ہیں اُسی ایک ہی ذات سے پیدا ہوئے ہیں۔

۲۲۱۔ یہ تمام جانور ہاتھی، خچر، گائے، گدھا، گھوڑا اور بکری وغیرہ بھی اُسی ایک ہی ذات سے پیدا ہوئے ہیں۔

۲۲۲۔ یہ سونا، ہیرے، جواہر بھی اسی ایک ہی ذات سے پیدا ہوئے ہیں۔

۲۲۳۔ یہ سیکڑوں خوبصورت اور نازنین انسان جو مختلف لباس میں نظر آتے ہیں اُسی ایک ہی ذات سے پیدا ہوئے ہیں۔

۲۲۴۔ یہ سیکڑوں خوبصورت معشوق جو سرو قد اور آہو چشم ہیں اور جن کے جسموں میں مشک کی مہک ہے اُسی ایک ہی ذات سے پیدا ہوئے ہیں۔

۲۲۵۔ یہ پرند اور چرند بھی اُسی ایک ذات سے پیدا ہوئے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک پر ہزاروں نوازشات ہیں اور ہر ایک اپنی مستی میں مخمور ہے۔

۲۲۶۔ یہ سیکڑوں معشوق جو ہر وقت عشاق کو ستاتے رہتے ہیں اسی سے پیدا ہوئے ہیں۔

۲۲۷۔ یہ سیکڑوں معشوق جنکے گال گلاب کی طرح ہیں، بھنویں خالی اور آنکھیں خمار سے بھری ہوئی، اسی سے پیدا ہوئے ہیں۔

۲۲۸۔ یہ سیکڑوں نامور اسی ایک سے پیدا ہوئے ہیں جنہوں نے عشاق کو ستا رکھا ہے۔

۲۲۹۔ یہ چینی حسین بھی اسی ایک ذات سے پیدا ہوئے ہیں جن کی آنکھیں بادام کی سی ہیں اور ہونٹ مصری کی طرح میٹھے۔

۲۳۰۔ از یکی پیدا شده صد ماه وش	دستها در گردن و با یار خوش
۲۳۱۔ از یکی پیدا شده صد مه لقا	عاشقان زا کشته هر دم از جفا
۲۳۲۔ از یکی پیدا شده هر دو جهان	از یکی شد آشکارا و نهان
۲۳۳۔ از یکی پیدا شده این عقل و جان	سر این معنیٰ بدانند عاقلان
۲۳۴۔ از یکی آمد علومِ انبیاء	از یکی آمد حضورِ اولیاء
۲۳۵۔ از یکی آمد نبوّت در جهان	از یکی آمد ولایت در جهان
۲۳۶۔ از یکی احمد شده سالار و شاه	عقبها را برگرفته او ز راه
۲۳۷۔ از یکی آمد خلیلِ ذو فنون	در رهِ حق تاج دار و رهنمون
۲۳۸۔ از یکی موسیٰ شده صاحبِ قران	حیرت آورده ز بیم لن تران
۲۳۹۔ از یکی عیسیٰ شده بر آسمان	ترک کرده خطهٔ این خاکدان
۲۴۰۔ از یکی دان هر چه بینی سر بسر	چه بد و چه نیک چه خشک و چه تر
۲۴۱۔ این همه تغییر از بهر یکیست	مرد معنیٰ را در اینجا کی شکیست
۲۴۲۔ این یکی اندر یکی آید مدام	تو یکی اندر یکی بین والسلام
۲۴۳۔ خود یکی اندر یکی یکی بود	اندر این معنیٰ کجا شکی بود

۲۳۰۔ یہ سینکڑوں چاند ایسی حسین صورتیں اسی ایک ذات سے پیدا ہوئی ہیں جو اپنے دوستوں کی گردنوں میں بانہیں ڈال کر خوش ہو رہے ہیں۔

۲۳۱۔ یہ سینکڑوں چاند ایسے محبوب اسی ایک ذات سے پیدا ہوئے ہیں جو ہر وقت عشاق کو ظلم و ستم سے قتل کرتے رہتے ہیں۔

۲۳۲۔ دونوں جہاں اسی ایک ذات سے پیدا ہوئے ہیں اور ہر چیز خواہ وہ ظاہر ہو یا پوشیدہ اسی ایک ہی ذات سے پیدا ہوئی ہے۔

۲۳۳۔ عقل اور روح بھی اسی ایک ہی ذات سے پیدا ہوئے ہیں۔ اور اس راز سے صرف عقلمند ہی آگاہ ہیں۔

۲۳۴۔ انبیائے کرام کو جو علوم عطا کئے گئے ہیں وہ بھی اسی ذاتِ واحد کی طرف سے ہیں اور اولیاء کو جو حضور حاصل ہے وُہ بھی اسی ذاتِ واحد کی طرف سے ہے۔

۲۳۵۔ اس دنیا میں نبوت بھی اسی ایک ہی ذات کی طرف سے ظہور پذیر ہوئی اور ولایت بھی اسی کی طرف سے۔

۲۳۶۔ حضور رسولِ اکرم محمد مصطفٰے احمد مجتبٰے صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی کی طرف سے سردار اور بادشاہ بنا دیئے گئے ہیں جنہوں نے راستہ کی تمام رکاوٹوں کو دور کر دیا ہے۔

۲۳۷۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ جو صاحبِ فن، تاجدار اور رہنما ہیں، اسی ایک ہی ذات سے ظہور پذیر ہوئے ہیں۔

۲۳۸۔ حضرت موسیٰ کلیم اللہ بھی اسی ایک ذات کی وجہ سے "صاحب قراں" ہیں اور "لن ترانی" کے خوف سے حیرت زدہ ہیں۔

۲۳۹۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی اسی ایک ذات کی وجہ سے آسمان پر تشریف لے گئے اور اس زمین کے خطہ کو ترک کر دیا۔

۲۴۰۔ تجھے جو کچھ منظر آئے وہ اسی ایک ذات کی طرف سے سمجھ۔ وہ بڑا ہو یا بھلا، اور خشک ہو یا تر۔

۲۴۱۔ یہ تمام تفیر اسی ایک ذات کی ہے اور صاحبِ بصیرت انسان کو اس میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔

۲۴۲۔ یہ ایک ہمیشہ ایک ہی ہی آتا ہے۔ تو ایک کو ایک کے اندر دیکھ۔ بس۔

۲۴۳۔ ایک، ایک کے اندر ایک ہی ہوتا ہے اور اس حقیقت میں کوئی بھی شک نہیں ہے۔

۲۴۴. تو یکی اندر یکی توحید دان — بر دل و جان آیتِ تحقیق خوان

۲۴۵. این یک اندر یک بدان ای بی‌خبر — تا شوی در معرفت صاحب‌نظر

۲۴۶. از یک اندر یک تو عشق روح دان — این سخن را تو درِ مفتوح دان

۲۴۷. از یک اندر یک خدا باشد خدا — بشنو این معنیِ پاک ای با صفا

۲۴۸. ذاتِ حق را در صفاتِ حق ببین — بگذر از کفر و رها کن کیش و دین

۲۴۹. پس نهان اندر عیان میدان مدام — پس عیان اندر نهان بین والسلام

۲۵۰. هم عیان و هم نهان هم دو بهم — هم بدان از هر دو این لطف و کرم

۲۵۱. هم زمین و هم سماء و هم فلک — هم نجوم و هم بروج و هم ملک

۲۵۲. هم نبی و هم ولی و هم علی — دو مبین تا تو نباشی احولی

۲۵۳. ا ۱ یکی آمد یکی آمد یکی — اندرین معنی کجا باشد شکی

۲۵۴. دمبدم در هر مکانی رخ نمود — چون مکانش نیست هر جائی نبود

۲۵۵. این سخن از ترجمانی دیگر است — مرد این ره را نشانی دیگر است

۲۵۶. این سخن از لامکان آورده ام — سرِّ مخفی را عیان آورده ام

۲۵۷. این سخن از عقل و از جان برتر است — این کسی داند که عالی گوهر است

۲۴۴۔ تو ایک کو ایک کے اندر توحید سمجھ اور اپنے قلب اور روح پر تحقیق کی آیت تلاوت کر

۲۴۵۔ یہ ایک، ایک کے اندر سمجھ۔ اے بےخبر! تاکہ تو صاحب بصیرت بن جائے۔

۲۴۶۔ تو ایک سے ایک کے اندر روح کا عشق دیکھ اور اس حقیقت کا دروازہ کھلا ہوا دیکھ۔

۲۴۷۔ ایک سے ایک کے اندر خدا ہی خدا ہوتا ہے، اے صاحب صفا! یہ صاف حقیقت سن لے۔

۲۴۸۔ اللہ کی ذات کو اللہ کی صفات میں دیکھ اور کفر اور دین و مذہب کو ترک کر۔

۲۴۹۔ پھر مخفی کو ہمیشہ ظاہر کے اندر دیکھ۔ پھر ظاہر کو مخفی کے اندر دیکھ اور بس۔

۲۵۰۔ ظاہر بھی اور مخفی بھی دونوں آپس میں ملے ہوئے ہیں اور تو یہ لطف و کرم دونوں کی طرف سے سمجھ۔

۲۵۱۔ زمین، آسمان، عرش، ستارے، برج اور ملائک۔

۲۵۲۔ نبی، ولی اور علی، ان سب کو دو سمجھ کر مت دیکھ۔ ورنہ تو بھینگا ہو جائے گا۔

۲۵۳۔ ایک سے ایک آیا، ایک آیا۔ اس بات میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔

۲۵۴۔ ہر گھڑی ہر جگہ جلوہ نمائی کرتا ہے چونکہ اسکا کوئی ٹھکانہ نہیں ہے لہذا وہ کہیں بھی دکھائی نہیں دیتا۔

۲۵۵۔ یہ بات ایک ہی ونبر کے ترجمان کی طرف سے ہے اس راہ کے مرد کا نشان علیحدہ ہے۔

۲۵۶۔ میں یہ بات لامکاں سے لایا ہوں۔ میں نے ایک راز سربستہ ظاہر کر دیا ہے۔

۲۵۷۔ یہ بات عقل اور روح سے بہت ہی بلند ہے اور اس حقیقت کو وہی سمجھ سکتا ہے جس کی بنیاد اچھی ہو۔

۲۵۸. این سخن از عرشِ اعلیٰ آمده است　　از برای جان عشاق آمده است

۲۵۹. این سخن از بحرِ معنیٰ آمده است　　نه بدعوی نی بفتوی آمده است

۲۶۰. این سخن از بحرِ وحدت آمده است　　نی رهِ تقلید و کثرت آمده است

۲۶۱. این سخن برهان معنیٰ آمده است　　از طریقِ عشق مولا آمده است

۲۶۲. این سخن از غایتِ درد آمده است　　در طریقِ عاشقی فرد آمده است

۲۶۳. این سخن از سرِّ پنهان آمده است　　صد هزاران گوهرِ جان آمده است

۲۶۴. این سخن از سرِّ جانان آمده است　　لاجرم از عقل پنهان آمده است

۲۶۵. این سخن را درد باید اندکی　　تا بدانی از رموزش بی شکی

۲۶۶. گر ترا دردست اندر ره درآ　　اندرین ره باز دان اسرار را

۲۶۷. گر ترا دردست درمان هم بود　　گر ترا عشقست جانان هم بود

۲۶۸. درگذر از زهد و علم و قال و قیل　　درد را بگزین و در خود کش تو نیل

۲۶۹. درگذر از ذکر و فکر و معرفت　　درد را بگزین و شو در تعزیت

۲۷۰. بگذری از این جهان و آن جهان　　چند باشی آشکارا و نهان

۲۷۱. درگذر از خویشتن یکبارگی　　تا رسی در عالمِ بیچارگی

۲۵۸۔ یہ بات عرشِ اعلیٰ سے آئی ہے اور عشاق کی روح کے لئے آئی ہے۔

۲۵۹۔ یہ بات دریائے حقیقت سے نکلی ہے۔ اسمیں کسی دعویٰ اور فتویٰ کا کوئی دخل نہیں ہے

۲۶۰۔ یہ بات دریائے وحدت سے نکلی ہے۔ اس کا تقلید اور کثرت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

۲۶۱۔ یہ بات حقیقت کے ثبوت کیلئے ایک روشن دلیل کی حیثیت رکھتی ہے اور اللہ کے عشق کی راہ سے پیدا ہوئی ہے۔

۲۶۲۔ یہ بات درد کا نتیجہ ہے اور عاشقی کی راہ میں اپنی مثال آپ ہے۔

۲۶۳۔ یہ بات ایک مخفی راز سے پیدا ہوئی ہے اور لاکھوں جانوں کے برابر ہے۔

۲۶۴۔ یہ بات محبوب کا راز ہے اور اسی لئے عقل کی دسترس سے باہر ہے۔

۲۶۵۔ اس بات کو سمجھنے کیلئے تھوڑا سا درد چاہیئے تاکہ تو اسکے اسرار سے آگاہی حاصل کر سکے۔

۲۶۶۔ اگر تجھے درد ہے تو اس راہ پر آجا اور پھر اس راہ میں آکر اسرارِ سربستہ کو سمجھ لے۔

۲۶۷۔ اگر تجھے درد ہے تو اس کا علاج بھی ہوگا۔ اگر تجھے عشق ہے تو محبوب بھی ضرور ملے گا۔

۲۶۸۔ تو زہد، علم اور بحث و مباحثہ سے آگے گذر جا۔ درد کو اختیار کر اور اپنے اوپر خط کھینچ دے

۲۶۹۔ تو ذکر و فکر اور معرفت سے آگے نکل جا۔ درد کو اختیار کر اور سوگوار ہو جا۔

۲۷۰۔ انس اور اس جہان کو ترک کر۔ آخر تو کب تک ظاہر بھی ہوگا اور مخفی بھی ہوتا رہیگا۔

۲۷۱۔ اپنے آپ سے ایکدم گذر جا تاکہ تو عجز و نیاز کے عالم میں پہنچ جائے۔

۲۷۲۔ بگذر از خود پاک و کلی شو فنا　　تا شوی اندر فنا عین البقا

۲۷۳۔ چون وجود خود کنی کلی خراب　　آن زمان معشوق بینی بی حجاب

۲۷۴۔ عاشق و معشوق خود هر دو توئی　　جان و تن بگذار بگذر از دوئی

۲۷۵۔ گر یکی بینی تو جان ره بین شوی　　ور دو بینی احول و کژ بین شوی

۲۷۶۔ هست استادی حکیمی پاکباز　　دائما با حق تعالی گفت راز

۲۷۷۔ در همه عالم ورا همتائی نیست　　همچو او در عشق سر غوغائی نیست

۲۷۸۔ رازها با حق تعالی گفته است　　سرها از راز او دانسته است

۲۷۹۔ روز و شب در راه او با درد هست　　نی ورا جفت ست او فرد و فرد ست

۲۸۰۔ هیچ کس از راز او آگه نشد　　هیچ کس با او دمی همره نشد

۲۸۱۔ این حکیم ست کش هم معمور از وست　　این حکیم است هر دو عالم نور اوست

۲۸۲۔ همچو او دیگر حکیمی خود نبود　　جمله عالم را از و حکمت کشود

۲۸۳۔ صد هزاران حکمت از حق یافته　　هر زمان نوعی دگر پرداخته

۲۸۴۔ ای بسا کس را که راهی او نمود　　ای بسا کس را که سر حق کشود

۲۸۵۔ ای بسا کس را که او آگاه کرد　　ای بسا کس را که شاهنشاه کرد

۲۷۲۔ اپنے آپ سے بالکل گذر جا اور قطعی فانی ہوجا تاکہ تو فنا سے عین بقا میں پہنچ جائے۔

۲۷۳۔ جب تو اپنے وجود کو بالکل فنا کردے گا اُسوقت تو معشوق کو بغیر حجاب کے دیکھ سکے گا۔

۲۷۴۔ عاشق بھی تو ہے اور معشوق بھی تو ہے۔ اپنی جان اور جسم سے دستبردار ہوکر دوئی کو ترک کردے۔

۲۷۵۔ تو اگر ایک دیکھے گا تو تجھے راستہ نظر آئیگا اور اگر دو دیکھے گا تو بھینگا ہوجائیگا اور تجھے ہر چیز ٹیڑھی نظر آئے گی۔

۲۷۶۔ ایک استاد ہے جو دانا بھی ہے اور پاکباز بھی۔ جس نے ہمیشہ حق تعالیٰ سے راز کی باتیں کی ہیں۔

۲۷۷۔ دنیا بھر میں کوئی بھی اسکا ہمسر نہیں ہے اور اس کی طرح عشق میں کوئی بھی مشہور نہیں ہے۔

۲۷۸۔ اس نے اللہ تعالیٰ سے راز کی کئی باتیں کی ہیں اور اس کے رازوں سے راز حاصل کئے ہیں۔

۲۷۹۔ وہ دن رات اس کی راہ میں سرگرداں رہتا ہے۔ اسکا کوئی جوڑا نہیں ہے وہ تنہا ہے بالکل تنہا۔

۲۸۰۔ کوئی بھی شخص اُس کے راز کو نہیں جان سکا اور کوئی شخص بھی گھڑی بھر کیلئے اُسکا ساتھ نہیں دے سکا۔

۲۸۱۔ دین کے دامن کو اسی حکیم نے بھر دیا ہے اور دونوں جہان میں اسی حکیم کا نور پھیلا ہوا ہے۔

۲۸۲۔ ایسا حکیم اور کوئی بھی نہیں ہے۔ تمام دنیا پر حکیمانہ راز اسی سے منکشف ہوئے ہیں۔

۲۸۳۔ اس نے اللہ تعالیٰ سے لاکھوں حکمتیں حاصل کیں اور ہر گھڑی ایک اور ہی حکمت کی طرف متوجہ ہوگیا۔

۲۸۴۔ اس نے بہت سے لوگوں کی رہنمائی کی اور بہت سے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کے اسرار منکشف کئے۔

۲۸۵۔ اس نے بہت سے لوگوں کو حقائق و معارف سے آگاہ کردیا اور بہت سے لوگوں کو شہنشاہ بنادیا۔

۲۸۶۔ ای بسا کس را که درد عشق داد　　ای بسا کس را که درس صدق داد

۲۸۷۔ ای بسا کس را که جام فقر داد　　ای بسا کس را که خوان زر نهاد

۲۸۸۔ ای بسا کس را که شاه و میر کرد　　ای بسا کس را که قطب و پیر کرد

۲۸۹۔ او حکیمی صادق و سر خداست　　همچو او دیگر حکیمی خود کجاست

۲۹۰۔ از خدای خویش حکمت یافته　　در سلوک خویش رفعت یافته

۲۹۱۔ صد هزاران حکمت بی منتها　　از خدائی یافت آن بحر صفا

۲۹۲۔ هیچ کس از حال او واقف نشد　　احولی از وی مگر عارف نشد

۲۹۳۔ اندران خانه یکی آئینه دان　　هر دو عالم را از و آئینه دان

۲۹۴۔ هست آن آئینه در پیش حکیم　　روی خود را دید او در وی مقیم

۲۹۵۔ احولک گفت این حکیم باخرد　　هر زمان در آئینه می بنگرد

۲۹۶۔ حکمت او بیشکی در آئینه است　　لاجرم زیبا رخش از آئینه است

۲۹۷۔ حکمت او من ازین پیدا کنم　　در جهان خود را چو او مولا کنم

۲۹۸۔ وانگهی در آئینه کرد او نگاه　　دیده در او صورت زشت و تباه

۲۹۹۔ احولک چون او بدید از آئینه　　لاجرم خود بین شده بر آئینه

۲۸۶۔ بہت سے لوگوں کو عشق کا درد عطا کیا اور بہت سے لوگوں کو صداقت و حقانیت کا سبق دیا۔

۲۸۷۔ بہت سے لوگوں کو فقر کا جام پلایا اور بہت سے لوگوں کے آگے سنہری دستر خوان رکھ دیا۔

۲۸۸۔ بہت سے لوگوں کو بادشاہ اور امیر بنا دیا اور بہت سے لوگوں کو قطب اور پیر بنا دیا۔

۲۸۹۔ وہ ایک سچا حکیم اور اللہ کا رازدان ہے، اور حقیقت یہ ہے کہ ویسا حکیم کہیں بھی نہیں ہے۔

۲۹۰۔ اس نے ساری حکمت اپنے خدا سے حاصل کی ہے اور اپنے مسلک میں بہت ہی بلندی پر پہنچا ہوا ہے۔

۲۹۱۔ اس بحرِ صدق و صفا نے خدا سے لاکھوں بلکہ حساب و شمار سے زیادہ حکمتیں حاصل کی ہیں۔

۲۹۲۔ کوئی بھی اس کے راز سے آگاہ نہیں ہوا اور کوئی بھینگا اور اندھا اسے پہچان نہیں سکا۔

۲۹۳۔ جس گھر میں وہ رہتا تھا وہیں ایک آئینہ تھا جس میں دونوں جہان نظر آتے تھے۔

۲۹۴۔ وہ آئینہ اس حکیم کے سامنے رہتا تھا اور وہ اس میں اپنا چہرہ دیکھتا تھا۔

۲۹۵۔ ایک بھینگے نے کہا کہ یہ عقلمند حکیم ہر وقت آئینہ دیکھتا رہتا ہے۔

۲۹۶۔ اس کی تمام حکمت اسی آئینہ میں ہے، اور اسکے چہرہ کا حسن اور آب و تاب اسی آئینہ کی وجہ سے ہے

۲۹۷۔ میں بھی اس حکیم کی طرح اسی آئینہ سے حکمت حاصل کروں گا اور دنیا میں اپنے آپ کو اس حکیم کی طرح صاحب عزت و عظمت شخصیت بناؤں گا۔

۲۹۸۔ پھر اس نے آئینہ دیکھا جس میں اُسے اپنی شکل بہت ہی بری دکھائی دی۔

۲۹۹۔ بھینگے نے جب آئینہ میں اپنی بری شکل دیکھی تو اُسے آئینہ پر غصہ آ گیا۔

۳۰۰. جهد کن تا کژ نه بینی ای سوار	تا نباشی همچو احول شرمسار
۳۰۱. جهد کن تا کژ نه بینی ای پسر	تا نباشی همچو احول کژ نظر
۳۰۲. جهد کن تا کژ نه بینی ای فتا	تا نگردی همچو احول مبتلا
۳۰۳. جهد کن تا کژ نه بینی ای فقیر	تا نمانی همچو احول در سعیر
۳۰۴. هر که دو بیند نشانِ غافلیست	زانکه او اندر مقام احولیست
۳۰۵. دو مبین و دو مگو و دو مجو	چند ازین طاق و طرب پر گفتگو
۳۰۶. دو مبین گر مرد راهی ای پسر	تا شوی در راهِ معنی معتبر
۳۰۷. دو مبین ای مرد معنی در میان	تا شود اسرارِ حق بر تو عیان
۳۰۸. دو مبین ای پاک باز و راهرو	یکدم از گفتار من آگاه شو
۳۰۹. دو مبین ای خواجه باش از راستان	تا شوی شه باز اندر لامکان
۳۱۰. دو مبین ای مرد بگذر از دوئی	تا رسی و ساکن وحدت شوی
۳۱۱. دو مبین ای مرد راهِ ذوالجلال	تا رسی در عالمِ وصل و وصال
۳۱۲. دو مبین در معرفت ای بی وفا	تا رسی در عالمِ صدق و صفا
۳۱۳. دو مبین در راهِ عشق راستان	تا شوی از هر دو عالم بی نشان

۳۰۰۔ اے شہسوار! تو کوشش کر کہ تجھے ٹیڑھا نظر نہ آئے ورنہ بھینگے کی طرح تجھے شرمسار نہ ہونا پڑے گا

۳۰۱۔ میرے بیٹے! تو کوشش کر کہ تجھے ٹیڑھا نظر نہ آئے ورنہ بھینگے کی طرح تیری نظر ٹیڑھی ہو جائیگی۔

۳۰۲۔ اے جوان! تو کوشش کر کہ تجھے ٹیڑھا نظر نہ آئے ورنہ بھینگے کی طرح تجھے پریشان ہونا پڑیگا۔

۳۰۳۔ اے فقیر! تو کوشش کر کہ تجھے ٹیڑھا نظر نہ آئے ورنہ بھینگے کی طرح تجھے جہنم میں جانا پڑیگا۔

۳۰۴۔ دو دیکھنا غفلت کی علامت ہے کیونکہ دوئی دراصل بھینگا پن ہے۔

۳۰۵۔ دومت دیکھ، دومت بول اور دو کی تلاش مت کر۔ تو کب تک طاق اور جفت کی باتیں کرتا رہیگا۔

۳۰۶۔ میرے بیٹے! اگر تو مرد ہے تو دومت دیکھ تاکہ تجھے معرفت میں اچھا مقام حاصل ہو۔

۳۰۷۔ اے سالک! دومت دیکھ تاکہ تجھ پر اسرارِ الٰہی منکشف ہو جائیں۔

۳۰۸۔ اے پاکباز سالک! دومت دیکھ اور میری بات کو فوراً سمجھنے کی کوشش کر۔

۳۰۹۔ اے خواجہ! دومت دیکھ اور راستبازوں میں شامل ہو جا تاکہ تو لامکاں کا شہباز ہو جائے۔

۳۱۰۔ اے مرد! دومت دیکھ اور دوئی کو ترک کر تاکہ تو منزلِ توحید پر پہنچ جائے۔

۳۱۱۔ اے اللہ ذوالجلال کی راہ کے مرد! دومت دیکھ تاکہ تجھے تقرب حاصل ہو جائے۔

۳۱۲۔ اے باوفا! معرفت میں دومت دیکھ تاکہ تو مقامِ صدق و صفا میں پہنچ جائے۔

۳۱۳۔ راستبازوں کی راہِ عشق میں دومت دیکھ تاکہ تو دونوں جہاں سے بے نشان ہو جائے۔

۳۱۴۔ دو مبین در راهِ وحدت حق نگر — تا یکی بینی جهان را سر بسر

۳۱۵۔ دو مبین و بگذر از هر نیک و بد — تا یکی بینی ازل را تا ابد

۳۱۶۔ دو مبین و بگذر از هر ننگ و نام — تا رسی در راهِ وحدت والسلام

۳۱۷۔ احولک دو دیده از راه اوفتاد — سرنگونے اندر آن چاه اوفتاد

۳۱۸۔ احولک در آئینه چون بنگرید — روئے خود دو دید آن کور پلید

۳۱۹۔ لاجرم از غافلی از ره فتاد — لاجرم از احولی در چه فتاد

۳۲۰۔ لاجرم بدبخت سرگردان شده است — هردم از نوع دگر حیران شده است

۳۲۱۔ لاجرم در بند صورت مانده است — پائے تا سر در کدورت مانده است

۳۲۲۔ وآن حکیم پر هنر در آئینه — جمله یکتا دیده او در معائنه

۳۲۳۔ آن حکیم پر هنر را روح دان — نفس شومت احول آمد در میان

۳۲۴۔ روح اندر وحدت عالم بود — نفس اندر کثرتِ عالم بود

۳۲۵۔ دل بدان آئینه از روئے کمال — اندران می بین جمال ذوالجلال

۳۲۶۔ همون روح و همون نفس و همون دل — ولی در نفس تو افتاد مشکل

۳۲۷۔ اندرین ره گر تو صاحبدل شوی — بے گمان و بالیقین واصل شوی

Scanned by CamScanner

۳۱۴۔ وحدت کی راہ میں دوئت دیکھ صرف حق پر نظر رکھ تاکہ تجھے تمام عالم ایک ہی نظر آئے۔

۳۱۵۔ دوئت دیکھ اور ہر نیک و بد سے آگے نکل جا تاکہ ازل سے لیکر ابد تک تجھے ایک ہی ایک دکھائی دے۔

۳۱۶۔ دوئت دیکھ اور ننگ و ناموس سے آگے نکل جا تاکہ تو توحید کی منزل پر پہنچ جائے اور بس۔

۳۱۷۔ بھینگے نے دو دیکھے اور سیدھی راہ سے ہٹ گیا اور اوندھے منہ کنوئیں میں گر گیا۔

۳۱۸۔ بھینگے نے جب آئینہ دیکھا تو اس ناپاک اندھے کو اپنا چہرہ ایک کی بجائے دو دکھائی دیا۔

۳۱۹۔ اسی وجہ سے غافل ہو کر سیدھے راستہ سے ہٹ گیا اور بھینگے پن کی وجہ سے کنوئیں میں گر گیا۔

۳۲۰۔ اسی وجہ سے وہ بدبخت پریشان ہے اور ہر وقت مختلف طریقوں سے حیران رہتا ہے۔

۳۲۱۔ اسی وجہ سے وہ صورت کی قید میں گرفتار ہے اور سر سے لیکر پاؤں تک کیچڑ میں پھنسا ہوا ہے۔

۳۲۲۔ اور اس ہنرمند حکیم نے جب آئینہ میں نظر کی تو اُسے ہر چیز ایک ہی دکھائی دی۔

۳۲۳۔ وہ ہنرمند حکیم تیری روح ہے اور تیرا نفس بھینگا ہے

۳۲۴۔ روح اس کائنات کی وحدت کی قائل ہے اور نفس کثرت کی۔

۳۲۵۔ دل کو آئینہ سمجھ اور اس میں خدائے ذوالجلال کا جمال دیکھ۔

۳۲۶۔ روح بھی وہی ہے نفس بھی وہی اور دل بھی وہی لیکن تیرے نفس کے اندر مشکل پیدا ہو گئی ہے۔

۳۲۷۔ تو اگر اس راہ میں مجادلہ سوچیگا تو بغیر کسی شک و شبہ کے یقینی طور پر قربِ الٰہی حاصل کرلیگا۔

۳۲۸۔ روح و عقل و نفس و دل جملہ یکیست — مردِ معنیٰ را در آنجا کی شکیست

۳۲۹۔ چونکہ رہ بین شد تو او را روح دان — چونکہ کثر بین شد تو او را نفس خوان

۳۳۰۔ عقل صورت گرد رین دیر خراب — عشق صورت ہا بکل کردہ خراب

۳۳۱۔ عقل اندر ہر دو عالم در فراق — عشق دادہ ہر دو عالم را طلاق

۳۳۲۔ عقل اندر کارسازیٔ جہان — عشق اندر بی نیازیٔ جہان

۳۳۳۔ عقل اندر طالب دفتر شدہ — عشق آتش در ہمہ عالم زدہ

۳۳۴۔ عقل در ہستی خود مست آمدہ — عشق اندر نیستی ہست آمدہ

۳۳۵۔ عقل نقاشی شدہ اندر جہان — عشق شہبازی شدہ در لامکان

۳۳۶۔ عقل ہر دم خانہ آبادان کند — عشق ہر دم خانۂ ویران کند

۳۳۷۔ عقل باشد غافلان را رہنما — عشق باشد عاشقان را پیشوا

۳۳۸۔ عقل آنجا پردہ دارِ رہ شدہ — عشق آنجا راز دارِ شہ شدہ

۳۳۹۔ عقل اینجا ہر زمان اندر سجود — عشق میزد غوطہ اندر بحرِ جود

۳۴۰۔ عقل اندر کار خود درماندہ است — عشق در تکبیر و توحید آمدہ است

۳۴۱۔ عقل اندر ناتمامی باز ماند — عشق اندر کاردانی پیش راند

۳۲۸۔ روح، عقل، نفس اور دل سب ہی ایک ہے، جو صاحبِ معرفت ہے، اسے اس حقیقت میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔

۳۲۹۔ جسے سیدھا راستہ نظر آتا ہے اسے روح سمجھ اور جسے راستہ ٹیڑھا دکھائی دیتا ہے، اسے نفس سمجھ۔

۳۳۰۔ اس دنیا میں عقل نئی نئی شکلیں بناتی ہے اور عشق ان شکلوں کو بگاڑ دیتا ہے۔

۳۳۱۔ عقل دونوں جہانوں میں اصل حقیقت سے دور ہے اور عشق نے دونوں جہانوں کو ترک کیا ہوا ہے۔

۳۳۲۔ عقل دنیاداری میں مصروف ہے اور عشق دنیا سے بے نیاز ہے۔

۳۳۳۔ عقل کا دفتر کی طلبگار ہے اور عشق ساری دنیا کو آگ لگانے پر تلا ہوا ہے۔

۳۳۴۔ عقل اپنی ہستی میں مست ہے، اور عشق نیستی میں ہستی ہے۔

۳۳۵۔ عقل دنیا کو سنوارنے والی ہے اور عشق لامکاں کا شہباز ہے۔

۳۳۶۔ عقل گھر بساتی ہے اور عشق گھر برباد کرتا ہے۔

۳۳۷۔ عقل غافلوں کی رہنمائی کرتی ہے اور عشق عشاق کا امام ہے۔

۳۳۸۔ عقل سالک اور منزل کے درمیان ایک پردہ ہے، اور عشق شہنشاہِ حقیقی کا راز دار ہے۔

۳۳۹۔ عقل ہر وقت سربسجود ہے اور عشق دریائے جود و عطا میں غوطے لگاتا رہتا ہے۔

۳۴۰۔ عقل اپنے کام انجام دینے سے بھی عاجز ہے، اور عشق تکبیر و توحید میں مصروف ہے۔

۳۴۱۔ عقل اپنے ناقص ہونے کی بنا پر منزل تک نہیں پہنچ سکی اور عشق اپنا قافلہ آگے لیجا رہا ہے۔

۳۴۲۔ عقل اندر سرفرازی آمده است — عشق اندر بی نیازی آمده است

۳۴۳۔ عقل اندر جستجوئے قیل وقال — عشق اندر شست و شو در آبِ نیل

۳۴۴۔ عقل اندر افضل و فصل اینجهان — عشق اندر ذات پاکِ جاودان

۳۴۵۔ عقل هر دم در دورنگی آمده است — عشق اندر عین بیرنگی شده است

۳۴۶۔ عقل از تکلیف حق کامل شده است — عشق از تشریف حق قابل شده است

۳۴۷۔ عقل چون بنمود روی خویشتن — عشق هم بگداخت در دم جان و تن

۳۴۸۔ جوهرِ عشقست پیدا و نهان — حادثِ عشق است این هر دو جهان

۳۴۹۔ جوهرِ عشقست دریای عظیم — جوهرِ عشق است الرّحمن الرّحیم

۳۵۰۔ جوهرِ عشق است ذاتِ پاکِ حق — این کسی داند که دید آیاتِ حق

۳۵۱۔ جوهرِ عشق ست بهرِ لامکان — جوهرِ عقل است فعلِ این جهان

۳۵۲۔ ای دل آخر یک زمان بیدار شو — یک زمان جویای وصلِ یار شو

۳۵۳۔ ای دل آخر یک زمان بگذار جان — تا رسی اندر مقامِ لامکان

۳۵۴۔ ای دل آخر یک زمان بگذر ز خود — تا رهی از ننگ و نام و نیک و بد

۳۵۵۔ ای دل آخر بگذر از هر دو جهان — تا رسی در عالمِ عین و عیان

۳۴۲۔ عقل نے دنیوی درجات اور اعزازات حاصل کر لیئے ہیں اور عشق ان چیزوں سے بے نیاز ہے۔

۳۴۳۔ عقل بحث و مباحثہ کی طلبگار ہے اور عشق ان فضول چیزوں سے پاک و صاف ہے۔

۳۴۴۔ عقل دنیاداری کے معاملات کو بڑھانے اور سنوارنے میں مصروف ہے، اور عشق اس ذات پاک سے وابستہ ہے جو ازلی اور ابدی ہے۔

۳۴۵۔ عقل ہر وقت دورنگی اختیار کرتی رہتی ہے اور عشق بالکل بے رنگ اور صاف و شفاف ہے۔

۳۴۶۔ عقل پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو پابندیاں عائد کی گئی ہیں انکی وجہ سے اسے کمال حاصل ہوا ہے اور عشق کو اللہ تعالیٰ نے خود ہی شروع سے عزت و عظمت بخشی ہے۔

۳۴۷۔ عقل نے جب اپنا چہرہ دکھایا تو عشق کی روح اور جسم کے اندر گداز پیدا ہوا۔

۳۴۸۔ عشق کا جوہر ظاہر بھی ہے اور مخفی بھی اور یہ دونوں جہاں عشق ہی سے پیدا ہوئے ہیں۔

۳۴۹۔ عشق کا جوہر ایک بہت بڑے دریا کی مانند ہے اور عشق کا جوہر الرحمٰن اور الرحیم ہے۔

۳۵۰۔ عشق کا جوہر خود اللہ کی ذات پاک ہے، اور اس راز کو صرف وہی جانتا ہے جس نے اللہ کی آیات دیکھی ہیں۔

۳۵۱۔ عشق کا جوہر لامکاں کیلئے ہے اور عقل کا جوہر اس دنیا کے لیئے۔

۳۵۲۔ اے دل! ایک دم بیدار ہو جا اور وصلِ محبوب کا طلبگار بن جا۔

۳۵۳۔ اے دل! ایک دم اپنی جان سے گذر جا تاکہ لامکان میں پہنچ جائے۔

۳۵۴۔ اے دل! ایک دم اپنے آپ سے گذر جا تاکہ نام ناموس اور اچھائی اور برائی سے نجات حاصل کر سکے۔

۳۵۵۔ اے دل! دونوں جہاں سے گذر جا تاکہ عالمِ حقیقی میں پہنچ جائے۔

۳۵۶. اي دل آخر بگذر از هر نيک و بد — چند باشي در عقول و در خرد

۳۵۷. اي دل آخر بگذر از کون و مکان — تا نه بيني خويشتن را در ميان

۳۵۸. اي دل آخر بگذر از حرص و هوس — تا نماني اندرين ره باز پس

۳۵۹. اي دل آخر بگذر از کبر و نفاق — تا نماني در عذاب و در فراق

۳۶۰. اي دل آخر بگذر از پندار و کين — تا رسي در قربِ ربّ العالمين

۳۶۱. اي دل آخر بگذر از سود و زيان — تا ز نورت بر فروزد استخوان

۳۶۲. اي دل آخر بگذر از هر نيست و هست — همچو برقي مي شود نورِ تو مست

۳۶۳. اي دل آخر خويشتن را کن فنا — تا بيابي در فنا عينِ بقا

۳۶۴. اي دل آخر بگذر از کبر و فساد — تا شوي در روزِ محشر شاد شاد

۳۶۵. اي دل آخر بگذر از بالا و پست — تا شوي از عشق جانان مست مست

۳۶۶. اي دل آخر بگذر از خوف و رجا — تا نباشي بر طريق ماجرا

۳۶۷. اي دل آخر بگذر از قال و مقال — چند باشي در پيِ حال و محال

۳۶۸. اي دل آخر بگذر از عقل و فضول — چند باشي در پيِ ردّ و قبول

۳۶۹. اي دل آخر بگذر از ظلمات خلق — چند باشي در پيِ حالات خلق

۲۵۶۔ اے دل! ہر نیک و بد سے گذر جا۔ آخر تو کب تک عقل و خرد کے چکر میں رہے گا۔

۲۵۷۔ اے دل! دنیا و مافیہا سے آگے نکل جا اسقدر کہ تیرا وجود درمیان میں حائل نہ رہے۔

۲۵۸۔ اے دل! حرص و ہوس کو ترک کر دے تاکہ منزل پر پہنچنے سے پہلے راستہ میں نہ رہ جائے۔

۲۵۹۔ اے دل! غرور اور نفاق کو ترک کر دے تاکہ عذاب اور محبوبِ حقیقی کی جدائی میں مبتلا نہ ہو جائے۔

۲۶۰۔ اے دل! غرور اور کینہ کو ترک کر دے تاکہ رب العالمین کا قرب حاصل کر سکے۔

۲۶۱۔ اے دل! سود و زیاں کے خیال سے آگے نکل جا تاکہ تیرے نور سے تیری ہڈیاں تک روشن ہو جائیں

۲۶۲۔ اے دل! عدم اور وجود سے بھی گذر جا تاکہ بجلی کی طرح تیرے نور میں مستی اور بیتابی پیدا ہو۔

۲۶۳۔ اے دل! اپنے آپ کو فنا کر دے تاکہ تجھے فنا میں حقیقی بقا حاصل ہو جائے۔

۲۶۴۔ اے دل! غرور اور فساد کو ترک کر دے تاکہ قیامت میں تجھے خوشی و مسرت حاصل ہو۔

۲۶۵۔ اے دل! بلند اور پست سے آگے نکل جا تاکہ عشقِ محبوب میں مست ہو جائے۔

۲۶۶۔ اے دل! خوف اور امید کی منزل سے آگے نکل جا تاکہ محاسبہ سے رہائی حاصل کر سکے۔

۲۶۷۔ اے دل! بحث و مباحثہ کو ترک کر دے۔ آخر کب تک غیر ضروری باتوں میں الجھا رہے گا۔

۲۶۸۔ اے دل! عقل اور منطق کو ترک کر۔ آخر کب تک اقرار و انکار میں الجھا رہے گا۔

۲۶۹۔ اے دل! لوگوں کی عیب پوشی سے دستبردار ہو جا آخر کبتک تو انکے حالات معلوم کرنیکی کوشش کرتا رہیگا۔

۲۷۰. ای دل آخر بگذر از نقش و صور — چند باشی بت‌پرستای بی خبر

۲۷۱. ای دل آخر بگذر از راهِ گمان — چند باشی اندرین ره بی نشان

۲۷۲. ای دل آخر بگذر از رسمِ علم — سر بباز و غوطه خور اندر عدم

۲۷۳. ای دل آخر بگذر از راه و نشان — همچو مردانِ خدا شو بی نشان

۲۷۴. ای دل آخر بگذری از انتها — تا بیابی لذت بی منتها

۲۷۵. ای دل آخر بگذر از گفتار ها — تا بیابی عالم اسرار ها

۲۷۶. ای دل آخر ترک کن پندار ها — تا بیابی وصل آن دلدار ها

۲۷۷. ای دل آخر جانِ خود ایثار کن — پس برافگن دیده و دیدار کن

۲۷۸. ای دل آخر بگذر از غیر خدا — هان و هان تا تو نه بینی غیر را

۲۷۹. غیر حق اندر جهان نیست ای پسر — باز دان اسرار شو صاحب نظر

۲۸۰. غیر حق اندر دو عالم نیست کس — در رهِ توحید این ارشاد بس

۲۸۱. غیر حق اندر دو عالم خود مبین — شک بسوزان و گذر کن از یقین

۲۸۲. گر تو غیر حق به بینی در جهان — منکری باشی بسان کافران

۲۸۳. گر تو غیر حق به بینی ای فقیر — هر زمان از جان بر آید صد نفیر

۲۷۰۔ اے دل! نقش ونگار کو ترک کر۔ آخر تو کب تک بت پرستی کرے گا۔

۲۷۱۔ اے دل! شک و شبہ کے راستہ سے ہٹ جا۔ آخر کب تک تو اس راستہ پر بھٹکتا رہے گا۔

۲۷۲۔ اے دل! جھنڈا گاڑ کر خانقاہ قائم کرنے اور پیری مریدی کے ذریعہ شہرت حاصل کرنے کے رسم ورواج کو ترک کر اور جان پر کھیل کر بحرِ عدم میں غوطہ لگا۔

۲۷۳۔ اے دل! راہ اور نشانِ راہ سے ہٹ کر مردانِ حق آگاہ کی طرح بے نشان ہو جا۔

۲۷۴۔ اے دل! عاقبت کی فکر کر تاکہ تجھے ابدی حظ و سرور حاصل ہو۔

۲۷۵۔ اے دل! باتیں بنانا چھوڑ دے تاکہ تو اس جہان کو حاصل کر سکے جہاں اسرار ہی اسرار ہیں۔

۲۷۶۔ اے دل! تو غرور کو ترک کر تاکہ تجھے محبوب کا قرب اور وصل حاصل ہو۔

۲۷۷۔ اے دل! اپنی جان کو قربان کر۔ پھر ان آنکھوں سے دست کش ہو اور پھر دیدار کی دولت سے سرفراز ہو جا۔

۲۷۸۔ اے دل! غیر اللہ کو ترک کر۔ خبردار، خبردار غیر اللہ کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھ۔

۲۷۹۔ میرے بیٹے! اللہ کے سوا اس کائنات میں اور کچھ بھی نہیں ہے۔ اپنے اندر بصیرت پیدا کر اور اس راز کو سمجھ۔

۲۸۰۔ دونوں جہاں میں اللہ کی ذات کے سوا اور کسی کا وجود نہیں ہے۔ توحید کے سلسلہ میں یہ ہدایت کافی ہے۔

۲۸۱۔ دونوں جہاں میں اللہ کی ذات کے سوا کسی کو مت دیکھ۔ شک کو جلا کر خاکستر کر اور یقین کی حد سے بھی آگے نکل جا۔

۲۸۲۔ تو اگر اس کائنات میں اللہ کی ذات کے سوائے کسی اور کو دیکھے گا تو کافروں کی طرح منکر بن جائیگا

۲۸۳۔ اے درویش! تو اگر اللہ کی ذات کے سوا کسی اور کو دیکھے گا تو ہر وقت تیری روح فریاد کرتی رہے گی

۲۸۴۔ گر تو غیرِ حق بہ بینی ای جوان — خاک بر فرقِ تو بادا جاودان

۲۸۵۔ گر تو غیرِ حق بہ بینی ای فتا — درمیانِ غیر مانی مبتلا

۲۸۶۔ گر تو غیرِ حق بہ بینی ای پسر — در قیامت حشر گردد کور و کرّ

۲۸۷۔ گر تو غیرِ حق بہ بینی در جہان — باز مانی از جمالِ جاودان

۲۸۸۔ چون صفات او واحد آمد مدام — غیر نبود جملہ او دان والسلام

۲۸۹۔ ہر چہ دیدی ذاتِ پاک او بود — این چنین دیدن ترا نیکو بود

۲۹۰۔ در ہمہ اشیا ورا ظاہر بہ بین — اوّلین و آخرین و ظاہرین

۲۹۱۔ اوّل و آخر ورا میدان مدام — ظاہر و باطن ورا دان والسلام

۲۹۲۔ آسمان ہا و زمین ہا و فلک — جملہ را او دان و بگذر تو ز شک

۲۹۳۔ صورت و معنی ہمہ تو ذات دان — جملہ اشیا مصحفِ آیات دان

۲۹۴۔ ہر چہ بینی روی او میدان مدام — ذرہ ذرہ کوی او بین والسلام

۲۹۵۔ کوہ ہا از درگہش یکمشت خاک — تا بگردن او فتادہ در مغاک

۲۹۶۔ انبیا را دادہ سرِ خویشتن — زانکہ ایشانند شاہ انجمن

۲۹۷۔ سرِ خود با انبیا گفتہ تمام — بر محمد ختم کردہ والسلام

۳۸۴۔ اے جوان! تو اگر اللہ کی ذات کے سوائے کسی اور کو دیکھے گا تو ہمیشہ تیرے سر پر خاک پڑتی رہے گی اور تو خوار و خراب ہو گا۔

۳۸۵۔ اے جوان! تو اگر اللہ کی ذات کے سوائے کسی اور کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھے گا تو ہمیشہ غیر اللہ کی فکر میں مبتلا رہے گا۔

۳۸۶۔ میرے بیٹے! تو اگر غیر اللہ کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھے گا تو قیامت کے روز اندھا اور بہرا ہو کر اُٹھیگا۔

۳۸۷۔ تو اگر غیر اللہ کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھے گا تو جمالِ الٰہی کے دیدار سے محروم ہو جائے گا۔

۳۸۸۔ اللہ واحد کی تمام صفات ازلی اور ابدی ہیں۔ لہٰذا یہاں کوئی غیر نہیں ہے، جو کچھ ہے بس وہی ہے۔

۳۸۹۔ تم نے جو کچھ دیکھا وہ اللہ ہی کی ذاتِ پاک ہے اور کچھ بھی نہیں ہے، اور تمہارا اس طرح کا دیکھنا بہت ہی مبارک ہے۔

۳۹۰۔ تو ہر چیز میں اس کی ذات کو دیکھ اور علانیہ دیکھ کیونکہ وہی اوّل و آخر بھی ہے اور وہی ظاہر و باطن بھی۔

۳۹۱۔ تو ہمیشہ اسی ذاتِ پاک کو اوّل و آخر سمجھ اور اسی کو ظاہر و باطن۔

۳۹۲۔ آسمان، زمین اور عرش اسی ذاتِ پاک کو سمجھ بلکہ سب کچھ اسی کو سمجھ اور شک کو ترک کر۔

۳۹۳۔ مجاز اور حقیقت اسی ذاتِ پاک کو سمجھ اور کائنات کی تمام اشیاء کو اسکی آیات کی ایک کتاب سمجھ۔

۳۹۴۔ تجھے جو کچھ نظر آئے اس کو ہمیشہ اسی ذاتِ پاک کا رُخ سمجھ اور خاک کے ہر ذرہ کو اس کی گلی کی خاکِ پاک کا ذرہ سمجھ۔

۳۹۵۔ یہ تمام پہاڑ اسکے دروازے کی ایک مشتِ خاک ہیں جو زمین کے اندر گردن تک دھنسے ہوئے ہیں۔

۳۹۶۔ اللہ تعالیٰ نے انبیائے کرام کو اپنے تمام اسرار سے آگاہ کر دیا ہے کیونکہ وہ اس کائنات کے بادشاہ ہیں۔

۳۹۷۔ اللہ تعالیٰ نے انبیائے کرام کو اپنا راز بتا دیا ہے اور حضور پُر نور محمد مصطفٰے احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ بابرکات پر تمام اسرار کو منکشف کر کے اس معاملہ کو ختم کر دیا ہے۔

۳۹۸۔ سرِّ وحدت راز جملہ باز دان — تا شود پیدا بہ پیشت ہر زمان

۳۹۹۔ سرِّ وحدت از محمدؐ شد پدید — پس علیؓ از وی بگوشِ دل شنید

۴۰۰۔ چون علیؓ بشنید دل آگاہ کرد — آن زمان برخاست و قصد چاہ کرد

۴۰۱۔ پس علیؓ اسرارِ حق با چاہ گفت — سرِّ وحدت از دلِ آگاہ گفت

۴۰۲۔ چاہ را تن دان تو ای مردِ یقین — تا شود علم الیقین عین الیقین

۴۰۳۔ تن سہ پنج و چار و شش در ماندہ است — لاجرم در راہِ حق واماندہ است

۴۰۴۔ چون علیؓ اسرار در چاہت بگو — تا تنت فانی شود از گفتگو

۴۰۵۔ چون تنت فانی شود باقی شود — آن زمان عینِ خدادانی شود

۴۰۶۔ چون تنت فانی شود کل جان شوی — آن زمان تو لائق جانان شوی

۴۰۷۔ چون تنت فانی شود اے مردِ کار — نے ہمیں دیّار ماند نے دیار

۴۰۸۔ چون تنت فانی شود واصل شوی — در رہِ توحیدِ حق کامل شوی

۴۰۹۔ چون تنت فانی شود ز اسرارِ حق — چون خلیل اللہ رود در نارِ عشق

۴۱۰۔ چون تنت فانی شود ای نیک بخت — ہمچو موسیٰ نور بینی از درخت

۴۱۱۔ چون تنت فانی شود آگہ شوی — ہمچو عیسیٰ تا کہ روح اللہ شوی

۳۹۸۔ تو ہر چیز میں رازِ وحدت کو جاننے کی کوشش کرتا کہ تجھ پر ہر وقت حقائق و معارف کی اصلیت منکشف ہوتی رہے۔

۳۹۹۔ رازِ وحدت محمدؐ ہی کی ذات سے ظاہر ہوا پھر ان سے حضرت علیؓ نے دل کے کانوں سے سنا۔

۴۰۰۔ جب علی نے سنا اور ان کے دل کو آگاہی حاصل ہوئی تو وہ اُٹھے اور ایک کنوئیں پر گئے۔

۴۰۱۔ علی نے اسرارِ الٰہی کو کنوئیں پر منکشف کیا اور ان کے حق شناس دل میں جو وحدت کا راز سمایا ہوا تھا وہ اس سے کہدیا۔

۴۰۲۔ اے مردِ مؤمن! تو اس کنوئیں کو اپنا جسم سمجھ تاکہ علم الیقین، عین الیقین بن جائے۔

۴۰۳۔ انسان کا جسم کیا ہے۔ تین، چار، پانچ اور چھ۔ تین (جسم، جان اور عقل) چار (عناصر) پانچ (حواس) اور چھ (شش جہات)، اسی بھاری بوجھ کی وجہ سے وہ حق کی راہ پر چلنے کے قابل نہیں ہے۔

۴۰۴۔ تو بھی علی کی طرح راز کی باتیں اپنے کنوئیں میں ڈالدے تاکہ تیرا جسم اس گفتگو سے فانی ہو جائے۔

۴۰۵۔ جب تیرا جسم بظاہر فانی ہو کر دراصل بقا حاصل کرلیگا اور اسے صحیح معرفت حاصل ہو جائیگی۔

۴۰۶۔ جب تیرا جسم فانی ہوگا اور تو سراپا جان ہو جائیگا تو اسی وقت محبوب کے قابل بن جائیگا۔

۴۰۷۔ جب تیرا جسم فانی ہوگا تو نہ یہ مکان رہے گا اور نہ مکین۔

۴۰۸۔ جب تیرا جسم فانی ہوگا تو تجھے وصل نصیب ہوگا اور تو حق کی توحید میں کامل بن جائے گا۔

۴۰۹۔ جب اسرارِ الٰہی سے تیرا جسم فانی ہوگا تو حضرت خلیل اللہ کی طرح عشق کی آگ میں کود پڑیگا۔

۴۱۰۔ اے نیک بخت! جب تیرا جسم فانی ہوگا تو تو حضرت موسیٰ کی طرح درخت میں نور دیکھنے لگے گا۔

۴۱۱۔ جب تیرا جسم فانی ہوگا تو تجھے معرفت حاصل ہو جائیگی اور تو حضرت عیسیٰ کی طرح روح اللہ ہو جائیگا۔

۴۱۲۔ چون تنت فانی شود از قیل و قال — فارغ آئی و شوی تو مردِ حال

۴۱۳۔ چون تنت فانی شود از ذکر و فکر — فارغ آئی و شوی در راہِ بکر

۴۱۴۔ چون تنت فانی شود از خویشتن — وارہی از گفت و گوئی ما و من

۴۱۵۔ چون تنت فانی شود از جسم و جان — فارغ آئی و شوی در لامکان

۴۱۶۔ چون تنت فانی شود از جملہ بود — برتو گردد دور ہر کار وجود

۴۱۷۔ چون تنت فانی شود در معرفت — فارغ آئی و بمانی در صفت

۴۱۸۔ چون تنت فانی شود از بحرِ راز — راز ہا یابی و گردی شاہ باز

۴۱۹۔ چون تنت فانی شود در لامکان — باز یابی سرّ را از عاشقان

۴۲۰۔ چون تنت فانی شود در بحرِ نور — محو گردی و شوی اندر حضور

۴۲۱۔ چون تنت فانی شود ای جانِ من — آن زمان یابی جمالِ ذوالمنن

۴۲۲۔ چون تنت فانی شود سلطان شوی — پس علیم و عالم و اعیان شوی

۴۲۳۔ چون تنت فانی شود ای مقتدا — پس بیابی قرب وصلِ مصطفا

۴۲۴۔ بود سلطانے ورا محمود نام — ہر دو عالم از وجودش با نظام

۴۲۵۔ ہمالے ہر حق بدان سلطانِ دین — بت شکن در ہند در سمنان چنین

۴۱۲۔ جب تیرا جسم فانی ہوگا اور بحث و مباحثہ کی گنجائش باقی نہیں رہے گی تو تجھے فراغت حاصل ہوگی اور تو قال کی منزل سے گذر کر حال کی منزل میں آجائے گا۔

۴۱۳۔ جب تیرا جسم ذکر و فکر سے فانی ہوگا اور تجھے فراغت حاصل ہوگی تو تو ایک نئے راستے پر آجائیگا۔

۴۱۴۔ جب تیرا جسم فانی ہوگا اور اپنا وجود مٹا دیگا تو تو "انانیت سے" آزاد ہوجائے گا۔

۴۱۵۔ جب تیرا جسم فانی ہوگا اور جسم و جان کی منزل سے آگے نکل جائیگا تو تجھے فراغت حاصل ہوگی اور تو لامکاں میں پہنچ جائے گا۔

۴۱۶۔ جب تیرا جسم فانی ہوگا اور اس کائنات کی ہر چیز سے فارغ اور آزاد ہوجائیگا تو کائنات کی پرکار تیری مرضی کے ساتھ تیرے ارد گرد گردش کرتی رہے گی۔

۴۱۷۔ جب تیرا جسم معرفت میں فنا ہوگا تو تجھے فراغت حاصل ہوگی اور تیری انفرادی صفات ختم ہوجائینگی۔

۴۱۸۔ جب تیرا جسم فانی ہوگا تو تو اسرار کے بحرِ عمیق سے راز حاصل کریگا اور شہباز ہوجائے گا۔

۴۱۹۔ جب تیرا جسم فانی ہوگا تو تو لامکان میں عشاق سے راز حاصل کرے گا۔

۴۲۰۔ جب تیرا جسم فانی ہوگا تو تو بحرِ نور میں مستغرق ہوجائے گا اور حضورِ حق میں پہنچ جائے گا۔

۴۲۱۔ اے میرے دوست! جب تیرا جسم فانی ہوگا تو تجھے اللہ کا جمال حاصل ہوگا۔

۴۲۲۔ جب تیرا جسم فانی ہوگا تو تو بادشاہ بن جائے گا اور تجھے ہر چیز کا علم حاصل ہوگا۔

۴۲۳۔ اے رہنما! جب تیرا جسم فانی ہوگا تو تجھے حضور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب حاصل ہوگا۔

۴۲۴۔ ایک بادشاہ تھا جسکا نام محمود تھا اسکے وجود کی بدولت دونوں جہاں میں باقاعدگی اور توازن قائم تھا

۴۲۵۔ وہ عادل برحق، دیندار اور بادشاہِ دین تھا ہندوستان، سمنات وچین میں بت شکنی کے نام سے مشہور تھا۔

۴۲۶۔ روز و شب در دینِ احمدؐ کار کرد — دائما از خدمتِ جبّار کرد

۴۲۷۔ شرعِ احمدؐ را بجان کرده قبول — راهِ شرع او گرفته از رسول

۴۲۸۔ دائما جویانِ مردانِ خدا — دشمنِ نفسِ خود و کبر و هوا

۴۲۹۔ عمرِ خود را در غزا نگذاشته — کام خود را از غزا برداشته

۴۳۰۔ شاه بهادر جنگ کفّارِ لعین — بود آن کی خسروِ روی زمین

۴۳۱۔ این جهان آراسته از عدل و داد — آفریدون زمان و کیقباد

۴۳۲۔ صد هزاران جم ورا غلمان شده — ملکِ تورا از تیغ او ویران شده

۴۳۳۔ بکّرما از تیغ او زیر و زبر — چنچن وجه سهد وجه کرد

۴۳۴۔ غلغله افتاد در روی جهان — از برای دینِ احمدؐ هر زمان

۴۳۵۔ در طریقِ راهِ احمدؐ فرد بود — هائب و دیندار و صاحب درد بود

۴۳۶۔ دائما در راهِ حق کوشیده بود — از شرابِ دینِ حق نوشیده بود

۴۳۷۔ صوفیِ صادق بدان شاه جهان — صوفی عاشق بدان فخرِ زمان

۴۳۸۔ جانِ او هر گوهرِ تحقیق بود — از رهِ تحقیق نی تقلید بود

۴۳۹۔ دائما در ذکر و فکر و معرفت — حاصل او بود در دینِ این صفت

۴۲۶۔ اس نے دن رات دینِ محمدی کی خدمت کی اور ہمیشہ اس میں خوشی و مسرت محسوس کرتا رہا۔

۴۲۷۔ اس نے شرع محمدی کو دل و جان سے قبول کیا تھا اور ہمیشہ رسول اللہ کے احکام کی متابعت کرتا رہا۔

۴۲۸۔ ہمیشہ درویشوں کی صحبت کا طالب رہا اور اپنے نفس، غرور اور حرص و ہوس کا دشمن رہا۔

۴۲۹۔ کھانے پینے کا شوق نہیں رکھتا تھا بلکہ اپنے آپ کو کھانے پینے سے روک لیا تھا۔

۴۳۰۔ وہ روئے زمین کا بادشاہ شب و روز کفار لعین کے ساتھ جنگ میں مشغول رہتا تھا۔

۴۳۱۔ اس دنیا کو اس نے عدل و انصاف سے سنوارا تھا۔ وہ اپنے دور کا فریدون اور کیقباد تھا۔

۴۳۲۔ جمشید جیسے سینکڑوں اُسکے غلام تھے اور توران کی مملکت کو اسکی تلوار نے تباہ و برباد کر دیا تھا۔

۴۳۳۔

۴۳۴۔ اس نے دین محمدی کی سرفرازی و سربلندی کی خاطر دنیا بھر میں غلغلہ ڈال دیا تھا۔

۴۳۵۔ شریعت محمدی کی متابعت میں وہ اپنی مثال آپ تھا۔ اللہ سے ڈرنیوالا، دین کی پابندی کرنے والا اور درد مند دل رکھنے والا تھا۔

۴۳۶۔ ہمیشہ صراطِ مستقیم پر چلتا اور حق کو سربلند کرنیکی کوشش کرتا رہا۔ اسنے دینِ حق کی خراب پڑی رکھی

۴۳۷۔ وہ بادشاہ ایک سچّا صوفی تھا اور ایسا سچّا عاشق جس پر تمام دنیا فخر کرسکے۔

۴۳۸۔ اسکی روح نے اصل حقیقت کے مغز کو سمجھ لیا تھا اور یہ اسکے علم و فہم اور سوچ سمجھ کا نتیجہ تھا کسی کو دیکھ اور سن کر ایسا نہیں کیا تھا۔

۴۳۹۔ وہ ہمیشہ ذکر و فکر اور اصل حقیقت کو سمجھنے میں مصروف رہتا تھا اور اسکی یہی صفت اسکی دینداری کا خلاصہ تھی۔

۴۴۰. شرعِ احمدؐ را بجان کرده قبول — راهِ شرعش را گرفته از اصول

۴۴۱. دائماً در عدل و در داد آمده — خلق عالم جمله زو شاد آمده

۴۴۲. خلق عالم از سخائی او غنی — شاه رائی گر ازوی بی منی

۴۴۳. شب شدی از خانه بیرون آمدی — در طلب او مست و مجنون آمدی

۴۴۴. یکشبی در علمِ دین تکرار کرد — عشقِ حق اندر دلِ او کار کرد

۴۴۵. سر برهنه پا برهنه شد برون — خود برسم پرسشِ آن ذوفنون

۴۴۶. ناگهان افتاد در ویرانهٔ — دید آنجا بی دلی دیوانهٔ

۴۴۷. پس سلامش کرد گفت ای پیرِ راه — حاجتی دارم بدرگاهِ اِلٰه !

۴۴۸. حاجت ما را بخواه از کردگار — در تو می بینم که هستی مردکار

۴۴۹. پس زبان بگشود پیری بیقرار — گفت ای محمود از حق شرم دار

۴۵۰. ملک و جاه و تخت خواهی در جهان — کی شوی تو از گروهِ صوفیان

۴۵۱. با غلامانِ لطیف و تختِ زر — کی شوی از راهِ معنیٰ با خبر

۴۵۲. با سپاه و لشکر و طبل و علم — کی رسی در خوانِ فضل ذوالکرم

۴۵۳. با خوانین و طریق و خان و مان — کی رسی در زمرهٔ صاحبدلان

۴۴۰۔ اُس نے دل وجان سے شریعت محمدی کو قبول کیا تھا اور صراطِ مستقیم پر چلنے اور شریعتِ محمدی کی متابعت کرنے کو اپنا اصول بنالیا تھا۔

۴۴۱۔ ہمیشہ عدل و انصاف سے کام لیتا تھا اس لئے تمام مخلوق اس سے خوش رہتی تھی۔

۴۴۲۔ تمام مخلوق اس کی سخا اور فیاضی سے غنی ہو گئی۔

۴۴۳۔ وہ رات کو گھر سے باہر نکلتا اور مست اور مجنوں بنکر راہِ طلب میں دوڑا کرتا تھا۔

۴۴۴۔ ایک رات اس نے دینی علوم پر بحث کی اور اس اثنا میں عشقِ حقیقی نے اسکے دل پر اثر کرلیا۔

۴۴۵۔ اور پھر ننگے سر اور ننگے پاؤں گھر سے باہر نکلا۔ وہ صاحب علم وفن حقیقتِ حال معلوم کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔

۴۴۶۔ اچانک ایک ویرانہ میں جا پہنچا اور وہاں ایک مجذوب کو بیٹھا ہوا دیکھا۔

۴۴۷۔ اسے جاکر سلام کیا اور عرض کی کہ اے پیرِ طریقت! میں (آپکے توسل سے) اللہ کے حضور میں ایک حاجت پیش کرنا چاہتا ہوں۔

۴۴۸۔ آپ اللہ کے حضور میں میری حاجت برآری کیلئے التجا کیجئے کیونکہ آپ مجھے بڑی شخصیت نظر آتے ہیں۔

۴۴۹۔ پیرِ طریقت یہ سنکر بیتاب ہو گئے۔ اور کہنے لگے کہ اے محمود! اللہ سے شرم کر۔

۴۵۰۔ تو اگر اس دنیا میں سلطنت، عزت اور تخت مانگتا ہے تو پھر صوفیائے کرام کے گروہ میں کیسے شریک ہوگا۔

۴۵۱۔ خوبصورت غلاموں، سنہری جڑاؤ دار تخت کے ہوتے ہوئے، تو اصل حقیقت سے کیسے آگاہی حاصل کر سکے گا۔

۴۵۲۔ لشکر، طبل اور شاہی پرچم کے ہوتے ہوئے، تو اللہ کے دسترخوان تک کیسے پہنچ سکے گا جو کریم اور جواد ہے

۴۵۳۔ ان امراء، وزراء، مصاحبین شاہانہ طور وطریق اور گھر بار کے ہوتے ہوئے تو درویشوں کے گروہ تک کیسے رسائی حاصل کر سکے گا۔

۴۵۴۔ با دواج و تاج و شمشیر و کمر | کی شوی در معرفت صاحب نظر
۴۵۵۔ با سرا و باغ و راغ و کشت و کار | کی رسی در راهِ عرفان مردوار
۴۵۶۔ با سلاح و اسپ و با گنج و گهر | کی رسی در وصلِ حق ای بی خبر
۴۵۷۔ با سوارانِ دلیر و کرّ و فر | کی رسی در راهِ مردان ای پسر
۴۵۸۔ با حکیمانِ و ندیمانِ جهان | کی رسی اندر طریقِ عاشقان
۴۵۹۔ پرده را اوّل ز خود تو باز کن | وانگهی برخیز و ره را ساز کن
۴۶۰۔ صد هزاران پرده اندر پیش و پس | کیَ ترا لوزی رسد ای هیچ کس
۴۶۱۔ با مرادِ نفس خود خو کردهٔ | لاجرم در صد هزاران پردهٔ
۴۶۲۔ روز لوزِ عشق شمعی بر فروز | پرده ها را سر بسر کلی بسوز
۴۶۳۔ چون بسوزی پرده ها را ای قباد | آن زمان گردی تو وصلِ دوست شاد
۴۶۴۔ چون ترا پیدا شود آن بحرِ لوز | هر دو عالم از دلت گردد نفور
۴۶۵۔ بادشاهی و بزرگی این جهان | مختصر گردد به پیشت ای جوان
۴۶۶۔ این سپاه و کشور و ملک و حشم | در نیاید پیش چشمت یک غنم
۴۶۷۔ وین غلامانِ لطیف و ماه روی | پیش تو گردد خسیس و زشت خوی

۴۵۴۔ اس شاہی عبا و قبا، تاج، تلوار اور کمربند کے ہوتے ہوئے، تو اصل حقیقت کو پہچاننے والی نظر کہاں سے پیدا کرے گا۔
۴۵۵۔ اس شاہی محل، باغ، مرغزار اور کھیتوں کے ہوتے ہوئے، تو مردانِ حق آگاہ کی طرح عرفان کے راستہ پر کیسے پہنچ سکے گا۔
۴۵۶۔ ان ہتھیاروں، گھوڑوں، خزانوں اور لعل و جواہر کے ہوتے ہوئے، اے بے خبر! تو اللہ کا قرب کیسے حاصل کرے گا۔
۴۵۷۔ ان بہادر شہسواروں اور اس شاہانہ جاہ و جلال کے ہوتے ہوئے، اے میرے بیٹے! تو مردانِ خدا کے راستہ پر کیسے پہنچ سکے گا۔
۴۵۸۔ دنیا بھر کے ان فلسفی ہمنشینوں کے ہوتے ہوئے عشاق کی منزل تک تیری رسائی کیسے ہو سکے گی۔
۴۵۹۔ پہلے اس پردہ کو اپنے اوپر سے ہٹا دے اور اس کے بعد اٹھ کر اپنے لئے راہ ہموار کر۔

۴۶۰۔ تیرے آگے پیچھے لاکھوں پردے ہیں پھر تجھ تک نور کی روشنی کیسے پہنچ سکے گی۔

۴۶۱۔ تو نے اپنے آپ کو اپنے نفس کا تابع بنا دیا ہے، اسی لئے تو لاکھوں پردوں کے پیچھے چھپ گیا ہے۔

۴۶۲۔ جا، اور عشق کے نور سے اپنی شمع روشن کر اور تمام پردوں کو بالکل جلا دے۔

۴۶۳۔ اے بادشاہ! جب تو ان پردوں کو جلائیگا تو دوست کے وصل سے بہرہ اندوز اور شاداں و فرحاں ہوگا۔
۴۶۴۔ جب تیرے سامنے دریائے نور آئیگا تو دونوں جہاں تیرے دل سے محو ہو جائیں گے۔

۴۶۵۔ اے جوان! اس دنیا کی بادشاہی اور بڑائی تیری نظر میں ہیچ ہو جائے گی۔

۴۶۶۔ یہ لشکر، یہ سلطنت، یہ ملک اور یہ غلام تیری نظر میں ان سب کی قدر و قیمت بکری کی سی ہوجائیگی۔

۴۶۷۔ یہ خوبصورت اور نازک اندام غلام تجھے بالکل معمولی اور بدصورت نظر آئیں گے۔

۴۶۸- این سرای و باغ چون زندان شود   سود این عالم همه خسران شود

۴۶۹- این زر و این گنج و ملکِ بی شمار   جمله در چشم تو گردد همچو مار

۴۷۰- این کلاه و این قبا و این کمر   جمله در پیش تو گردد مختصر

۴۷۱- این کنیزان را که می بینی نباز   جمله در چشم تو گردد چون پیاز

۴۷۲- از هوای این جهان بیرون شوی   در طریقِ عاشقان مجنون شوی

۴۷۳- ترک گیری لذتِ دنیا بکل   پس برون آئی تو از پندار دل

۴۷۴- در رهِ معشوق خود صادق شوی   آنزمان در عشق حق لائق شوی

۴۷۵- سر بسر تو درد گردی ای جوان   پس نماند هیچ زشتی درمیان

۴۷۶- چون نماند از وجود تو اثر   آنزمان از راهِ حق یابی خبر

۴۷۷- محو گردی فانی مطلق شوی   وانگهی در عشق مستغرق شوی

۴۷۸- چون ز خود فانی شوی باقی شوی   آنزمان عینِ خدادانی شوی

۴۷۹- وارهی از ننگ و نامِ خویشتن   چند باشی بت پرست ما و من

۴۸۰- بت چو بشکستی شود گنجت عیان   برخوری از گنج وصل جاودان

۴۸۱- بت چو بشکستی حجابت پیش رفت   عشق آمد راه دین و کیش رفت

۴۶۸۔ یہ شاہی محلات اور باغات تجھے قید خانہ معلوم ہونگے اور اس دنیا کا نفع تجھے نقصان معلوم ہوگا

۴۶۹۔ یہ سونا، یہ خزانہ اور یہ بے حساب و بے شمار ملکیت تجھے سانپ کی طرح نظر آئے گی۔

۴۷۰۔ یہ تاج، یہ قبا اور یہ کمر بند سب کے سب تجھے ہیچ نظر آئیں گے۔

۴۷۱۔ یہ خوبصورت کنیزیں جو تجھے ناز و نخرے کرتی ہوئی دکھائی دیتی ہیں، تیری نظر میں پیاز سے زیادہ اہمیت نہیں رکھیں گی۔

۴۷۲۔ اس دنیا کے حرص و ہوس سے آزاد ہو جا اور عشاق کا مسلک اختیار کر کے مجنوں بن جا۔

۴۷۳۔ جب دنیا کی لذتیں بالکل ترک کر دیگا تو تیرے دل میں جو غرور اور نخوت کے جذبات پرورش پاتے ہیں ان سے آزاد ہو جائے گا۔

۴۷۴۔ جب اپنے معشوق کی پیروی کرتے ہوئے اپنی سچائی کا ثبوت دیگا اسوقت عشق الٰہی کے قابل ہو سکے گا۔

۴۷۵۔ اے جوان! تو سرتا پا درد بن جا پھر کوئی برائی درمیان میں باقی نہیں رہ جائیگی۔

۴۷۶۔ جب تیرے وجود کا ذرہ برابر بھی اثر باقی نہیں رہے گا تو اس وقت تو حق کے مسلک کی خبر پانے کے قابل ہو سکے گا۔

۴۷۷۔ جب تو قطعی طور پر فانی بنجائیگا تو اسوقت تو عشق کے اندر غرق ہو جائے گا۔

۴۷۸۔ جب تو اپنے آپکو فنا کریگا تو بقائے دوام حاصل کر لیگا اور پھر تجھے عرفانِ الٰہی حاصل ہوگا۔

۴۷۹۔ تجھے ننگ و ناموس اور نام و نمود سے آزاد ہو جانا چاہیئے آخر تو کبتک "ما و من" کی پرستش کرتا رہیگا۔

۴۸۰۔ جب تو اس بت کو توڑیگا تو تیرے سامنے ایک خزانہ ظاہر ہو جائیگا اور تو ابدی وصل کے اس خزانہ سے ہمیشہ نفع اندوز ہوتا رہے گا۔

۴۸۱۔ جب تو اس بت کو توڑیگا تو تیرے سامنے سے حجاب اٹھ جائیگا۔ اور جب عشق آئے گا تو دین و مذہب کا راستہ چھوٹ جائے گا۔

۴۸۲. بت چو بشکستی شوی مرد خدا — وارهی تو از طریق ماجرا

۴۸۳. بت چو بشکستی رهی تو زین جهان — می خرامی در جهان جاودان

۴۸۴. بت چو بشکستی بپر زین خاکدان — سیر میکن در فضای لامکان

۴۸۵. بت چو بشکستی بمنزلگه رسی — در قروب حضرت الله رسی

۴۸۶. بت شکن شو همچو ابراهیم حق — تا ز همراهان حق گیری سبق

۴۸۷. چونکه ابراهیم یکدل گشت و فرد — لاجرم بهت شکست آن شیرمرد

۴۸۸. این جهان پر هوس بتخانه دان — همچو ابراهیم بت بشکن عیان

۴۸۹. چون علی بت نیز در کعبه شکن — تا ببینی تو جمال ذوالمنن

۴۹۰. کعبه را تو دل بدان ای بی بصر — تا شوی از راه معنی باخبر

۴۹۱. این خیال بد تو چون آن بت بدان — بشکن این بهت و شو در لامکان

۴۹۲. چونکه محمود این سخن های بلند — بشنوید از پیر و شد او دستمند

۴۹۳. آتشی در جان او افتاد سخت — وارهید از ملک و نام و تاج و تخت

۴۹۴. گفت ای پیر شریف پیشوا — وای حبیب مصطفی و مرتضی

۴۹۵. ای تو سلطان همه عالم یقین — ای تو برهان خدای عالمین

۴۸۲۔ جب تو اس بت کو توڑیگا تو مردِ خدا بن جائیگا اور اس سے پہلے جو کچھ تھا اس سے آزاد ہو جائیگا۔

۴۸۳۔ جب تو اس بت کو توڑیگا تو اس دنیا سے آزاد ہو کر اس عالم میں پہنچ جائیگا جہاں ابدیت ہے۔

۴۸۴۔ میرے بیٹے! جب تو اس بت کو توڑ کر دنیا سے پرواز کر جائیگا تو لامکاں کی فضاؤں میں سیر کرتا رہے گا۔

۴۸۵۔ جب تو اس بت کو توڑیگا تو اپنی منزل پر پہنچ جائیگا اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرلے گا۔

۴۸۶۔ تو حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی طرح بت شکن ہو جا تاکہ تجھے مقربینِ بارگاہِ ایزدی سے تعلیم و تربیت حاصل ہو۔

۴۸۷۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ جب تمام رشتے توڑ کر تنہا رہ گئے اور اطمینانِ قلب حاصل کرلیا تو انہوں نے بہادر بن کر بتوں کو توڑ دیا۔

۴۸۸۔ اس حرص و ہوس سے بھری ہوئی دنیا کو ایک بتخانہ سمجھ اور حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی طرح علانیہ بتوں کو توڑ دے۔

۴۸۹۔ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی طرح کعبۃ اللہ کے اندر داخل ہو کر بتوں کو توڑ تاکہ تجھے جمالِ الٰہی کا دیدار نصیب ہو۔

۴۹۰۔ اے بے خبر! تو کعبہ کو دل سمجھ تاکہ تجھے اصل حقیقت کا علم ہو۔

۴۹۱۔ یہ برے خیالات جو تیرے دل میں پیدا ہوتے ہیں تو انکو بت سمجھ اور ان بتوں کو توڑ کر لامکاں میں پہنچ جا۔

۴۹۲۔ جب محمود نے پیرو مرشد سے یہ باتیں سنیں، تو وہ فکرمند ہو گیا۔

۴۹۳۔ اور اس کی جان میں گویا آگ لگ گئی اور اپنی سلطنت، تاج و تخت اور ننگ و نام کو بھول گیا۔

۴۹۴۔ محمود نے عرض کی کہ اے مرشد شریف رہبر اور مصطفیٰ اور مرتضیٰ کے دوست!

۴۹۵۔ آپ یقیناً تمام دنیا کے بادشاہ اور اللہ کی طرف سے ایک روشن دلیل ہیں۔

۴۹۶۔ ای تو پیرِ اولیا و اصفیاء — پیرِ عالم بندۂ خاصِ خدا

۴۹۷۔ ای تو پیرِ سالکان در ہر طریق — رہنمائی مومنان در ہر فریق

۴۹۸۔ ای تو سلطان و ہمہ عالم حشم — وای تو خوبان و ہمہ عالم علم

۴۹۹۔ ای تو سرخیلِ بزرگانِ جہان — خلق عالم از وجودت بانشان

۵۰۰۔ ای جنیدِ وقت و سلطانِ زمان — بایزید و بر مزید و خورده دان

۵۰۱۔ ای تو پیرِ راه رو در معرفت — ذاتِ تو برتر ز وصفست او صفت

۵۰۲۔ ای تو مردِ عشق وحدت آمده — از رهِ معنی بعزلت آمده

۵۰۳۔ ای تو مردِ پاکباز و باصفا — صادقان را رہنما و پیشوا

۵۰۴۔ ای تو حکمت از خدا آموختہ — حکمتِ ہر دو جہان را سوختہ

۵۰۵۔ ای ز توحیدِ خدا کرده بیان — از رهِ توحید داده صد نشان

۵۰۶۔ ای ترا علم لدنی داد حق — از علومِ مصطفےٰ خوانده سبق

۵۰۷۔ ای تو بحرِ پیشوایانِ زمان — ای تو گنجِ بی نہایت در جہان

۵۰۸۔ ای تو سالارِ سلوکِ عاشقان — ای تو غمخوارِ دلِ صاحبدلان

۵۰۹۔ ای کمر بستہ درین ره مردوار — ہمچو منصور آمده در پای دار

۴۹۶۔ آپ تمام اولیائے عظام اور صوفیائے کرام کے پیر ہیں اور تمام دنیا کے پیر اور اللہ کے خاص الخاص بندہ ہیں۔

۴۹۷۔ آپ ہر مسلک میں سالکوں کے رہبر اور ہر فرقہ کے مسلمانوں کے رہنما ہیں۔

۴۹۸۔ آپ بادشاہ ہیں اور تمام دنیا آپ کی خدمت گذار۔

۴۹۹۔ آپ تمام دنیا کے بزرگوں کے سردار ہیں اور مخلوق آپکے وجود سے پہچانی جاتی ہے۔

۵۰۰۔ آپ اپنے وقت کے جنید اور اپنے دور کے بادشاہ ہیں۔ آپ بایزید بسطامی ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ نکتہ رس اور حقیقت شناس۔

۵۰۱۔ آپ تمام سالکوں اور عارفوں کے پیر ہیں۔ آپکی ذات تعریف اور توصیف سے بہت ہی بلند ہے۔

۵۰۲۔ آپ عشق اور توحید میں مردِ میدان ہیں اور عالم حقیقت و معرفت سے آکر یہاں خلوت گزین ہو گئے ہیں۔

۵۰۳۔ آپ پاکباز اور صاف باطن مردِ حق آگاہ ہیں اور راستبازوں کے رہنما اور پیشوا۔

۵۰۴۔ آپ نے حکمت کی باتیں اللہ تعالیٰ سے سیکھی ہیں اور دونوں جہاں کی حکمت کو جلا کر خاک کر دیا ہے۔

۵۰۵۔ آپ اللہ تعالیٰ کی توحید بیان کرتے ہیں اور توحید کی منزل کے سینکڑوں نشان بتلاتے ہیں۔

۵۰۶۔ اللہ تعالیٰ نے آپکو علم لدنی عطا فرمایا ہے اور آپ نے حضور پرنور محمد مصطفٰے احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم سے سبق حاصل کیا ہے۔

۵۰۷۔ آپ دنیا کے اماموں کیلئے بحرِ بے پایاں ہیں اور اس دنیا کے اندر ایک بہت بڑا خزانہ ہیں۔

۵۰۸۔ آپ عشاق کے سردار اور صاحبدلوں کے غم خوار ہیں۔

۵۰۹۔ آپ سلوک و معرفت کے راستہ میں مردوں کی طرح کمر بستہ رہتے ہیں اور منصور کی طرح سولی کے قریب آ چکے ہیں۔

۵۱۰۔ ای چو ابراهیم ادهم کهنه پوش — همچو بصری بادهٔ حق کرده نوش

۵۱۱۔ در رهِ حق وحدت کل یافته — عاشقانِ حق ز تو مُل یافته

۵۱۲۔ از خودیِ خود بکل فانی شده — در بقایِ حق بحق باقی شده

۵۱۳۔ در مقامِ ترک و تجرید آمده — در رموزِ عشق توحید آمده

۵۱۴۔ بر سریرِ سلطنت سلطان شده — واگهی در عالمان عرفان شده

۵۱۵۔ صوفیان وطالبانِ باوفا — از تو یابند هر زمان صدق وصفا

۵۱۶۔ گنج معنی بود در صورتِ فقیر — ای بمعنی بس بزرگ و بی نظیر

۵۱۷۔ هر دو عالم در وجودت قطره ایست — عرش وکرسی پیش جودت ذره ایست

۵۱۸۔ هشت جنت سوخته از هیبتت — هفت دوزخ یخ شده از غیرتت

۵۱۹۔ این جهان وآنجهان خواهان تو — امشبی من آمده مهمان تو

۵۲۰۔ "اکرموا الضیف" است بر قولِ رسول — امشبی ما را ز لطفی کن قبول

۵۲۱۔ گفت اهلاً مرحبا شاد آمدی — در رهِ عشاق دل شاد آمدی

۵۲۲۔ بعد از آن سلطان بگفتش کای امام — از کجا آیی برابر گوی نام

۵۲۳۔ گفت لقمان سرخسی نامِ ماست — گنجِ وحدت در دلِ خوش کامِ ماست

۵۱۰۔ آپ ابراہیم ادہم کی طرح پھٹے پرانے خرقہ میں ملبوس ہیں اور حسن بصری کی طرح شرابِ معرفت پی چکے ہیں۔

۵۱۱۔ آپ کامل اکمل موحد ہیں اور عشاق نے شرابِ معرفت آپ ہی سے حاصل کی ہے۔

۵۱۲۔ آپ نے اپنی ہستی کو قطعاً فنا کر دیا ہے اور بقا باللہ کے درجہ پر فائز ہو کر بقائے دوام حاصل کر چکے ہیں۔

۵۱۳۔ آپ ترک اور تجرید کے مقام پر پہنچکر ہر چیز سے دستبردار ہو چکے ہیں اور عشق و توحید کے اسرار کے حامل ہیں۔

۵۱۴۔ آپ تختِ شاہی پر جلوہ افروز ہو کر حکمرانی کر رہے ہیں اور تمام کائنات کے اندر اپنی شہرت اور مقبولیت کے ڈنکے بجا رہے ہیں۔

۵۱۵۔ تمام صوفی اور وفادار سالک آپ ہی سے صدق وصفا حاصل کرتے ہیں۔

۵۱۶۔ آپ درحقیقت معرفت کے خزانہ ہیں اور بہت بڑے اور بے مثال بزرگ ہیں لیکن بظاہر فقیر نظر آتے ہیں۔

۵۱۷۔ دونوں جہاں آپکے وجود کے اندر ایک قطرہ کی حیثیت رکھتے ہیں اور عرش وکرسی آپکے جود وعطا کے سامنے ذرہ برابر ہیں۔

۵۱۸۔ آٹھوں بہشت آپکی ہیبت سے جل چکے ہیں اور ساتوں دوزخ آپکی غیرت سے سرد ہو کر برف بن چکے ہیں۔

۵۱۹۔ دنیا بھی آپکی خواہشمند ہے اور عقبیٰ کو بھی آپکی تمنا ہے۔ میں آج رات آپکا مہمان بنکر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔

۵۲۰۔ حضورِ رسولِ اکرم کا قول ہے کہ اپنے مہمان کے ساتھ مہربانی سے پیش آؤ۔ لہذا آج رات آپ ازراہِ کرم مجھے بطور مہمان کے قبول کر لیں۔

۵۲۱۔ درویش نے محمود سے اہلاً وسہلاً ومرحبا کہتے ہوئے خوش آمدید کہا اور فرمایا کہ تونے اچھا کیا جو عشاق کے راستے پر چلا آیا۔

۵۲۲۔ پھر سلطان (محمود) نے عرض کی کہ اے امام الاولیاء آپ کہاں سے تشریف لائے ہیں اور آپ کا اسمِ گرامی کیا ہے؟

۵۲۳۔ درویش نے فرمایا میرا نام لقمان سرخسی ہے۔ میرے قلبِ مطمئن کے اندر وحدت کا خزانہ پوشیدہ ہے۔

۵۲۴. گفت سلطانی مرا معلوم بود — که تو لقمانی باسم بحرِ جود

۵۲۵. گفت پرسیدم ز وقت پیرِ راه — زان شنیدم نامِ پیرِ این جایگاه

۵۲۶. من بحمد الله که دیدم روی شیخ — آمدم ناخوانده اینجا سوی شیخ

۵۲۷. شیخ اینجا آمده ما بی خبر — از قدومِ شیخ کارم شد چو زر

۵۲۸. بعد ازان گفتش که چون ای اوستاد — شیخ اینجا آمده گشتیم شاد

۵۲۹. شیخ گفتش بود مردی کامگار — بود در عشقِ خدای بیقرار

۵۳۰. از رهِ توحید برخوردار بود — صاحبِ سر بود مردِ کار بود

۵۳۱. روز شب در گریه و در آه بود — محرمِ حق بود و پیرِ راه بود

۵۳۲. در طریقِ عشق و در راهِ ادب — دائما بود آن محقق در طلب

۵۳۳. صوفی صادق بُد آن مردِ یقین — کامل و ناطق بُد او دریای دین

۵۳۴. عاشقِ صادق بُد آن مردِ خدا — شیرِ یزدان بود و آن گنجِ بها

۵۳۵. سرِ الا الله را دریافته — لی مع الله را بجان بشناخته

۵۳۶. کنت کنزاً گفت او هر دم بخود — محو گشته پیشِ او هر نیک و بد

۵۳۷. یس وجبتي روایت کرده بود — مرد بود از بود خود وارسته بود

۵۲۴۔ سلطان محمود نے کہا کہ مجھے معلوم تھا کہ آپ لقمان ہیں اور جود و کرم کے بحرِ بے کنار۔

۵۲۵۔ سلطان محمود نے کہا کہ میں نے لوگوں سے اس دَور کے پیرِ طریقت کے متعلق پوچھا تو مجھے آپ کا نام اور اس جگہ کا نشان بتایا گیا۔

۵۲۶۔ اللہ کا شکر ہے کہ آخر کار میں نے پیرِ طریقت کی زیارت کر لی اور بن بلائے آپ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو گیا۔

۵۲۷۔ پیرِ طریقت یہاں آئے ہوئے ہیں اور ہم انکی آمد سے بیخبر ہیں۔ پیر کی آمد سے ہمارے تمام کام ٹھیک ہو چکے ہیں۔

۵۲۸۔ پھر کہا کہ جب آپ کی مرضی ہوئی آپ تشریف لے آئے اور ہم آپکی تشریف آوری سے خوش ہو گئے۔

۵۲۹۔ درویش نے فرمایا کہ ایک مردِ حق آگاہ تھا اور عشقِ الٰہی میں بے قرار رہتا تھا۔

۵۳۰۔ توحید سے بہرہ اندوز رازدان اور ایک کارآمد انسان تھا۔

۵۳۱۔ دن رات روتا اور آہ وزاری کرتا رہتا۔ صاحبِ اسرار اور کارآمد انسان تھا۔

۵۳۲۔ ہمیشہ عشق وادب کی تحقیق اور جستجو میں رہتا۔

۵۳۳۔ وہ ایک سچا صوفی اور پختہ یقین رکھنے والا انسان تھا۔ اسے علومِ دین میں تبحر اور کمال حاصل تھا اور احکامِ دین میں حرفِ آخر کی حیثیت رکھتا تھا۔

۵۳۴۔ وہ مردِ خدا سچا عاشق، اللہ کا شیر اور ایک بے بہا خزانہ تھا۔

۵۳۵۔ اسے الا اللہ کے اسرار و رموز معلوم تھے اور لی مع اللہ کے راز کو اچھی طرح سے جانتا تھا۔

۵۳۶۔ وہ ہر وقت "کنتُ کنزاً مخفیاً" کا نعرہ لگاتا تھا اور اسکے سامنے نیک و بد کی کوئی تمیز باقی نہیں رہی تھی۔

۵۳۷۔

۵۳۸. کوس سبحانی زده هردم عیان　　آن محیطِ بیکران گنجِ روان
۵۳۹. او اناالحق آشکارا گفته بود　　دُرِّ این اسرار را او سفته بود
۵۴۰. وی برفت از دار دنیا آن فقیر　　آن بمعنی بس بزرگ و بی نظیر
۵۴۱. آمدم از سرخس و اینجا نگاه　　از برائی آن دلِ مردِ اله
۵۴۲. اندرین ویرانه او بودی مدام　　دائما از وصلِ حق او شادکام
۵۴۳. من درآنجا آمدم شوریده حال　　دیدم او وارسته رست از قیل و قال
۵۴۴. سربران خشتی نهاده آن گدا　　دو فرشته پیش استاده بپا
۵۴۵. آن یکی ابریق لولوئی پرآب　　داشت اندر دست از مشک و گلاب
۵۴۶. وآن دگر یک حلّه را امیدادساز　　از برایِ آن فقیرِ پاک باز
۵۴۷. چون بدآن آبش بشستند ای عزیز　　واندران حلّه بپیچیدند نیز
۵۴۸. بعد از آن روحانیان آسمان　　جمع گشتند اندران جای جوان
۵۴۹. پس مرا در پیش کردند از نیاز　　تا که بگذاریم ما بروی نماز
۵۵۰. بعد از آن صندوق سبزی از سما　　خود پدید آمد درآنجای فنا
۵۵۱. وآن بزرگ دین درین صندوق رفت　　درزمان صندوق بر عیّوق رفت

۵۳۸۔ وہ ہر وقت "سبحانی ما اعظم شانی" کہا کرتا تھا۔ وہ ایک بحر بے کنار اور چلتا پھرتا خزانہ تھا

۵۳۹۔ وہ علانیہ "انا الحق" کا نعرہ لگایا کرتا اور انا الحق کے اسرار و رموز کے موتی پرویا کرتا تھا

۵۴۰۔ کل وہ درویش اس دنیا سے کوچ کر گیا جو در حقیقت بہت بڑا بزرگ اور بے مثل انسان تھا۔

۵۴۱۔ میں جب سرخس سے روانہ ہوا تو میری نظر اس مقام پر تھی۔ محض اُس مردِ خدا کی خاطر۔

۵۴۲۔ وہ ہمیشہ اس ویرانہ میں رہا کرتا تھا اور اللہ کے قرب سے شاد کام رہتا تھا۔

۵۴۳۔ میں جب پریشان حال یہاں پہنچا تو دیکھا کہ وہ درویش بات چیت کرنے کے قابل نہ رہا تھا یعنی وفات پا چکا تھا۔

۵۴۴۔ اس درویش نے اپنا سر ایک اینٹ پر رکھا تھا اور دو فرشتے اُسکے سامنے کھڑے تھے۔

۵۴۵۔ ایک کے ہاتھ میں غسل دینے کیلئے آبدار موتیوں سے بنا ہوا ایک کوزہ تھا جو مشک اور گلاب سے بھرا ہوا تھا۔

۵۴۶۔ اور دوسرا اُس پاکباز درویش کے واسطے لباس (کفن) تیار کر رہا تھا۔

۵۴۷۔ جب درویش کو اس پانی سے غسل دیا اور اس کفن کے اندر لپیٹا گیا۔

۵۴۸۔ اس کے بعد اس جگہ پر آسمانی فرشتے اکٹھے ہو گئے۔

۵۴۹۔ اور اسکے بعد انہوں نے مجھے آگے کیا تاکہ ہم ان کی نمازِ جنازہ ادا کریں۔

۵۵۰۔ اس کے بعد آسمان سے ہرے رنگ کا ایک صندوق اُترا۔

۵۵۱۔ اور وہ درویش اس صندوق کے اندر چلے گئے اور اسی وقت وہ صندوق اڑ کر سرخ ستارہ کے اندر چلا گیا۔

۵۵۲۔ ای برادر یک زمانے ہوش کن — قصۂ مردانِ حق را گوش کن

۵۵۳۔ ہرکہ او در کارِ حق درکار بود — لاجرم از عشق برخوردار بود

۵۵۴۔ ہرکہ جانِ خویش را ایثار کرد — ہر دو عالم را فدائی یار کرد

۵۵۵۔ ہرکہ او در راہ معنی فرد بود — روز و شب در نالہ و در درد بود

۵۵۶۔ جملہ مردان چوں ز خود فانی شدند — در بقائی حق بحق باقی شدند

۵۵۷۔ نفس خود را در ریاضت داشتند — از خدائی خود سعادت داشتند

۵۵۸۔ یک زمانی خواب کردند و نہ خورد — بود از خلقِ جہاں آزاد و فرد

۵۵۹۔ ترک لذاتِ جہاں کردہ بکل — این جہان را دیدہ اندر عین ذل

۵۶۰۔ برمرادِ نفس خود نشتافتند — ہر دو عالم را بکل در یافتند

۵۶۱۔ در ریاضتِ نفس خود را سوختند — دیدۂ نفسی بہیچی دوختند

۵۶۲۔ در رہِ توحید حق پاک آمدند — در رہِ تجرید چالاک آمدند

۵۶۳۔ سالہا بودند اندر انتظار — تا یکی را وصل بود از صد ہزار

۵۶۴۔ من شدم در راہِ او بسیار گوئی — زان ندیدم در جہان ابرار جوئی

۵۶۵۔ اے دریغا سر اسرار از نہان — من بگفتم و ندیدم آن چنان

۵۵۲۔ میرے بھائی اِدھر متوجہ ہو کر مردانِ حق کی باتیں سن۔

۵۵۳۔ جو شخص اللہ کے کام میں مشغول رہا سچ مچ وہ عشق سے بہرہ اندوز ہو گیا۔

۵۵۴۔ جس نے اپنی جان قربان کر دی اس نے دونوں جہاں یار پر قربان کر دیئے۔

۵۵۵۔ جو شخص عرفانِ الٰہی میں یگانہ تھا وہ دن رات آہ و زاری میں مصروف رہا۔

۵۵۶۔ تمام سالکوں نے جب اپنے آپکو فنا کر دیا تو وہ اللہ تعالیٰ سے متقرب ہو کر ہمیشہ کیلئے زندۂ جاوید بن گئے۔

۵۵۷۔ اپنے نفس کو ریاضت میں مصروف رکھا اور اللہ تعالیٰ سے سعادت حاصل کی۔

۵۵۸۔ گھڑی بھر کیلئے بھی نہ سوئے اور نہ کھانا کھایا کیونکہ وہ دنیا کی تمام مخلوق سے لاتعلق تھے۔

۵۵۹۔ دنیا کی تمام لذتوں کو ترک کیا اور اس دنیا کو اپنے دل کے اندر دیکھ لیا۔

۵۶۰۔ اپنی نفسانی غرضوں کے پیچھے نہیں دوڑے اور دونوں جہاں کو قطعی طور پر چھوڑ دیا۔

۵۶۱۔ ریاضت کر کے اپنے نفس کو جلایا اور اس کی آنکھیں بند کر دیں۔

۵۶۲۔ توحید کے معاملہ میں پاک و صاف اور مخلص رہے اور ترک و تنہائی میں بالکل ہشیار۔

۵۶۳۔ سالہا سال تک انتظار میں رہے حتیٰ کہ لاکھوں میں سے صرف ایک کو وصل نصیب ہوا۔

۵۶۴۔ میں اس معاملہ میں بہت باتیں بنانیوالا ہوں اسی لئے مجھے کوئی سالک و طالب نظر نہیں آیا۔

۵۶۵۔ ہائے افسوس! میں نے جس طرح مخفی راز اگلدیئے ہیں اسی طرح میں نے ان کو بے نقاب دیکھا نہیں ہے

۵۶۶. هر که او در بند نفس خویش ماند — کی تواند حرف این اسرار خواند

۵۶۷. هر که او یکدم مراد نفس داد — صد در لعنت بروی خود گشاد

۵۶۸. سالکان بی خواب کردند و نه خورد — در ره معنی شدند آزاد و فرد

۵۶۹. رستمان در راه رفتند ای پسر — وین خران در پایگاه خیره سر

۵۷۰. در پی آب و علف در مانده اند — از هزاران گنج معنی مانده اند

۵۷۱. چند گویم من شما را ورد نیست — اندرین ره این زمان خود مرد نیست

۵۷۲. هیچ گفتی مرد هست ای بیخبر — لیک از چشم شما پنهان مگر

۵۷۳. چون نشان عارفان شد بی نشان — زین سبب پنهان شدند از جسم و جان

۵۷۴. تا تو هستی در وجود ای محترم — کی خبر یابی ز دریای عدم

۵۷۵. محو شو از خویشتن کلی ببر — تا براری از شک دریا تو دُر

۵۷۶. در عدم بحر قدم تا بی عنان — وز عدم بینی جمال جاودان

۵۷۷. این عدم دریا و وحدت آن دُر است — جهد کن تا دُر بیاری تو بدست

۵۷۸. والذین جاهدوا گفته از آن — تا که در کار آوری این جسم و جان

۵۷۹. جسم را شبها بداری در قیام — تا از آن معنی شوی اندر مقام

۵۶۶۔ جو شخص اپنے نفس کی قید میں رہا وہ ان رازوں کو کیسے جان سکتا ہے۔

۵۶۷۔ جس شخص نے صرف ایک بار اپنے نفس کی غرض پوری کی اس نے گویا سینکڑوں ملامتوں کے دروازے اپنے اوپر کھول دیئے۔

۵۶۸۔ سالک نہ سوئے اور نہ کھایا اس لئے وہ معرفت میں آزاد اور یکتا ہو گئے۔

۵۶۹۔ میرے بیٹے! جو سالک حوصلہ مند اور بہادر تھے وہ تو منزلِ مقصود پر پہنچ گئے اور جو بزدل اور بے سمجھ تھے وہ گدھوں کے اصطبل میں بندھے کھڑے ہیں اور ذلیل و خوار ہیں۔

۵۷۰۔ گھاس اور پانی کیلئے ترس رہے ہیں اور ہزاروں اسرارِ الٰہی سے محروم ہو چکے ہیں۔

۵۷۱۔ میں کہاں تک یہ بات دہراؤں کہ تمہیں درد نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس زمانہ میں یہاں کوئی مرد ہی نہیں ہے۔

۵۷۲۔ تم پوچھتے ہو کہ کیا کوئی مرد ہے۔ میں کہتا ہوں ہے تو سہی لیکن تمہاری نظروں سے پوشیدہ ہے۔

۵۷۳۔ چونکہ اہلِ معرفت کے نشانات نہیں ملتے لہذا وہ جسم اور جان سے بھی پوشیدہ ہو گئے ہیں۔

۵۷۴۔ میرے دوست! جبتک تو ہستی میں ہے تجھے بحرِ عدم کا پتہ کیسے چلے گا۔

۵۷۵۔ تو محو اور مستغرق ہو جا اور اپنے آپ سے بالکل قطع تعلق کرلے تاکہ تو دریا کی تہہ سے موتی نکال سکے۔

۵۷۶۔ تجھے عدم جانے کیلئے اپنی باگ ڈور موڑ دینی چاہیئے اور وہیں جاکر ابدی حسن کا مشاہدہ کرنا چاہیئے۔

۵۷۷۔ عدم ایک دریا کی طرح ہے اور تیری روح اس میں ایک موتی کی طرح۔ کوشش کرتا کہ تجھے موتی مل جائے۔

۵۷۸۔ "وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا" اس لئے فرمایا ہے کہ تو جسم اور جان دونوں کو استعمال کر سکے۔

۵۷۹۔ اپنا جسم راتوں کو قیام میں گذار دے تاکہ تو اس ریاضت سے اپنے اصل مقام پر پہنچ جائے۔

۵۸۰. باز دائمش در رکوع و در سجود — تا بکلی فانی شوی در بحرِ جود

۵۸۱. بعد از آن جانز الفکر و ذکر دار — تا براری درّ ز قعرش بر کنار

۵۸۲. چونکه درّ تو حاصل آمد از عدم — آنزمان آتش بزن در بیش و کم

۵۸۳. این درّ آنجا عشق دان ای بیخبر — بی شکی آتش زند در خشک و تر

۵۸۴. چونکه عشق آمد ترا ای مردِ کار — نی همی دیار ماندنی دیار

۵۸۵. نی ملوک و نی اصول و نی فروع — نی رهِ تقوی و زهد و نی شروع

۵۸۶. نه زمان و مکان و نی عروج — نه سماء و نه نجوم و نه بروج

۵۸۷. نه بیان و نه گمان و نه یقین — نه بد و نه نیک و نه کفر و نه دین

۵۸۸. نه رهِ تقلید و نه قال مقال — نه دمِ توحید نه حال و محال

۵۸۹. نه رهِ طامات نه زرق و فریب — نه بلند و پست نه بالا نشیب

۵۹۰. نه رهِ سالوس و دلق و نام و ننگ — نه سرکین نه حسود و نیست جنگ

۵۹۱. نه رهِ پندار و کبر و معصیت — نه رهِ طامات و ذکرِ معرفت

۵۹۲. نه قبولِ خلق و نه ردِّ جان — محو گشته این جهان و آنجهان

۵۹۳. آتشِ عشقت ز جان افروخته — هر زمانی صد جهانرا سوخته

۵۸۰۔ پھر اسے رکوع اور سجدہ میں مشغول رکھ تاکہ تجھے دریائے جود و عطا میں مقام فنا حاصل ہو جائے۔

۵۸۱۔ اس کے بعد اپنی روح کو ذکر و فکر میں مصروف رکھ تاکہ تو دریائے عدم کی تہ سے موتی نکال کر باہر لا سکے۔

۵۸۲۔ جب تجھے دریائے عدم سے موتی حاصل ہو جائے تو اس وقت باقی تمام چیزوں کو جلا کر خاکستر کر دے۔

۵۸۳۔ اے بیخبر! یہ موتی دراصل عشق ہی ہے جو تمام خشک اور تر کو جلا کر خاک کر دیتا ہے۔

۵۸۴۔ جب تجھے عشق کی نعمت مل گئی تو نہ یہ مکین رہے گا اور نہ مکان۔

۵۸۵۔ نہ دنیا رہے گی نہ اصول اور فروع رہینگے۔ نہ زہد و تقویٰ رہیگا اور نہ مختلف مذاہب رہینگے۔

۵۸۶۔ نہ زمان و مکان رہے گا اور نہ عروج و زوال۔ نہ آسمان رہے گا اور نہ ستارے اور برج۔

۵۸۷۔ نہ باتیں باقی رہیں گی نہ گمان اور یقین۔ نہ نیک و بد رہیں گے اور نہ کفر و دین۔

۵۸۸۔ نہ تقلید رہے گی اور نہ بحث و مباحثہ۔ نہ توحید رہے گی اور نہ حال اور محال۔

۵۸۹۔ نہ لاف و گزاف رہیگا اور نہ مکر و فریب۔ نہ بلند و پست رہیگا اور نہ اونچ نیچ۔

۵۹۰۔ نہ خوشامد اور چاپلوسی رہے گی اور نہ خرقہ اور ننگ و ناموس۔ نہ بغض و حسد رہیگا اور نہ جھگڑا

۵۹۱۔ نہ غرور اور تکبر رہے گا اور نہ نافرمانی۔ نہ کشف و کرامت کی باتیں رہینگی اور نہ سلوک و معرفت کے ذکر و اذکار۔

۵۹۲۔ نہ خلق کا اقرار باقی رہے گا اور دل کا انکار۔ یہ جہان اور وہ جہان مٹ جائیں گے۔

۵۹۳۔ عشق کی آگ جو تیری روح سے بھڑک اٹھی ہے ہر گھڑی سینکڑوں جہانوں کو پھونک ڈالتی ہے۔

۵۹۴۔ عشق آتش در درونِ ما فگند — راز ما را از درون بیرون فگند

۵۹۵۔ عشق ما را اندرین ره درکشود — حاصلِ ما خود درین رهٔ عشق بود

۵۹۶۔ عشق ما را بُرد در دارند لامکان — عشق ما را رهنمود از بحرِ جان

۵۹۷۔ عشق سرِّ حق بما پیدا نمود — کار ما از عشق حق زیبا نمود

۵۹۸۔ عشق ما را از خودی بیزار کرد — جانِ ما شائستهٔ دیدار کرد

۵۹۹۔ عشق آمد در دلِ ما بار زد — آتشِ اندر خرقه وزنار زد

۶۰۰۔ عشق آمد سالکان حیران شدند — در سلوکِ خویش سرگردان شدند

۶۰۱۔ عشق آمد نار در عالم فگند — تخمِ خود را در دلِ آدم فگند

۶۰۲۔ عشق آمد "کنتُ کنزاً" شد عیان — میکند عشق این سخنها را بیان

۶۰۳۔ عشق آمد نام و ننگِ ما بسوخت — جمله دردو صلح و جنگِ ما بسوخت

۶۰۴۔ عشق آمد "لی مع الله" ای پسر — من ترا از سرِّ حق دادم خبر

۶۰۵۔ عشق سبحانی زده هر دم عیان — لیک این را دیدهٔ باید نهان

۶۰۶۔ عشق آمد ذاکران درمانده اند — از حدیثِ ذکرِ خود وا مانده اند

۶۰۷۔ عشق آمد عارفان محو آمدند — وز رهِ عشّاق محو آمدند

۵۹۴۔ عشق نے ہمارے اندر آگ ڈالدی ہے اور ہمارے راز کو اندر سے باہر لاکر پھینکدیا ہے۔

۵۹۵۔ اس معاملہ میں عشق نے ہمارے اوپر دروازے کھولدیئے ہیں دراصل ہمارا مقصود بھی عشق ہی تھا۔

۵۹۶۔ عشق ہمیں لامکاں میں لے گیا عشق نے ہمیں روح کا راستہ دکھایا۔

۵۹۷۔ عشق نے ہم پر اسرارِ الٰہی منکشف کردیئے اور عشقِ الٰہی سے ہمارا کام بہتر ہوگیا۔

۵۹۸۔ عشق نے ہمیں اپنی ہستی سے بیزار کردیا اور ہماری روح کو دیکھنے کے قابل بنادیا۔

۵۹۹۔ جب عشق نے آکر ہمارے دل میں ڈیرا ڈال دیا تو خرقہ اور زنار کو آگ لگادی۔

۶۰۰۔ جب عشق آیا تو سالک حیرت میں پڑ گئے اور اپنے ہی سلوک میں حیران و سرگرداں رہ گئے۔

۶۰۱۔ جب عشق آیا تو دنیا بھر میں آگ لگادی اور اپنا بیج آدم کے دل میں بو دیا۔

۶۰۲۔ جب عشق آیا تو "کنت کنزاً مخفیاً" کا راز بے نقاب ہوگیا اور عشق نے تمام اسرار منکشف کردیئے۔

۶۰۳۔ جب عشق آیا تو ہمارا ننگ و ناموس جلا کر خاک کردیا اور تمام تکلیفوں اور صلح و جنگ کو ختم کردیا۔

۶۰۴۔ میرے بیٹے! عشق "لی مع اللہ" ہے اور یہ خدائی راز ہے جو میں نے تجھے بتایا ہے۔

۶۰۵۔ عشق ہر وقت "سبحانی ما اعظم شانی"[1] کا نعرہ لگاتا ہے لیکن اس بات کو سمجھنے کیلئے دل کی بصیرت چاہیئے۔

۶۰۶۔ جب عشق آتا ہے تو ذکر کرنیوالے اس قدر عاجز ہوجاتے ہیں کہ اپنے ذکر و فکر کی بات ہی بھول جاتے ہیں۔

۶۰۷۔ عشق کے آتے ہی اہلِ معرفت استغراق کے عالم میں پہنچ جاتے ہیں اور پھر راہِ عشق سے ہشیاری میں آجاتے ہیں۔

---

[1] یہ نعرہ حضرت بایزید بسطامی جذب اور سرمستی کے عالم میں لگایا کرتے تھے یعنی میری ذات کتنی پاک اور میری شان کتنی بلند ہے

۶۰۸- عشق آمد فاذکرونی خود شدند — در تفکر هر زمان از خود شدند

۶۰۹- عشق آمد کرد دو کاهنها خراب — ای بسا کس را که دل دارد شتاب

۶۱۰- عشق آمد دیرها ویران بکرد — کعبه را معمور و آبادان بکرد

۶۱۱- عشق آمد ننگ و نام ما بسوخت — خرقهٔ ناموس و ننگِ ما بسوخت

۶۱۲- عشق آمد ذکر این آیات کرد — شه رخی زد این جهانرا مات کرد

۶۱۳- عشق آمد با هزاران های و هوی — هان برکش آن زمان می باش هوی

۶۱۴- عشق آمد تا کراشد این عیان — لیک این معنی ندانند این خسان

۶۱۵- عشق چون رمز انا الحق وا نمود — این زیانها جمله عینِ سود بود

۶۱۶- چند گویم هرچه بینی در جهان — سربسر ای جان تو آنرا عشق دان

۶۱۷- عشق چون مشاطهٔ عشاق شد — صد هزاران دل ازو مشتاق شد

۶۱۸- بود در بغداد مردی باخبر — زین جهان و زان جهان رفته بدر

۶۱۹- از هوای نفس خود وارسته بود — او کمر در عشق جانرا بسته بود

۶۲۰- چار تکبیری زده بر کائنات — وارهیده از حیات و از ممات

۶۲۱- شش جهت را او بدر انداخته — پنج حس را در رهِ حق باخته

۶۰۸۔ جس کے دل میں عشق پیدا ہوا وہ خود ہی "فاذکرونی اذکرکم" بن گیا اور فکر میں استغراق محو ہوا کہ اپنی ہستی ہی کو بھلا دیا۔

۶۰۹۔ جب عشق آیا تو دو کانوں اور بازاروں کو ویران کر دیا اور کئی انسانوں کے دلوں میں دھڑکن پیدا کر دی۔

۶۱۰۔ جب عشق آیا تو مندروں کو ویران کر دیا اور کعبہ کو آباد۔

۶۱۱۔ جب عشق آیا تو ہمارے نام و ناموس کو جلا دیا اور ہمارے وقار کا خرقہ خاکستر کر دیا۔

۶۱۲۔ عشق آیا اور ان آیات کا ذکر کیا۔ شہ رخ مارا اور اس دنیا کو مات کر دیا۔

۶۱۳۔ عشق ہزاروں شور و غل کے ساتھ آیا۔

۶۱۴۔ عشق نے جب انا الحق کا راز ظاہر کیا تو یہ تمام نقصانات نفع میں بدل گئے۔

۶۱۵۔ میرے دوست! تجھے میں کہاں تک بتاؤں۔ دنیا میں تجھے جو کچھ نظر آتا ہے اسے عشق ہی سمجھ۔

۶۱۶۔ عشق نے جب عشاق کو زیب و زینت عطا کیا تو اس سے لاکھوں دلوں کے اندر اشتیاق پیدا ہو گیا۔

۶۱۷۔ بغداد میں ایک مرد باخبر رہتا تھا جو اس جہان سے بھی اور اس جہان سے بھی لاتعلق تھا۔

۶۱۸۔ نفسانی خواہشات سے آزاد تھا اور اپنی جان کو عشق میں مستعد اور کمربستہ کر رکھا تھا۔

۶۱۹۔ اس کائنات پر اس نے چار تکبیریں پڑھی تھیں یعنی اس کی نماز جنازہ پڑھ کر اسے ترک کر دیا اور زندگی اور موت سے آزاد ہو چکا تھا۔

۶۲۰۔ اس نے شش جہات کو نظر انداز کر دیا تھا اور اپنی عقل کو راہ حق میں قربان کر دیا تھا۔

۶۲۱۔ اس نے وصل حق کی شراب پی رکھی تھی اور اسرار پوشیدہ کی اصل معلوم کر لی تھی۔

۶۲۲۔ او شرابِ وصلِ حق نوشیده بود   سرِ اسرارِ نهان کوشیده بود

۶۲۳۔ عاشقی بُد بس بنهایت معتبر   از وجودِ خود بکلی شد بدر

۶۲۴۔ واله و مجنون بُد و مردانه بود   گه بگورستان و گه پرواز بود

۶۲۵۔ نامِ او بهلول بُد آن دردمند   بود از عشقِ خدا او مستمند

۶۲۶۔ سالکی آمد به پیشِ آن فقیر   گفت ای از عشق سلطانی و میر

۶۲۷۔ یک مثل از عشق با ما باز گوی   قفل این در برگشا و راز جوی

۶۲۸۔ جوهرِ عشق از تو چون پیدا شود   هر دو عالم در دلت شیدا شود

۶۲۹۔ پیش تو ای شک بماندی یقین   بگذری از کفر و از اسلام و دین

۶۳۰۔ آن زمان تو عشق را لائق شوی   عشقِ حق را صادق و فائق شوی

۶۳۱۔ گر ترا از عشق خود باشد خبر   از وجودِ خود شوی کلی بدر

۶۳۲۔ گر ترا از عشقِ خود باشد خبر   مرتدی باشی درین ره بی خبر

۶۳۳۔ این چنین خواهم که کلی گم شوی   تا ز نسلِ آدم و مردم شوی

۶۳۴۔ ورنه تو چون ستور ای بی خبر   چون ز هستیِ خودت باشد خبر

۶۳۵۔ این سخن را از سرِ دردی شنو   تا نمانی در قیامت در گرو

۶۲۲۔ نہایت ہی قابلِ اعتماد عاشق تھا اور اپنے وجود کو فنا کر دیا تھا۔

۶۲۳۔ وہ ایک عاشق تھا اور پورا پورا مرد تھا۔ کبھی گورستان میں رہتا اور کبھی عشق میں پروانہ
کی طرح جلتا اور نثار ہوتا تھا۔

۶۲۴۔ اس درد مند دل رکھنے والے عاشق کا نام بہلول تھا اور وہ عشقِ الٰہی میں اندوہگین رہتا تھا۔

۶۲۵۔ اس درویش کے پاس ایک سالک آیا اور کہا کہ آپ عشق کی مملکت کے میر بلکہ بادشاہ ہیں۔

۶۲۶۔ مجھے عشق کا ایک نکتہ بتلایئے اور اس دروازے کا تالا کھول کر راز بے نقاب کر دیجیے۔

۶۲۷۔ درویش نے کہا اے سالک! میں تجھ سے سچ کہتا ہوں عشق کا جوہر دنیا کی نام چیزوں سے مختلف ہے۔

۶۲۸۔ جب عشق کا جوہر تجھ سے پیدا ہوگا تو دونوں جہاں تجھے عاشق نظر آئیں گے۔

۶۲۹۔ تیرے سامنے نہ شک باقی رہے گا اور نہ یقین، اور تو کفر اور اسلام سے آگے گزر جائے گا۔

۶۳۰۔ تب تو عشق کے قابل بن جائیگا اور عشقِ الٰہی میں سچا اور بلند مرتبت ہو جائے گا۔

۶۳۱۔ اگر تجھے اپنے عشق کا پتہ چل جائے تو، تو اپنے وجود سے بالکل بے خبر اور لاتعلق ہو جائیگا۔

۶۳۲۔ اگر تجھے اپنے عشق کا پتہ چل جائے تو، تو اس راہ میں بالکل مرتد بن جائے گا۔

۶۳۳۔ میں چاہتا ہوں کہ تو قطعی طور پر گم یعنی فنا ہو جا تاکہ تو صحیح معنیٰ میں انسان بن سکے۔

۶۳۴۔ اے بیخبر! اگر ایسا نہیں ہے تو، تو ایک جانور کی طرح ہے، کیونکہ تجھے اپنی ہستی کا پتہ بھی نہیں ہے۔

۶۳۵۔ یہ بات دردِ دل کے ساتھ سن۔ ورنہ تجھ سے قیامت کے روز مواخذہ ہوگا۔

۶۳۶۔ این سخن از جان و دل تو کن قبول | تا شود فردا شفیع تو رسول

۶۳۷۔ این سخن از عالم تحقیق دان | نه رهِ تقلید و جهلِ گمرهان

۶۳۸۔ این سخن راهِ سلوک است و یقین | تا شود علم الیقین عین الیقین

۶۳۹۔ این سخن از حال آمد ای جوان | نه ز قیل و قال آمد این بدان

۶۴۰۔ این سخن از بهر مردانِ خدا است | نه برای نفس و کوران هوا است

۶۴۱۔ این سخن نے شعر و طامات ای پسر | این همه ذکر است و آیات و خبر

۶۴۲۔ شیخ لقمان از زمانِ بایزید | بود باقی تا بدور بوسعید

۶۴۳۔ عمرِ او صد بود و هفتاد و سه سال | دائما در قرب بود و در وصال

۶۴۴۔ بوسعیدِ پاک از و بخشش بیافت | مرکب اندر راه معنی چست تاخت

۶۴۵۔ یک نظر کرده دو قطب زمان | هر دو عالم را بدو داد آن زمان

۶۴۶۔ شیخ لقمان بود در راهِ خدا | عارفان و عاشقان را پیشوا

۶۴۷۔ گنج وحدت بود آن قطبِ یقین | پیشوای رهروان و سالکین

۶۴۸۔ بود آیاتِ خدا و سرِّ حق | در رهِ عشاق او برده سبق

۶۴۹۔ از وجودِ خویشتن محو آمده | وانگهی از محو در صحو آمده

۶۳۶۔ یہ بات جان اور دل سے قبول کرتا کہ روزِ قیامت حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تیری شفاعت کریں۔

۶۳۷۔ یہ بات حقیقت پر مبنی ہے سنی سنائی یا بے وقوفی کی بات نہیں ہے۔

۶۳۸۔ یہ بات سلوک اور یقین کی ہے اور اسی سے علم الیقین، عین الیقین ہوتا ہے۔

۶۳۹۔ یہ بات حال سے تعلق رکھتی ہے، قیل وقال سے نہیں۔

۶۴۰۔ یہ بات مردانِ خدا کے لئے ہے۔ نفس پرست اندھوں کے لئے نہیں ہے۔

۶۴۱۔ یہ بات نہ شاعری ہے اور نہ افسانہ۔ یہ تو ذکر ہے۔ آیات اور احادیث ہیں۔

۶۴۲۔ شیخ لقمان بایزید کے زمانہ سے لیکر ابوسعید کے زمانہ تک زندہ رہے۔

۶۴۳۔ ان کی عمر ایکسو تہتر برس تھی۔ ان کو ہمیشہ اللہ کا تقرب اور وصال حاصل رہا۔

۶۴۴۔ ابوسعید نے ان سے بخشش حاصل کی اور حقیقت کے راستے پر گھوڑے کو تیز دوڑایا۔

۶۴۵۔ اس قطبِ زمان نے ان پر ایک نظر ڈالی اور اسی وقت دونوں جہان ان کو بخشدیئے۔

۶۴۶۔ شیخ لقمان راہِ حق میں عارفوں اور عاشقوں کے امام تھے۔

۶۴۷۔ وہ وحدت کا خزانہ اور یقین و اعتماد کے قطب تھے اور سالکانِ طریقت کے رہنما۔

۶۴۸۔ وہ اللہ کی نشانی اور اسکے راز تھے اور راہِ عشق میں سب پر فوقیت رکھتے تھے۔

۶۴۹۔ وہ عالم محویت میں مستغرق ہو گئے تھے اور اسکے بعد ہوشیاری میں آگئے تھے۔

۶۵۰۔ از وجودِ خویشتن فانی شده — وانگهی عینِ خدادانی شده
۶۵۱۔ از خودی ببریده او یکبارگی — اختیارِ او همه بیچارگی
۶۵۲۔ هستی خود را فنا کرده بکل — این جهان و آنجهان رانده بکل
۶۵۳۔ دائما پنهان بُدی آن پاکدین — در حضورِ قربِ رب العالمین
۶۵۴۔ با کسی اورا نبودی اُلفتی — بود اورا بس عجائب حالتی
۶۵۵۔ بس کرامات و مقاماتِ قوی — داشت آن مردِ خدائی معنوی
۶۵۶۔ بر پریدی تا فلک با جسم و جان — زانکه جسمش جان شده جانست و جان
۶۵۷۔ گر بگویم من کراماتش بساز — دار معذورم که میگردد دراز
۶۵۸۔ لیک رمزے باز گویم از طریق — تا بتو پیدا شود راه ای رفیق
۶۵۹۔ اندران ایام صادق بُد امام — سالکانِ راه ازو بستند کام
۶۶۰۔ بایزید با مزید اندر برش — دائما می بود چون خاکِ درش
۶۶۱۔ تا کمالِ خویشتن حاصل بکرد — خویش را با قربِ حق واصل بکرد
۶۶۲۔ چونکه صادق دید او را با نظام — گفت کارت گشت پیشِ ما تمام
۶۶۳۔ این زمان برخیز و عزمِ راه کن — در خراسان خلق را آگاه کن

۶۵۰۔ انہوں نے اپنے وجود کو فنا کیا اور اس کے بعد ذاتِ حق میں مدغم ہو گئے۔

۶۵۱۔ وہ اپنی ہستی سے ایکدم لاتعلق ہو گئے اور ان کا اختیار عجز و انکسار بن گیا۔

۶۵۲۔ اپنی ہستی کو قطعی طور پر فنا کر دیا اور دونوں جہاں سے دست بردار ہو گئے۔

۶۵۳۔ وہ پاک مشرب ہمیشہ اللہ کے حضور میں رہتے تھے۔

۶۵۴۔ وہ کسی کے ساتھ کوئی تعلق نہ رکھتے تھے۔ ان کی عجیب کیفیت تھی۔

۶۵۵۔ وہ مردِ خدا صاحبِ کرامات تھے اور بہت ہی بلند درجہ رکھتے تھے۔

۶۵۶۔ وہ اپنے جسم اور روح کے ساتھ آسمان پر پرواز کرتے تھے کیونکہ انکا جسم بھی سراپا روح تھا۔

۶۵۷۔ میں اگر ان کی کرامات بیان کروں تو یہ قصہ بہت ہی لمبا چوڑا ہو جائے گا۔

۶۵۸۔ لیکن میں صرف اشارتاً ایک بات کہونگا جس سے تجھ پر تمام راز آشکار ہو جائیگا۔

۶۵۹۔ اس زمانہ میں ایک امام تھے صادق جن سے تمام سالکانِ طریقت نے اپنی امیدیں وابستہ کر رکھی تھیں۔

۶۶۰۔ بایزید ان کے حضور میں رہتے اور ہمیشہ ان کے دروازے کی خاک بنے رہتے تھے۔

۶۶۱۔ آخر کار بایزید نے کمال حاصل کیا اور قرب خداوندی سے ہمکنار ہو گئے۔

۶۶۲۔ جب صادق نے انکو کامل پایا تو ان سے فرمایا کہ اب ہمارے ہاں تمہارا کام پورا ہو گیا۔

۶۶۳۔ اب یہاں سے جاؤ اور خراسان میں جا کر خلقِ خدا کو فیضیاب کرو۔

٦٦٤۔ یک وصیت دارم ای مردِ خدا — کان وصیت را بیاور تو بجا

٦٦٥۔ بایزیدش گفت فرمان آن تست — هر چه فرمائی بر آنم من درست

٦٦٦۔ صادقش گفت ای فقیری پُر پرہیز — در خراسان ہست مردِ باخبر

٦٦٧۔ آن ولی الله او خاص خداست — در طریقِ دینِ احمد باوفاست

٦٦٨۔ گنجِ توحیدست آن مردِ کریم — مہر ما اندر دلش باشد مقیم

٦٦٩۔ او بصورت دمبدم در پیشِ ماست — زانکه او این دم ز صورتہا جداست

٦٧٠۔ پوستین ما ببر او را بپوش — پس بگویش می بنوش و سر بپوش

٦٧١۔ بایزید آن دم زمین را بوسه داد — زود بیرون آمد و در ره فتاد

٦٧٢۔ مدتی در راه بود آن مردِ دین — تا رسیده در سرخس آن راه بین

٦٧٣۔ پس بپرسید آن زمان از مردمان — کاندرین شہر است مردِ بی‌نشان

٦٧٤۔ نامِ او لقمان مردی دیده ور — ہیچکس از حالِ او دارد خبر

٦٧٥۔ مردمان گفتند او در شہر نیست — از برونِ شہر آنجا بیشه ایست

٦٧٦۔ اندران بیشه نشسته او مقیم — با خدای خویش دائم او ندیم

٦٧٧۔ بایزید آندم به بیشه رفت زود — دید لقمان را فتاده در سجود

۶۶۴۔ اے مردِ خدا میری ایک وصیت ہے اسے تم پورا کرو۔

۶۶۵۔ بایزید نے عرض کیا کہ آپکا حکم سر آنکھوں پر، آپ جو حکم دینگے میں اسکی تعمیل کرونگا۔

۶۶۶۔ صادق نے فرمایا اے باکمال درویش، خراسان میں ایک مردِ خدا آگاہ رہتا ہے۔

۶۶۷۔ جو اللہ کا دوست ہے، اور اُسکے خاص بندوں میں سے ہے اور دینِ محمدی پر پختہ ہے۔

۶۶۸۔ وہ کریم النفس انسان توحید کا خزانہ ہے اور اسکے دل میں ہمارے لئے محبت کا جذبہ موجود ہے۔

۶۶۹۔ اس کی صورت ہر وقت ہمارے سامنے ہے اور اسوقت وہ ظاہری شکل و صورت سے بالکل الگ تھلگ ہے۔

۶۷۰۔ ہمارا پوستین لیجا کر اسکو پہنادے اور اسے پیغام دے کہ شراب پی اور راز کو پوشیدہ رکھ۔

۶۷۱۔ بایزید اسی وقت زمین چوم کر باہر نکلا اور خراسان کی طرف فوراً روانہ ہو گیا۔

۶۷۲۔ کافی عرصہ تک وہ دیندار انسان سفر کرتا رہا اور آخر ایک دن سرخس میں پہنچ گیا۔

۶۷۳۔ اور لوگوں سے پوچھنے لگا کہ اس شہر میں ایک غریب اور کس مپرس شخص رہتا ہے۔

۶۷۴۔ جس کا نام لقمان ہے۔ کیا آپ میں سے کسی کو اس کا پتہ ہے۔

۶۷۵۔ لوگوں نے بتایا کہ وہ شہر میں نہیں رہتا بلکہ شہر سے دور فلاں مقام پر ایک جنگل میں ہے۔

۶۷۶۔ وہ اسی جنگل میں رہتا ہے اور ہمیشہ یادِ خدا میں مشغول رہتا ہے۔

۶۷۷۔ بایزید فوراً جنگل میں پہنچے اور دیکھا کہ لقمان سربسجود ہے۔

۶۷۸. ساعتی بنشست آنجا بر زمین　　تا که فارغ شد ز سجده آن امین

۶۷۹. چونکه لقمان سر بر آورد از سجود　　گفت یا قادر توئی حیّ و ودود

۶۸۰. من بغیرِ تو نه بینم در جهان　　قادر و پروردگار جاودان

۶۸۱. این جهان و آنجهان در تو نهان　　آشکار او نهانی و عیان

۶۸۲. من ترا دانم ترا بینم ترا　　خود ترا کی غیر باشد ای خدا

۶۸۳. چونکه جز تو نیست در هر دو جهان　　لاجرم غیرے نباشد در میان

۶۸۴. اولین و آخرینی ای خدا　　باطنی و ظاهرینی ای خدا

۶۸۵. هم نهان و هم عیان در هر دوئی　　هم برون از هر دو هم جمله توئی

۶۸۶. در ازل بودی و باشی همچنان　　تا ابد هستی و باشی جاودان

۶۸۷. ای ز تو پیدا شده کون و مکان　　ای ز تو پیدا شده جان و جهان

۶۸۸. ای ز تو عالم پُر از غوغا شده　　جان پاکان در غمت لغمان شده

۶۸۹. ای ز وصلت عاشقان دل سوخته　　جامهٔ وصلت بهر دم دوخته

۶۹۰. ای ز تو چرخ فلک گردان شده　　صد هزاران دل ز تو حیران شده

۶۹۱. ای ز وصلت کار ما زار آمده　　همچو ابراهیم در نار آمده

۶۷۸۔ بایزید وہیں زمین پر بیٹھ گئے تاکہ لقمان سجدہ سے فارغ ہوجائے۔

۶۷۹۔ جب لقمان سجدہ سے فارغ ہوئے تو کہنے لگے اے قادر! تو ہی حیؔ اور ودود ہے۔

۶۸۰۔ میں آپکے بغیر دنیا میں کسی کو قادر، پروردگار، اور ہمیشہ زندہ و پائندہ رہنے والا نہیں دیکھتا۔

۶۸۱۔ یہ جہان اور وہ جہان دونوں آپکی ذات میں سمائے ہوئے ہیں ظاہر بھی اور پوشیدہ بھی۔

۶۸۲۔ میں تو صرف آپ ہی کو جانتا ہوں اور آپ ہی کو دیکھتا ہوں آپکا غیر کوئی ہے ہی نہیں۔

۶۸۳۔ جب آپکے سوا دنیا میں کوئی ہے ہی نہیں تو پھر غیر کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

۶۸۴۔ اے اللہ آپ ہی اوؔل ہیں اور آپ ہی آخر اور آپ ہی باطن ہیں اور آپ ہی ظاہر۔

۶۸۵۔ پوشیدہ بھی آپ ہی ہیں اور ظاہر بھی آپ۔ ان دونوں قیود سے آزاد بھی ہیں بلکہ سب کچھ آپ ہی ہے۔

۶۸۶۔ آپکی ذات ازل میں بھی موجود تھی اور اسی طرح ابد میں بھی قائم و دائم ہوگی۔

۶۸۷۔ اے اللہ! یہ کائنات آپ ہی سے پیدا ہوئی ہے اور یہ جان اور جہان بھی آپ ہی سے پیدا ہوئے ہیں۔

۶۸۸۔ دنیا میں آپ ہی کا چرچا ہے اور اولیاء اللہ کی جانیں آپ ہی کے غم عشق کیلئے وقف ہیں۔

۶۸۹۔ عشاق کے دلوں میں آپ ہی کے وصل سے گرمی ہے اور سب نے آپ ہی کے جامۂ وصل کو اوڑھ رکھا ہے۔

۶۹۰۔ یہ آسمان آپ ہی کی وجہ سے گردش میں ہے اور لاکھوں دل آپ ہی کی وجہ سے حیرت زدہ ہیں۔

۶۹۱۔ آپ ہی کے وصل نے ہمارا کام تمام کردیا اور ہم حضرت ابراہیمؑ کی طرح آگ میں پڑے ہوئے ہیں۔

٦٩٢۔ اي ز وصلت جانِ ما بریان شده ، همچو یوسف در چه زندان شده

٦٩٣۔ اي ز وصلت جانِ ما اندر فغان ، همچو موسیٰ در جواب لن تران

٦٩٤۔ اي ز وصلت زاهدان در تهنیت ، همچو داؤدِ نبي در تعزیت

٦٩٥۔ اي ز وصلت عالمان در گیر و دار ، چون سلیمان بادشاه و ملک دار

٦٩٦۔ اي ز وصلت عاشقان آشفته کار ، همچو منصور آمده در پای دار

٦٩٧۔ اي ز وصلت جانها تا براج یافت ، چون محمدؐ یک شبي معراج یافت

٦٩٨۔ اي ز وصلت آسمان گردان شده ، اندرین دریای بي پایان شده

٦٩٩۔ اي ز وصلت آفتاب اندر سما ، غلط غلطان میرودني سر نه پا

٧٠٠۔ اي ز وصلت کوکبان اندر طلب ، مي نیاسایند هرگز در تعب

٧٠١۔ اي ز رصلت باد بیداد آمده ، و اندران درگه بفریاد آمده

٧٠٢۔ اي ز وصلت آتش از غم سوخته ، در درونِ سنگ او سر کوفته

٧٠٣۔ اي ز وصلت بحرِ در جوش آمده ، و انگهی از عشق خاموش آمده

٧٠٤۔ اي ز وصلت قطره باران آمده ، از تنگ دریای در کان آمده

٧٠٥۔ اي ز وصلت ماهیان در زیر آب ، جمله خاموشند و جویان هم صواب

۶۹۲۔ آپ ہی کے وصل سے ہماری جان کباب بنی ہوئی ہے اور حضرت یوسفؑ کی طرح کنوئیں کے اندر قید ہے

۶۹۳۔ آپ ہی کے وصل سے ہماری جان آہ وفغاں میں مصروف ہے جیسے حضرت موسیٰؑ کا حال "لن ترانی" سن کر ہو گیا تھا۔

۶۹۴۔ زاہد آپکے وصل سے خوش ہیں اور اسکے ساتھ ہی حضرت داؤدؑ کی طرح غمزدہ بھی ہیں۔

۶۹۵۔ آپکے وصل سے علمائے کرام حضرت سلیمانؑ کی طرح کشمکش میں ہیں۔

۶۹۶۔ آپکے وصل سے عشاق سرگردان ہیں اور منصور کی طرح سولی کے نیچے آن کر اکٹھے ہو گئے ہیں۔

۶۹۷۔ آپکے وصل سے جانیں تاراج ہیں اور حضور پُر نور محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح ایک رات کو معراج حاصل کر چکی ہیں۔

۶۹۸۔ یہ کائنات جو ایک بحر بے پایاں کیطرح ہے اسمیں یہ آسمان آپ ہی کے وصل سے گردش کر رہا ہے۔

۶۹۹۔ آپ ہی کے وصل سے آسمان پر سورج اسقدر تیزی سے دوڑ رہا ہے کہ اُسے نہ سر کا ہوش ہے نہ پیر کا۔

۷۰۰۔ آپ ہی کے وصل سے آسمان کے تارے جستجو میں ہیں اور کوئی تھکاوٹ محسوس نہیں کرتے۔

۷۰۱۔ آپ ہی کے وصل سے ہوا آہ بلب ہے، اور آپ کے دربار میں ملتجی ہے۔

۷۰۲۔ آپ ہی کے وصل سے آگ غم سے جل رہی ہے اور پتھر کے اندر اپنا سر پھوڑ رہی ہے۔

۷۰۳۔ سمندر آپکے وصل سے جوش میں ہے، اور پھر آپ ہی کے عشق میں خاموش بھی ہو جاتا ہے

۷۰۴۔ آپ ہی کے وصل سے برسات کے قطرے برستے ہیں اور قعر دریا سے نکل کر جبل کی کان میں چلے جاتے ہیں

۷۰۵۔ آپکے وصل سے مچھلیاں پانی کے اندر خاموش بھی ہیں اور جستجو بھی کرتی رہتی ہیں۔

۷۰۶۔ اي ز وصلت مرغها اندر هوا | جان خود را صيد كرده از قفا
۷۰۷۔ اي ز وصلت جمله اشيا را ز بود | هر يكي را در لباس خود نمود
۷۰۸۔ اي ز وصلت گشته جمله بي خبر | از وجودِ خويش كلي شد بدر
۷۰۹۔ اي ز وصلت گشته لقمان بيقرار | جان من بستان و با من سر بدار
۷۱۰۔ اي ز وصلت گشته لقمان غرق خون | هر زمان بر خاك افتد سر نگون
۷۱۱۔ اي ز وصلت گشته لقمان سوخته | جبّه از عشق تو بر دوخته
۷۱۲۔ اي ز وصلت گشته لقمان با وصال | محو گشته در جمالِ ذو الجلال
۷۱۳۔ اي ز وصلت گشته لقمان در فنا | در فنا آمد بدرگاهِ بقا
۷۱۴۔ اي ز وصلت هر زمان حيران شده | در تحيّر نيز سرگردان شده
۷۱۵۔ اي ز وصلت غرق توحيد آمده | لا جرم در عين تجريد آمده
۷۱۶۔ اي ز وصلت عارف مطلق شده | عارفي رفت و تمامي حق شده
۷۱۷۔ من تو ايم و تو مني چند از دوئي | محو گشتم در تو و گم شد دوئي
۷۱۸۔ خود يكي بود و نبود آنجا دوئي | هم مني بر خيزد آنجا هم توئي
۷۱۹۔ چونكه لقمان فارغ آمد از دعا | پيش او شد بايزيدِ با صفا

۷۰۶۔ آپکے وصل سے ہوا میں پرندے اپنی جان کو خود ہی پیچھے سے آ کر شکار کر لیتے ہیں۔

۷۰۷۔ آپ ہی کے وصل سے تمام چیزیں پوشیدہ تھیں۔ پھر ان میں سے ہر ایک کو انکے اپنے الگ الگ لباس میں منظرِ عام پر لایا گیا۔

۷۰۸۔ آپ کے وصل سے سب پر محویت و استغراق کی کیفیت طاری ہے استقدر کہ سب نے اپنے آپکو فنا کر دیا ہے۔

۷۰۹۔ آپکے وصل سے لقمان بیقرار سے ہے اور التجا کرتا ہے کہ میری جان لیلے مگر میری طرف متوجہ ضرور ہو۔

۷۱۰۔ لقمان آپکے وصل سے نیم بسمل ہے اور ہر وقت اوندھے منہ خاک پر تڑپتا رہتا ہے۔

۷۱۱۔ آپکے وصل سے لقمان جل بھن چکا ہے اور اپنے جسم پر آپکے عشق کا لباس اوڑھ لیا ہے۔

۷۱۲۔ آپکے وصل سے لقمان کو وصال نصیب ہوا اور وہ آپکے جمالِ جہاں آرا میں محو و مستغرق ہو گیا۔

۷۱۳۔ آپکے وصل سے لقمان فنا ہو گیا اور فنا کے بعد بقا کے درجہ تک پہنچا۔

۷۱۴۔ آپکے وصل سے لقمان ہر وقت حیرت زدہ رہتا ہے اور حیرت زدگی کے عالم میں سرگرداں ہے۔

۷۱۵۔ آپکے وصل سے لقمان بحرِ توحید میں غرق ہو گیا اور اسی وجہ سے مقامِ تجرید تک پہنچا۔

۷۱۶۔ آپکے وصل سے لقمان عارف ہوا۔ پھر عرفان کی منزل ختم ہوئی اور وہ سراپا حق ہو گیا۔

۷۱۷۔ میں، آپ ہوں، اور آپ میں ہیں۔ دوئی کہاں ہے۔ میں جب آپکی ذات میں محو ہوا تو دوئی باقی کہاں رہی۔

۷۱۸۔ اصل میں بھی اسی ایک ہی کی ذات واحد تھی اور دوئی کا نام و نشان بھی نہ تھا۔ جہاں "من و تو" کا سوال اٹھتا ہے وہاں بھی دراصل تو ہی تو ہوتا ہے اور کوئی نہیں ہوتا۔

۷۱۹۔ جب لقمان دعا سے فارغ ہوئے تو بایزید ان کے سامنے گئے۔

۷۲۰۔ پس سلامش گفت و دست او بداست　　یکزمان بگرفت و پیش او نشست

۷۲۱۔ گفت ای مردِ خدائی کارگر　　صاحب سری و مردی دیده‌ور

۷۲۲۔ تو کمال خویش حاصِل کردهٔ　　بس ریاضتها و مشکل کرده

۷۲۳۔ نور تو از روی تو آمد پدید　　آنچه تو دیدی کسی دیگر نه دید

۷۲۴۔ صادق از حال تو ام آگاه کرد　　پس ز بغداد آمدم آزاد و فرد

۷۲۵۔ پوستین را آن امامِ پاکدین　　از برای تو فرستاده یقین

۷۲۶۔ پوستین را این زمان در پوش تو　　در رهِ توحید حق می کوش تو

۷۲۷۔ تو وصیت را بجا آور کنون　　زانکه هست آن کار مردِ ذوفنون

۷۲۸۔ در زمان پوشیده شیخ آن پوستین　　آن دمی بر حق آن مردِ یقین

۷۲۹۔ آن زمان اِستاد آنجا در نماز　　آن فقیرِ پاکباز و پُر نیاز

۷۳۰۔ حیرت آمد آن زمان بر وی مگر　　از وجودِ خویش کُلی شد بدر

۷۳۱۔ هفت شب تا روز سلطان بایزید　　بود آنجا با چنان حیرت بدید

۷۳۲۔ شیخ همچون واله و شیدا شده　　از وجودِ خویش بی پروا شده

۷۳۳۔ بعد از آن سلطان برفت در آن امام　　میهمان اِستاد بوده در قیام

۷۲۰۔ سلام کہا اور ہاتھ ملایا اور اس کے سامنے ہو کر بیٹھ گیا۔

۷۲۱۔ اور کہنے لگا کہ اے مردِ خدا! تو راز داں اور آنکھوں والا ہے۔

۷۲۲۔ سخت ریاضتیں اور مجاہدے کر کے تو درجۂ کمال تک پہنچ گیا ہے۔

۷۲۳۔ تیرا نور تیرے چہرہ سے ظاہر ہے۔ جو تو نے دیکھا ہے وہ کسی نے نہیں دیکھا۔

۷۲۴۔ مجھے تیرا حال صادق نے بتایا اور اسی لئے میں بغداد سے چل کر یہاں تک آیا ہوں۔

۷۲۵۔ اس امام پاک مشرب نے یہ پوستین تیرے لئے بھیجا ہے۔

۷۲۶۔ یہ پوستین ابھی پہن لے اور توحید میں مشغول ہو جا۔

۷۲۷۔ اس وصیت پر ابھی عمل کر کیونکہ یہ اس مرد منبر مسند (صادق) کا حکم ہے۔

۷۲۸۔ شیخ لقمان نے وہ پوستین اسی وقت پہن لیا۔

۷۲۹۔ پھر وہ پاکباز اور منکسر المزاج درویش نماز کے لئے کھڑا ہو گیا۔

۷۳۰۔ بایزید یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ شیخ لقمان نماز میں محویت کی وجہ سے اپنے وجود سے بھی بالکل بے خبر ہو گیا۔

۷۳۱۔ بایزید ستا دن تک وہیں رہا اور شیخ لقمان کو مسلسل اور متواتر نماز میں مشغول دیکھ کر حیرت زدہ رہ گیا۔

۷۳۲۔ شیخ لقمان اسیطرح عشق و محبت اور سوز و گداز کیساتھ نماز میں مشغول اور اپنے وجود سے بے خبر رہے۔

۷۳۳۔ آخر کار بایزید چلے گئے اور شیخ لقمان بدستور نماز میں مشغول رہے۔

۷۳۴۔ قرب تا چل سال او استادہ بود | بس عجائب حالتی افتادہ بود

۷۳۵۔ چونکہ باز آمد بحال خویشتن | اندران حالت نہ ما بود و نہ من

۷۳۶۔ از خودی خود بکلی رفتہ بود | نی کہ ہمچون ما و تو در پردہ بود

۷۳۷۔ این چنین رفتند اندر راہ دین | رہ روانی مرد در راہ یقین

۷۳۸۔ شیر مردان مرکب از رہ راندہ اند | واندرین گلخن خسیسان ماندہ اند

۷۳۹۔ ور تو مرد راہ عشقی راہ کن | ورنہ بنشین دست ازین کوتاہ کن

۷۴۰۔ شیر مردی باید این رہ را شگرف | تا کند غواصی این در بحر ژرف

۷۴۱۔ نیست کار بد دلان این راہ عشق | این کسی داند کہ ہست آگاہ عشق

۷۴۲۔ کار مردانست و شیران یقین | در گذشتن ہم ز کفر و ہم ز دین

۷۴۳۔ من درین اندیشہ بودم سالہا | لاجرم معلوم کردم حالہا

۷۴۴۔ ہیچکس از رہ نشانی وانداد | وانکہ راہ اوست خط بر جان نہاد

۷۴۵۔ ہر زمان این راہ بی پایان ترست | ہر زمان این درد بی درمان ترست

۷۴۶۔ ہیچکس از حال خود واقف نہ اند | جملہ سرگردان درین دریائی اند

۷۴۷۔ ای دریغا عمر رفت و وصل نی | ای دریغا فرع رفت و اصل نی

Scanned by CamScanner

۷۳۴۔ حتیٰ کہ وہ چالیس برس تک اسی طرح نماز میں کھڑے رہے یہ ایک عجیب عالم تھا جسکی کیفیت کو بیان نہیں کیا جا سکتا۔

۷۳۵۔ جب وہ اپنی اصل حالت میں آیا تو اسوقت "من و تو" یعنی دوئی اور غیریت کا پردہ چاک ہو چکا تھا۔

۷۳۶۔ وہ قطعی طور پر اپنا وجود کھو چکا تھا۔ ہماری اور تمہاری طرح کسی حجاب میں نہیں تھا۔

۷۳۷۔ یقین رکھنے والے سالک اسی طریقے سے دین کے راستہ پر گامزن ہوئے۔

۷۳۸۔ شیر مرد اپنا گھوڑا اسی طرح دوڑا کر منزل پر پہنچ گئے اور بزدل لوگ اسی دوزخ میں رہ گئے۔

۷۳۹۔ تو اگر مسلک عشق میں کامرد ہے تو اسی راستہ پر چل اور اگر ایسا نہیں کر سکتا تو عشق کا نام نہ لے۔

۷۴۰۔ اس راستہ پر چلنے کیلئے ایک شیر دمرد کی ضرورت ہے، جو عشق کے اس بحرِ عمیق میں غواصی کر سکے۔

۷۴۱۔ جن لوگوں کا دل صاف نہیں ہے وہ عشق کے راستہ پر نہیں چل سکتے۔ یہ رمز صرف وہی جان سکتا ہے جو عشق کی حقیقت سے آگاہ ہو۔

۷۴۲۔ کفر اور دین کو ترک کر دینا ایسے لوگوں کا کام ہے جو بہادر اور پختہ یقین رکھنے والے ہوں۔

۷۴۳۔ میں کئی برس تک یہ حقیقت معلوم کرنے کے پیچھے لگا رہا اور اسی وجہ سے آخر کار یہ حقیقت معلوم کر سکا۔

۷۴۴۔ مجھے کسی شخص نے اس راستہ کا نشان نہیں بتایا اور جس کو یہ راستہ معلوم تھا وہ اپنی جان کھو چکا تھا

۷۴۵۔ یہ راستہ لامحدود ہے اور ہر وقت لامحدود ہوتا چلا جاتا ہے اور یہ درد بھی لادوا ہے۔

۷۴۶۔ اس راستہ پر چلنے والا کوئی بھی شخص اپنے حال سے واقف نہیں ہے اور اس بحرِ عمیق میں سب کے سب سرگرداں ہیں

۷۴۷۔ افسوس! عمر گذر گئی اور وصل نصیب نہیں ہوا۔ افسوس شاخ بھی گئی اور جڑ بھی نہیں ملی۔

۷۴۸. اي دريغا در خودي وامانده ام | لاجرم در صد بلا درمانده ام

۷۴۹. اي دريغا نفس شومم ره نه برد | وز حريم وصلِ جانان برنخورد

۷۵۰. اي دريغا اي دريغا اي دريغ | من نديدم روي جانان اي دريغ

۷۵۱. اي دريغا حرف آن مردانِ مرد | ما نخوانده ايم و ما را نيست درد

۷۵۲. اي دريغا خرقه و سجاده ها | كه بما افتاده مستي داد ها

۷۵۳. اي دريغا رنگ شان و اشک شان | كين زمان بگرفته اند اين ناكسان

۷۵۴. اي دريغا صحبتِ مردان مرد | گه نديدم و بمردم ما بدرد

۷۵۵. اي دريغا پادشاهانِ شهان | هر يكي در راه دين صدر جهان

۷۵۶. اي دريغا عارفانِ باصفا | رفته الشان ما بمانديم از قفا

۷۵۷. اي دريغا صوفيانِ باصفا | رفته الشان و نرفتيم از جفا

۷۵۸. اي دريغا سالكانِ راه بين | راه رفتند و نبد ما را اليقين

۷۵۹. اي دريغا عاشقانِ باادب | محو در بحر اند ماندم خشک لب

۷۶۰. اي دريغا زاهدانِ با نياز | جمله در راهند و ما افتاده باز

۷۶۱. اي دريغا عالمانِ باعمل | شد يقين شان حاصل و ما در خلل

۷۴۸۔ افسوس! میں اپنی مستی میں کھو گیا اور اسی لئے سینکڑوں مصیبتوں میں پھنس گیا۔

۷۴۹۔ افسوس! میرے بدبخت نفس کو صحیح راستہ ہاتھ نہیں آیا اور اس نے محبوب کے وصل سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کیا۔

۷۵۰۔ افسوس! افسوس!! افسوس!!! میں نے محبوب کا چہرہ نہیں دیکھا۔ افسوس۔

۷۵۱۔ افسوس! ان مردوں کے درد کا حرف ہمنے نہیں پڑھا اور اسی لئے ہم عشق کے درد سے محروم ہو گئے۔

۷۵۲۔ افسوس! یہ خرقے اور یہ مصلے۔ کاش! ہمیں ان سے عشق کی سرمستی حاصل ہوتی۔

۷۵۳۔ افسوس! ان مردانِ خدا کا رنگ ڈھنگ، ان کا رونا دھونا اور ان کی آہ وزاری اس زمانہ میں چند نا اہل لوگوں نے اختیار کی ہوئی ہے۔

۷۵۴۔ افسوس کہ کبھی کسی مرد کی صحبت نصیب نہیں ہوئی اور ہم اسی رنج و افسوس ہی میں مر گئے۔

۷۵۵۔ افسوس کہ شاہوں کے شاہ یعنی عارف باللہ جن میں سے ہر ایک اس دنیا میں پیشوائے دین ہے۔

۷۵۶۔ افسوس کہ روشن ضمیر عارف سب کے سب آگے چلے گئے اور ہم پیچھے رہ گئے۔

۷۵۷۔ افسوس کہ صوفیانِ باصفا چلے گئے اور ہم اپنے نفس کی شامت سے رہ گئے۔

۷۵۸۔ افسوس کہ وہ سالک جنہیں راستہ کا پتہ تھا چلے گئے اور ہمیں اس راستہ کے سیدھے ہونے کا یقین نہیں آیا۔

۷۵۹۔ افسوس کہ عشاق جو ادب سے بہرہ ور تھے دریا کے اندر تیر رہے ہیں اور ہم پیاسے رہ گئے۔

۷۶۰۔ افسوس کہ وہ زاہد جو نیاز کیش تھے سب کے سب منزلِ مقصود کی طرف آگے بڑھ رہے ہیں اور ہم بیچ راستہ سے واپس آ گئے۔

۷۶۱۔ افسوس کہ عالم باعمل یقین کی دولت سے فیضیاب ہوئے اور ہم تذبذب میں مبتلا ہو گئے۔

۷۶۲۔ ای درلیغا رہ روانِ لامکان — جملہ در سیر اند و ما در خاکدان
۷۶۳۔ ای درلیغا راہِ تحقیق و عیان — عارفان دیدند ما نادیدگان
۷۶۴۔ ای درلیغا نفسِ ما در معصیت — خوی کردہ است و بری از معرفت
۷۶۵۔ ہر صفت کز نفس می آید پدید — اندران عالم بتو خواہد رسید
۷۶۶۔ گر تو نفس خویش را فرمان بری — صد ہزاران تیر از شیطان خوری
۷۶۷۔ ور ترا علم و ادب باشد صفت — باز بینی اندران صد معرفت
۷۶۸۔ ور در اینجا باشدت وحدت صفات — و اندر آنجا پیش آید نور ذات
۷۶۹۔ ور در اینجا جہل و نادانی بود — اندران عالم پشیمانی بود
۷۷۰۔ ور درین عالم بود و کبر و نفاق — اندران عالم شوی عاصی و عاق
۷۷۱۔ ور درین عالم بدی پر بخل و کین — اندران عالم شوی خوار و حزین
۷۷۲۔ گر ترا اینجا بود ذوقِ فریب — اندران عالم بمانی در حجیب
۷۷۳۔ آتش دوزخ حجاب راہ دان — این سخن را از دل آگاہ دان
۷۷۴۔ ہر کہ او اینجا ز وصلت باز ماند — تو یقین میدان کہ اندر آز ماند
۷۷۵۔ ہر کہ او خود را فنائی کل نساخت — اندر آنجا او بقائی کل نیافت
۷۷۶۔ ہر کہ او اینجا رخِ جانان ندید — باشد آنجا کور و حیران و پلید

۷۶۲۔ افسوس کہ لامکاں کے مسافر سب کے سب عالمِ بالا کی سیر کر رہے ہیں اور ہم زمین پر پڑے ہیں۔

۷۶۳۔ افسوس کہ حقیقت کا راستہ عارفانِ کامل کو صاف نظر آ گیا اور ہم اسکے دیکھنے سے محروم رہ گئے۔

۷۶۴۔ افسوس کہ ہمارا نفس نافرمانی کا عادی ہو گیا ہے اور عرفان سے بیزار ہے۔

۷۶۵۔ اس جہاں میں نفس سے جو فعل بھی سرزد ہوتا ہے اُس جہاں میں تجھے اس کی جزا ضرور ملے گی۔

۷۶۶۔ تو اگر اپنے نفس کا فرماں بردار ہے تو تجھے شیطان کے لاکھوں تیر برداشت کرنے پڑیں گے۔

۷۶۷۔ اگر تو علم وادب سے بہرہ ور ہے تو تجھے ان کی بدولت معرفت حاصل ہو گی۔

۷۶۸۔ اگر اس دنیا میں تو وحدت کا قائل ہے تو تجھے اس جہاں میں ذاتِ حق کا نور پیش آئے گا۔

۷۶۹۔ اگر اس دنیا میں تو جاہل اور نادان رہ گیا تو اس جہاں میں تجھے پشیمان ہونا پڑے گا۔

۷۷۰۔ اگر تو اس دنیا میں تکبر کریگا اور دل میں نفاق رکھیگا تو اُس جہاں میں سرکش اور نافرمان شمار کیا جائیگا۔

۷۷۱۔ اگر تو اس دنیا میں بخیل اور کینہ پرور ہو گا تو اس جہاں میں رسوا اور غمناک ہو گا۔

۷۷۲۔ اگر تو اس دنیا میں فریبی ہو گا تو اس جہاں میں حجاب کے اندر رہیگا یعنی اللہ تعالیٰ کے دیدار سے محروم ہو گا۔

۷۷۳۔ دوزخ کی آگ منزلِ مقصود تک پہنچنے کے راستہ میں رکاوٹ ہے۔ اس نکتہ کو اچھی طرح سے سمجھ لے۔

۷۷۴۔ جو شخص اس دنیا میں قربِ الٰہی سے محروم رہا سمجھ لے کہ وہ حریص تھا۔

۷۷۵۔ جس شخص نے اس دنیا میں عاجزی نہیں کی وہ اُس جہان میں اللہ تعالیٰ کے دیدار سے محروم ہو گا

۷۷۶۔ جس شخص نے اس دنیا میں محبوب کا دیدار نہیں کیا وہ اُس جہان میں اندھا، حیران اور پلید ہو گا۔

۷۷۷. هرکه اینجا از وجودِ خود بمرد　　اندران جا آتشِ سوزان ببرد

۷۷۸. بود منصوری عجب شوریده حال　　در رهِ تحقیق او را صد کمال

۷۷۹. حال او حالی عجب بود ای پسر　　نی چو حال این خسانِ بی خبر

۷۸۰. از رموز سرِ حق بی پرده بود　　نی که همچون ما و تو گم کرده بود

۷۸۱. او شرابِ وصلِ حق نوشیده بود　　دائما از شوق حق جوشیده بود

۷۸۲. او یقینِ خویش حاصل کرده بود　　در یقینِ خویش واصل کرده بود

۷۸۳. ره بتحقیق حقیقی برده بود　　لاجرم از جسم کُلّی مرده بود

۷۸۴. او رهِ گنجِ معانی برده بود　　نی که همچون ما و تو در پرده بود

۷۸۵. عاشقِ صادق بُد آن بحرِ صفا　　عارفِ صادق بُد آن کانِ وفا

۷۸۶. در علومِ دین وقوفی داشت او　　هیچ علمی را فرو نگذاشت او

۷۸۷. عالمان از علمِ او در مانده اند　　عارفان از عرفِ او وا مانده اند

۷۸۸. سالکان دیده سلوکِ آن کریم　　جمله پیچیده سر اندر گلیم

۷۸۹. عاشقان از عشق او حیران شدند　　هر دم از نوعی دگر پیچان شدند

۷۹۰. صادقان از صدق او خونِ جگر　　سالها خوردند کس را نی خبر

۷۹۱. زاهدان از زهد او رسوا شدند　　وز خیالِ زهدِ او شیدا شدند

۷۷۷۔ جس شخص نے اس دنیا میں اپنے آپکو فنا نہیں کیا وہ اس جہان میں دوزخ کی آگ میں جلے گا۔

۷۷۸۔ منصور ایک عجیب سرمست تھا اور تحقیق کے معاملہ میں اُسے سینکڑوں کمالات حاصل تھے۔

۷۷۹۔ اسکا حال بھی ایک عجیب حال تھا لیکن اِن بیوقوف لوگوں کی طرح نہیں تھا۔

۷۸۰۔ وہ اللہ تعالیٰ کے اسرار کو اچھی طرح جانتا تھا۔ ہماری اور تمہاری طرح بے خبر نہیں تھا۔

۷۸۱۔ اس نے اللہ تعالیٰ کے وصل کی شراب پی تھی اور اللہ تعالیٰ کے عشق سے ہمیشہ پُر جوش اور سرمست رہتا تھا۔

۷۸۲۔ اُس نے اصل حقیقت کو جان لیا تھا۔ اُسے اس بات کا پورا پورا الیقین تھا اور اپنے یقین میں وہ انتہا کو پہنچا ہوا تھا۔

۷۸۳۔ اُس نے معرفت کی منزل کو پالیا تھا اسی وجہ سے وہ جسمانی طور پر فانی ہو چکا تھا۔

۷۸۴۔ اس کو حقیقت کے خزانہ کا راستہ مل گیا تھا وہ ہماری اور تمہاری طرح اصل حقیقت سے بے خبر نہیں تھا۔

۷۸۵۔ وہ بحرِ صفا ایک سچا عاشق تھا۔ وہ معدنِ وفا ایک سچا عارف تھا۔

۷۸۶۔ وہ علوم دین سے بھی اچھی طرح واقف تھا اور کوئی علم اُس نے نہیں چھوڑا تھا۔

۷۸۷۔ علماء علوم وفنون میں اور عارف سلوک و معرفت میں اسکے درجہ تک پہنچنے سے قاصر ہیں۔

۷۸۸۔ سالکوں نے جب ان کے سلوک کی منزل کو دیکھا تو سب نے سرِ تسلیم خم کر دیئے

۷۸۹۔ عشاق ان کا عشق دیکھ کر حیرت زدہ رہ گئے اور ہر وقت پیچ وتاب کھانے لگے۔

۷۹۰۔ جو سالک صدق کے درجہ پر فائز تھے وہ انکا صدق دیکھ کر سالہا سال تک خونِ جگر پیتے رہے لیکن انکے مقام کی بلندی کو نہ معلوم کر سکے۔

۷۹۱۔ زاہد ان کا زہد دیکھ کر شرمسار ہوئے اور ان کے زہد کا تصور کر کے پریشان ہو گئے۔

۷۹۲۔ حال او حالی عجب بود ای فقیر | او بمعنی و بصورت بی نظیر
۷۹۳۔ بود پنجہ سال او اسرار پوش | ناگہان از وی برآمد صد خروش
۷۹۴۔ زد انا الحق سر حق پیدا بکرد | جملۂ بغداد پُر غوغا بکرد
۷۹۵۔ اہلِ تقلید آن زمان برخاستند | از برائی خویش فتوی ساختند
۷۹۶۔ سیصد و ہفتاد تن از عالمان | جملہ بر کاغذ بنشتند آنزمان
۷۹۷۔ کین زمان حلاج کافر گشتہ است | از طریقِ دین ما برگشتہ است
۷۹۸۔ یا کہ برگردد ازین کفر عیان | ورنہ خونش ما بریزیم این زمان
۷۹۹۔ جملۂ بغداد پُر غوغا شدہ است | او بکفرِ خویشتن رسوا شدہ است
۸۰۰۔ بعد ازآن نزد خلیفہ آمدند | کام خود را از خلیفہ خواستند
۸۰۱۔ وانمودند حالِ او منصور را | صاحب سر آن شہ سیفور را
۸۰۲۔ چون خلیفہ واقفِ آن کار شد | در دلِ او صد ہزاران خار شد
۸۰۳۔ زانکہ دائم او محب او بُدی | کام دل از گفتہ او بستدی
۸۰۴۔ چند کتب از گفتۂ او دیدہ بود | سر مخفی را بجان بخریدہ بود
۸۰۵۔ لیکن از ترس عوام و عالمان | منع نتوانست کردن آنزمان
۸۰۶۔ من ہمی دانم کہ او در مردِ خدا ست | فارغ از کفر و نفاق و از ہواست

۷۹۲۔ اے درویش! اس کا حال بھی عجیب تھا۔ وہ ظاہر خواہ باطن میں بے مثل تھے۔

۷۹۳۔ پچاس سال تک اس کا راز پردہ میں رہا۔ اچانک اس سے چیخیں نکل گئیں۔

۷۹۴۔ اُسنے "انا الحق" کا نعرہ لگایا اور اسرارِ الٰہی کو بے نقاب کر دیا جس سے تمام بغداد میں شور و غل برپا ہو گیا

۷۹۵۔ مذہب کے پیرو اُٹھے اور انہوں نے ایک فتویٰ لکھا۔

۷۹۶۔ اور تین سو ستّر علماء نے اس پر دستخط کیے۔

۷۹۷۔ انہوں نے فتویٰ دیا تھا کہ حلاّج کافر ہو گیا ہے اور ہمارے دین سے منحرف ہو چکا ہے۔

۷۹۸۔ اُسے اس علانیہ کفر سے تائب ہو جانا چاہیئے ورنہ ہم اسے اِسی وقت قتل کر دینگے۔

۷۹۹۔ تمام بغداد میں شور و غل مچا ہوا ہے اور وہ اپنے کفر کی وجہ سے رسوا ہو چکا ہے۔

۸۰۰۔ اسکے تمام علماء خلیفہ کے پاس پہنچے اور ان سے اپنا مقصد حاصل کرنا چاہا۔

۸۰۱۔ منصور جو راز داں اور سیہ پوش تھا، علماء نے اس کا تمام حال خلیفہ سے بیان کر دیا۔

۸۰۲۔ جب خلیفہ تمام حال سے آگاہ ہوا تو ان کے دل میں غصہ بھر گیا۔

۸۰۳۔ کیونکہ وہ ہمیشہ منصور سے محبت کرتے اور اسکے اقوال سے اپنے دل کی مرادیں حاصل کرتے تھے۔

۸۰۴۔ منصور کے کہنے پر خلیفہ نے چند کتابوں کا مطالعہ کیا تھا اور پوشیدہ رازوں کو جان لیا تھا۔

۸۰۵۔ لیکن اسوقت خلیفہ علماء اور عوام کے ڈر سے منصور کے خلاف علماء کے فتویٰ کی تردید نہیں کر سکتے تھے۔

۸۰۶۔ اور وہ دل میں کہتے تھے کہ میں جانتا ہوں کہ وہ مردِ خدا[۱] ہے اور کفر و نفاق اور حرص و ہوس سے پاک ہے۔

---

[۱] حسین بن منصور حلاج جنہیں انا الحق کہنے پر سولی پر چڑھایا گیا۔

۸۰۷. پس بفرمود او که در زندان برند — بو که باز آید از این آن مستمند

۸۰۸. بعد از آن منصور در زندان نشست — بود در زندان بقومی پای بست

۸۰۹. چارصد تن بود در زندان به بند — چون در آنجا رفت شیخ هوشمند

۸۱۰. شب در آمد گفت ای زندانیان — اندرین زندان چرا آئید این زمان

۸۱۱. جمله بر گفتند حال یکدگر — گرچه افتادیم ما در این خطر

۸۱۲. بعد از آن منصور گفت ای مردمان — ما ترا آزاد کردیم این زمان

۸۱۳. مردمان گفتند ما در بند سخت — کی توانم رفت از اینجا نیکبخت

۸۱۴. شیخ آدم دست را افشاند زود — جمله شان را بند از هم بر کشود

۸۱۵. بعد از آن گفتند درها بسته اند — ما در اینجا زار و خوار و مستمند

۸۱۶. چون رویم ای پیشوای سالکان — چونکه درها بسته و ما هالکان

۸۱۷. پس اشاره کرد آن مرد صفا — رخنه ها شد اندر آن دیوارها

۸۱۸. چارصد رخنه بشد پیدا پدید — هر یکی از رخنه بیرون دوید

۸۱۹. چونکه زندانبان بدید آن حال کار — پیش آمد و آنگهی بگریست زار

۸۲۰. دست و پای شیخ را او بوسه داد — بارها سر بر کف پایش نهاد

۸۲۱. گفت ای شیخ بزرگ و خرد دان — تو برو برخیز همچون دیگران

۸۰۷۔ آخر خلیفہ نے حکم دیا کہ اُسے قید خانہ میں ڈالدیا جائے شاید کہ وہ اپنے عقیدہ سے باز آجائے۔
۸۰۸۔ اسکے بعد منصور قید خانہ میں پہنچ گئے اور دوسرے لوگوں کے ساتھ اور انہی کی طرح اس کو بھی پاؤں میں زنجیر ڈال دی گئی۔

۸۰۹۔ جسوقت منصور کو قید خانہ میں ڈالدیا گیا تھا اسوقت وہاں چار سو قیدی اور بھی قید تھے۔

۸۱۰۔ جب رات ہوئی تو منصور نے قیدیوں سے پوچھا کہ تم لوگ قید خانہ میں کیوں ڈالدیئے گئے ہو۔

۸۱۱۔ تمام قیدیوں نے اپنا اپنا حال بیان کیا کہ ہمیں کیوں قید خانہ میں رکھا گیا ہے۔
۸۱۲۔ منصور نے حال سنکر قیدیوں سے کہا کہ جاؤ میں نے تم کو آزاد کر دیا۔

۸۱۳۔ قیدیوں نے کہا کہ ہم زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں، کیسے جا سکتے ہیں۔

۸۱۴۔ منصور نے اسی وقت اپنے ہاتھ کو ہلایا تو ان کی زنجیریں کھل گئیں۔

۸۱۵۔ قیدیوں نے پھر کہا کہ دروازے بند ہیں اور ہم یہاں پریشان حال پھر رہے ہیں۔

۸۱۶۔ اے امام السالکین! اب جبکہ دروازے بند ہیں ہم کیسے جائیں۔ ہمیں شاید یہیں مرنا ہوگا۔

۸۱۷۔ اس پر اُس روشن دل درویش نے اشارہ کیا تو دیواروں میں سوراخ ہو گئے۔

۸۱۸۔ دیواروں میں چار سو سوراخ پیدا ہو گئے اور ہر قیدی ایک ایک سوراخ میں سے باہر نکل گیا۔

۸۱۹۔ جب قید خانہ کے داروغہ نے یہ حال دیکھا تو وہ منصور کے سامنے آکر رونے لگا۔

۸۲۰۔ اسکے ہاتھ پاؤں چومنے لگا اور بار بار اپنا سر اُس کے پاؤں پر رکھنے لگا۔
۸۲۱۔ اور کہنے لگا کہ اے باریکیوں پر نظر رکھنے والے بہت بڑے بزرگ تم بھی اٹھو اور دوسرے قیدیوں کی طرح باہر نکل جاؤ۔

۸۲۲. گفت من آگه شدم از سر کار — مي نیارم رفت جز در پای دار
۸۲۳. تا که جمله سالکان آگه شوند — در طریقِ عشقِ حق پاره شوند
۸۲۴. بعد از آن گفتش که برخیز و برو — تا که یکدم با خود آییم از گرو
۸۲۵. چونکه در زندان برفت آن مرد دین — در مناجات آمد از راهِ یقین
۸۲۶. گفت اي دارندهٔ کون و مکان — غیر تو خود نیست در هر دو جهان
۸۲۷. گفت اي دارندهٔ لوح و قلم — اینجهان و آنجهان از تو علم
۸۲۸. گفت اي دارندهٔ عرشِ مجید — عرش و کرسی هم ز نورت شد پدید
۸۲۹. گفت اي پیدا و پنهان آمده — خلق عالم از تو حیران آمده
۸۳۰. گفت اي آرام جانِ عاشقان — هم توئی درمان دردِ بیدلان
۸۳۱. گفت اي هر دم بروئی آمده — عاشقان از تو چو موئی آمده
۸۳۲. اي وصالت آتشي افروخته — هر چه غیر تست کلی سوخته
۸۳۳. اي وصالت آتش اندر ما زده — جان ما در ورطهٔ یغما زده
۸۳۴. اي وصالت عاشقان دریافته — جان خود را اندرین ره باخته
۸۳۵. اي وصالت عاشقان بشناخته — مرکبِ معنی درین ره تاخته
۸۳۶. اي وصالت آرزوی جانِ من — آتشي زد در دلِ ویران من

۸۲۲۔ منصور نے کہا مجھے اصل حقیقت کا علم ہے۔ میں پھانسی کے تختہ کے سوائے اور کہیں بھی نہیں جا سکتا۔

۸۲۳۔ تاکہ تمام سالکان کو آگاہی حاصل ہو جائے اور کبھی عشق میں اپنے آپ کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیں۔

۸۲۴۔ اسکے بعد منصور نے قیدخانہ کے داروغہ سے کہا کہ اب تم اٹھو اور یہاں سے چلے جاؤ تا کہ میں یکسوئی حاصل کروں اور اس قیدخانہ کا خیال اپنے دل سے نکال دوں۔

۸۲۵۔ پھر منصور اٹھ کر اپنے قیدخانہ کی کوٹھری میں چلا گیا اور اطمینانِ قلب کے ساتھ اپنے رب کے حضور میں مناجات کرنے لگا۔

۸۲۶۔ اور کہا کہ اے اس کائنات کا نظام چلانے والے! آپکے سوائے دو جہان میں اور کوئی نہیں ہے۔

۸۲۷۔ اے لوح و قلم کے سنبھالنے والے! یہ جہان بھی اور وہ جہان بھی آپ ہی کے نقش اور نشانیاں ہیں۔

۸۲۸۔ اے عرش اعظم کے سنبھالنے والے! عرش اور کرسی آپ ہی کے نور سے ظہور پذیر ہوتے ہیں۔

۸۲۹۔ آپ ظاہر بھی ہیں اور پوشیدہ بھی ہیں اور اسی لئے تمام مخلوق حیران ہے۔

۸۳۰۔ اے عشاق کے قلب و روح کے آرام! عشاق کے دردِ دل کے علاج بھی آپ ہی ہیں۔

۸۳۱۔ آپ ہر وقت صورت بدلکر ظہور پذیر ہوتے ہیں اور عشاق سوز و گداز کی وجہ سے بال برابر ہو گئے ہیں۔

۸۳۲۔ آپکے وصال نے آگ لگا دی ہے اور ماسویٰ اللہ کو جلا کر بالکل خاکستر کر دیا ہے۔

۸۳۳۔ آپکے قرب اور وصال نے ہمارے اندر آگ بھڑکا دی ہے اور ہماری جان کو ہلاکت کے گرداب میں ڈالدیا

۸۳۴۔ عشاق نے آپکا وصال حاصل کر لیا اور اسی جدوجہد میں اپنی جان کو قربان کر دیا۔

۸۳۵۔ آپکے وصال کی قدر و قیمت کو عشاق نے سمجھا ہے اور اسی لئے انہوں نے اپنا گھوڑا اس راہ پر دوڑایا ہے۔

۸۳۶۔ آپکا وصال میری جان کی عین تمنا ہے جس نے میرے دل کے اندر آگ بھڑکا دی ہے۔

۸۳۷- ای وصالت کرده شیدائی مرا — ای وصالت داده بینائی مرا

۸۳۸- ای وصالت نیستی نیستان — ای وصالت هست گشته در جهان

۸۳۹- ای وصالت صادقان صادق شده — در طریقِ صدق خود لائق شده

۸۴۰- ای وصالت طالبان در جستجو — اندرین ره آمده در گفتگو

۸۴۱- ای وصالت سالکان و ره روان — جمله در راه اند و از ره بی نشان

۸۴۲- ای وصالت زاهدان در زهد خویش — هر زمان تعزیر زهد آرند پیش

۸۴۳- ای وصالت عالمان در های و هوی — در رهِ تقلید بشگافند موی

۸۴۴- ای وصالت انبیا را هوش دار — هر یکی را داده صد علم آشکار

۸۴۵- ای وصالت اولیا را داده حال — ذات ایشان ماورائی قیل و قال

۸۴۶- ای وصالت آسمان و هم زمین — هست در تسبیح رب العالمین

۸۴۷- ای وصالت ماه را چاکی زده — گاه بدر و گه هلالی آمده

۸۴۸- ای وصالت کوکبان حیران شده — واندرین ره جمله در سیران شده

۸۴۹- ای وصالت شمس را دریافته — نور او بر جمله عالم تافته

۸۵۰- ای وصالت باد و آتش را بهم — داده وصلت از رهِ لطف و کرم

۸۵۱- ای وصالت بحر را بگداخته — هر زمان دُری دگر پرداخته

۸۳۷۔ آپکے وصال نے مجھے مدہوش کر دیا ہے اور مجھے بصیرت بخش دی ہے۔

۸۳۸۔ آپکا وصال مردہ لوگوں کیلئے موت کا پیغام ہے، اور دنیا کے اندر صرف آپکا وصال ہی ہے اور کچھ بھی نہیں ہے۔

۸۳۹ آپکا وصال سچائی رکھنے والوں کے لئے سچائی کا پیغام ہے اور اپنی سچائی کی وجہ سے یہ بڑی قابلِ قدر چیز ہے۔

۸۴۰۔ طالب، آپکے وصال کی جستجو میں لگے ہوئے ہیں اور دن رات یہی تذکرہ کرتے رہتے ہیں۔

۸۴۱۔ آپکے وصال کی جستجو کرنے والے راستہ میں ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ ابھی ان کو راستہ کا پورا پتہ بھی نہیں ہے۔

۸۴۲۔ آپکے وصال کیخاطر زاہد دن رات زہد میں مصروف ہیں اور ہر وقت اپنے زہد کے نئے نئے عذر پیش کرتے ہیں۔

۸۴۳ آپکے وصال کی خاطر علماء بحث و تکرار میں مشغول رہتے ہیں اور تقلید کی راہ میں موشگافیاں کرتے رہتے ہیں۔

۸۴۴۔ آپکے وصال نے انبیائے کرام کو عقلِ سلیم بخشی ہے اور ہر ایک کو سینکڑوں علوم عطا کئے ہیں۔

۸۴۵ آپکے وصال نے اولیاء کو جذب و سرمستی کی کیفیت بخشی ہے اور انکی ذات بحث و تکرار سے بالاتر ہے۔

۸۴۶۔ آپکے وصال سے آسمان اور زمین ہر وقت تسبیح و تہلیل میں مصروف رہتے ہیں۔

۸۴۷ آپکے وصال سے چاند کا دل چاک ہو گیا ہے اور وہ کبھی بدر بنتا ہے اور کبھی ہلال کی شکل میں نمودار ہوتا ہے۔

۸۴۸۔ آپکے وصال سے تارے حیران اور وصال کی جدوجہد میں سرگرداں ہیں۔

۸۴۹۔ سورج بھی آپ ہی کے وصال کا ایک کرشمہ ہے جو اپنے نور سے ساری دنیا کو منور کرتا ہے۔

۸۵۰۔ آپکے وصال نے ہوا اور آگ کو اپنے لطف و کرم سے آپس میں ملا دیا ہے۔

۸۵۱۔ آپکے وصال نے سمندر میں گداز پیدا کر دیا ہے اور ہر وقت اُن میں سے ایک نیا موتی پیدا ہوتا ہے۔

۸۵۲- اي وصالت کوه را درگل زده — صد هزاران عقبه اش در دل زده

۸۵۳- اي وصالت در درختان آمده — صد هزاران میوهٔ الوان آمده

۸۵۴- اي وصالت سرّ دریای قدم — صد هزاران دُر برآورد از عدم

۸۵۵- اي وصالت آشکارا و نهان — اي وصالت نی نهان و نی عیان

۸۵۶- اي وصالت انبیاء و اولیا — اي وصالت صوفیانِ باصفا

۸۵۷- اي وصالت عاشقان و عارفان — اي وصالت صالحان و صادقان

۸۵۸- اي وصالت عاملان و عالمان — اي وصالت زاهدان و مخلصان

۸۵۹- اي وصالت از جهان بیرون شده — اي وصالت عالم بیچون شده

۸۶۰- اي وصالت اینجهان و آن جهان — اي وصالت هم نهان و هم عیان

۸۶۱- اي وصالت هر دو عالم سوخته — اي وصالت جانِ ما را کوفته

۸۶۲- اي وصالت روشنائی جهان — اي وصالت حاصلِ صاحبدلان

۸۶۳- اي وصالت غم گداز مفلسان — اي وصالت شمع جانِ بیکسان

۸۶۴- اي وصالت رهنمائی سالکان — اي وصالت درگشائی طالبان

۸۶۵- اي وصالت سوز مشتاقان شده — اي وصالت وصل عشاقان شده

۸۶۶- اي وصالت صدق صدیق آمده — اي وصالت عین تحقیق آمده

۸۵۲۔ آپکے وصال نے پہاڑ کو زمین میں دھنسا دیا ہے اور اسکے اندر لاکھوں گھاٹیاں اور دشوار گزار راستے بنا دیئے ہیں

۸۵۳۔ آپکے وصال نے درختوں کو بھی متاثر کیا ہے اور ان سے ہزاروں قسم کے رنگ برنگ میوے پیدا ہوتے ہیں۔

۸۵۴۔ آپکا وصال ازل سے بھی پہلے کا ایک راز ہے جس نے دریائے عدم سے لاکھوں موتی پیدا کیئے ہیں۔

۸۵۵۔ آپکا وصال ظاہر بھی ہے اور پوشیدہ بھی اور آپکا وصال نہ ظاہر ہے اور نہ پوشیدہ۔

۸۵۶۔ انبیاء، اولیاء، اور صوفیا آپ کے وصال کے مظہر ہیں۔

۸۵۷۔ عشاق، عارف، صالح اور صادق سب کے سب آپکے وصال کے مظہر ہیں۔

۸۵۸۔ عامل، عالم، زاہد اور مخلص بھی آپ ہی کے وصال کے مظہر ہیں۔

۸۵۹۔ آپکا وصال اس دنیا میں سما نہیں سکتا۔ آپکے وصال کا عالم ایک بے مثال عالم ہے۔

۸۶۰۔ یہ جہان اور وہ جہان آپکا وصال ہی ہے جو ظاہر بھی ہے اور پوشیدہ بھی۔

۸۶۱۔ آپکے وصال نے دونوں جہاں پھونک دیئے اور ہماری جان کو بیں کر رکھ دیا۔

۸۶۲۔ آپکا وصال اس جہاں کیلئے نور ہے اور صاحبدلوں کے لئے سرمایہ حیات۔

۸۶۳۔ آپکا وصال مسکین لوگوں کا غم زائل کرتا ہے اور بے آسرا لوگوں کے دلوں کو روشنی بخشدیتا ہے۔

۸۶۴۔ آپکا وصال سالکانِ طریقت کا رہنما ہے اور طالبانِ راہ پر بند دروازے کھول دیتا ہے۔

۸۶۵۔ آپکا وصال آپکے مشتاقانِ جمال کیلئے سوز کا باعث بھی ہے اور قرب کا بھی۔

۸۶۶۔ آپکا وصال صدیقِ اکبر کا صدق ہے اور ایک تسلیم شدہ اور تحقیق شدہ حقیقت بھی۔

۸۶۷۔ ای وصالت ترک و تجرید آمده
ای وصالت گنجِ توحید آمده

۸۶۸۔ ای وصالت اوّلین و آخرین
ای وصالت ظاہرین و باطنین

۸۶۹۔ ای وصالت وصل من دریافتہ
لاجرم در وصل جانرا باختہ

۸۷۰۔ ای وصالت کرده در زندان مرا
ای وصالت گم شده ہجران مرا

۸۷۱۔ ای وصالت گشتہ برمن آشکار
می بُرد فردا مرا در پای دار

۸۷۲۔ بار دیگر عالمان جمع آمدند
جملہ اندر قصد آن شمع آمدند

۸۷۳۔ صد ہزاران خلق در غوغا و شور
بر درِ زندان دویدند از غرور

۸۷۴۔ شبلی آمد آن زمان پیشش نشست
گفت ای مردِ خدا ایزد پرست

۸۷۵۔ سراسرار ے چرا کردی عیان
لاجرم سرانہادی در جہان

۸۷۶۔ گر سرت باید تو ترک سر بکن
ور سرت باید تو ترکِ در بکن

۸۷۷۔ بعد ازاں او گفت ای شیخِ رفیق
من فتادم در یکی بحرِ عمیق

۸۷۸۔ محو شد اجزائی من کلی بہم
فارغم از شادی واز خوف و غم

۸۷۹۔ گنج پنہانم درین جسم آدمم
سر اعیانم درین اسم آدمم

۸۸۰۔ من وجودِ خویش را فانی کنم
در لقای حق بحق باقی کنم

۸۸۱۔ من باسرار آورم این جسم را
پس بگفتار آورم این اسم را

۸۶۷۔ آپکا وصال ترک اور تجرید کا باعث ہے۔ آپکا وصال توحید کا خزانہ ہے۔

۸۶۸۔ آپکا وصال ہی سب سے پہلی اور سب سے آخری چیز ہے اور آپکا وصال ظاہر بھی ہے اور باطن بھی۔

۸۶۹۔ آپکے وصال کو آخر کار میری وصل کی تمنا نے حاصل کر لیا، اور اسی وجہ سے مینے اپنی جان کی قربانی دیدی۔

۸۷۰۔ آپ ہی کے وصال نے مجھے قید خانہ میں ڈالدیا ہے، اور آپکے وصال سے میرے فراق کے ایام ختم ہو گئے ہیں۔

۸۷۱۔ آپکے وصال کی اصلیت مجھ پر واضح ہوگئی۔ یہ آپ ہی کا وصال ہے، جو مجھے پھانسی کے تختہ پر لیجا رہا ہے۔

۸۷۲۔ بغداد کے علماء دوبارہ اکٹھے ہوئے اور یہ سب کے سب اس شمع توحید کیلئے آئے تھے۔

۸۷۳۔ لاکھوں انسان شور و غل مچا رہے تھے اور قید خانہ کی طرف دوڑتے چلے جا رہے تھے۔

۸۷۴۔ اسوقت شیخ شبلی منصور کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ اے خدا پرست درویش۔

۸۷۵۔ تو نے یہ اہم ترین راز کیوں ظاہر کیا اسی لئے تو اب تمہاری جان خطرہ میں پڑ گئی ہے

۸۷۶۔ تو اگر اس راز کو اپنی جان سے عزیز سمجھتا ہے تو تجھے اپنا سر قربان کرنا پڑیگا اور اگر اپنی جان کو عزیز سمجھتا ہے تو تجھے اپنے محبوب کا دروازہ چھوڑ دینا پڑے گا۔

۸۷۷۔ منصور نے کہا کہ اے میرے ساتھی! میں تو اپنے آپکو اب ایک گہرے سمندر میں محسوس کر رہا ہوں۔

۸۷۸۔ میرے وجود کا ذرہ ذرہ تحلیل اور فنا ہو چکا ہے اور میں خوشی اور غم سے آزاد ہو چکا ہوں۔

۸۷۹۔ میں ایک پوشیدہ خزانہ ہوں جو اس جسم میں آیا ہوا ہوں میں اس کائنات کا راز ہوں جو منصور نام رکھکر ظہور پذیر ہوا ہوں۔

۸۸۰۔ میں اب اس وجود کو فنا کر کے ذاتِ حق کا دیدار کرنا چاہتا ہوں اور اپنے آپ کو ذاتِ حق سے واصل کر کے بقائے دوام حاصل کرنا چاہتا ہوں۔

۸۸۱۔ میں پہلے اس جسم کو معدوم کرنا چاہتا ہوں اور اسکے بعد اُس ہستی کو لوٹنے پر آمادہ کرنا چاہتا ہوں جسکا نام اس مادّی جسم پر رکھا گیا ہے۔

۸۸۲۔ تا بدانند عاشقانِ سوخته　　اسم اعظم گفت بر تن دوخته

۸۸۳۔ من برای جمله عالم آمدم　　لاجرم در عین تحقیق آدمم

۸۸۴۔ من برای کل اشیا آمدم　　لاجرم در نفس آدم آمدم

۸۸۵۔ جسم خود در راهِ حق در باختم　　سرِ معنیٰ را بجان بشناختم

۸۸۶۔ اولین و آخرین من بوده ام　　ظاهرین و باطنین من بوده ام

۸۸۷۔ یک در دریای خون غوطه زدم　　بعد ازان سازم وضو در خون شدم

۸۸۸۔ مردمان گفتند این چه دیده　　روی خود در خون چرا آلوده

۸۸۹۔ گفتم این دم میگذارم این نماز　　پس وضو سازم بخون پاکباز

۸۹۰۔ این نمازِ عشق را اینجا وضو　　راست ناید جز بخونِ پاکرو

۸۹۱۔ این بگفت این چنین شد حالِ او　　منتشر شد بر جهان احوال او

۸۹۲۔ شاه منصور است او عاشقِ خدا　　کی شوم از عاشقان من هم جدا

۸۹۳۔ سر بریدندش جمع شد عالمان　　تا همه مانند در شک و گمان

۸۹۴۔ بعد قطع سر دم اناالحق زده　　در پریشانی همه عالم شده

۸۹۵۔ وای و ویلا در همه عالم فتاد　　هر کسی بر دار او گردن نهاد

۸۹۶۔ نعرهٔ اناالحق پدیدار آمده　　عشق شاهنشاه اظهار آمده

۸۸۲۔ تاکہ ان عشاق کو جنکے دلوں میں سوز ہے معلوم ہو جائے کہ منصور اللہ کا نام لیتا ہے جو کہ اسکی رگ رگ و پے میں سرایت کر چکا ہے۔

۸۸۳۔ میں تمام دنیا کیلئے آیا ہوں اور اسی لئے میں اصل حقیقت سے آشنا ہوں۔

۸۸۴۔ میں ہر چیز کیلئے آیا ہوں اور اسی لئے آدم کی شکل میں ظاہر ہوا ہوں۔

۸۸۵۔ میں نے اپنا جسم حق کے راستہ میں قربان کر دیا اور اصل حقیقت کے راز کو اپنی روح کے توسط سے پہچان لیا۔

۸۸۶۔ در اصل اول بھی میں ہوں اور آخر بھی میں۔ ظاہر بھی میں ہوں اور باطن بھی میں۔

۸۸۷۔ لیکن میں خون کے دریا میں غوطہ لگاؤنگا اور اسکے بعد وضو کر کے خود خون ہو جاؤں گا۔

۸۸۸۔ لوگوں نے منصور سے کہا کہ یہ کیا کرتے ہو اور اپنے چہرے پر خون کیوں مل رہے ہو۔

۸۸۹۔ منصور نے کہا کہ میں نماز پڑھنا چاہتا ہوں اور اسکے لئے پاک و صاف خون سے وضو کرتا ہوں۔

۸۹۰۔ نمازِ عشق کیلئے معمولی پانی سے وضو مناسب نہیں ہے، اسکے لئے تو پاک و صاف خون سے وضو کرنا چاہیئے۔

۸۹۱۔ یہ کہا اور اُسکا حال ویسا ہی ہو گیا جیسا اسنے کہا تھا اور سب کو اس بات کا پتہ چل گیا۔

۸۹۲۔ منصور بادشاہ ہے اور اللہ کا عاشق صادق ہے، ان عشاق سے الگ تھلگ کیسے رہ سکتا ہوں۔

۸۹۳۔ جب منصور کا سر اسکے تن سے الگ کیا گیا تو تمام علماء اکٹھے ہوئے اور شک و شبہ میں پڑ گئے۔

۸۹۴۔ جب سر کٹ جانے کے بعد بھی منصور انا الحق کا نعرہ لگاتا رہا تو تمام لوگ حیران و پریشان ہونے لگے۔

۸۹۵۔ ہر جگہ ماتم برپا ہو گیا اور ہر شخص اپنا سر اُس سولی پر رکھنے لگا جس پر منصور کا جسم لٹکا ہوا تھا۔

۸۹۶۔ انا الحق کا نعرہ برابر بلند ہوتا رہا۔ بے شک عشق شہنشاہ ہے۔

۸۹۷۔ ہر کسي گويد چہ کردہ عالمان — دم انا الحق ميزند جملہ عيان

۸۹۸۔ دم انا الحق زد مُلّايان يک ہزار — در جہان خود عشق کردند آشکار

۸۹۹۔ اہلِ بغداد آن ہمہ حيران شدند — گاہ گريان وگہی بريان شدند

۹۰۰۔ عالمان وزاہدان مستان شدند — در دم انا الحق کم‌ربستان شدند

۹۰۱۔ ہر کسي گويد کہ من ہستم خدا — جان ودل قربان کنم در راہِ صفا

۹۰۲۔ سرِ مبارک اندرون خون آمدہ — بر سرش يک مرد مجنون آمدہ

۹۰۳۔ گفت اي منصور تو خاموش شو — رازِ حق را در دمی سرپوش شو

۹۰۴۔ سر بسوئي اوُ چنيں خنديد وگفت — بحر در کوزہ کجا گردد نہفت

۹۰۵۔ من خدائيم من خدائيم من خدا
دور شو از من مترسي اي گدا

○

۸۹۷۔ ہر شخص کہتا تھا کہ علمائے کیا کیا۔ اب تو تمام مخلوق بھی علانیہ انا الحق کا نعرہ لگا رہی ہے۔

۸۹۸۔ ایک ہزار ملّا جو وہاں موجود تھے وہ بھی انا الحق کا نعرہ لگانے لگے اور خود ہی عشق کا راز فاش کرنے لگے۔

۸۹۹۔ بغداد کے تمام باشندے حیرت زدہ رہ گئے۔ کبھی رونے لگے اور کبھی پیچ و تاب کھاتے رہے۔

۹۰۰۔ عالم اور زاہد جذب اور سرمستی کے عالم میں آگئے۔ اور انا الحق کا نعرہ بلند کرنے کیلئے کمربستہ ہو گئے۔

۹۰۱۔ غرضکہ ہر شخص کہنے لگا کہ میں خدا ہوں اور میں اس مسلک پر اپنی جان قربان کرنے کیلئے تیار ہوں۔

۹۰۲۔ جب منصور کا سر خون میں پڑا تڑپ رہا تھا اسوقت ایک مجذوب اسکے پاس آیا۔

۹۰۳۔ اور کہنے لگا کہ اے منصور خاموش ہو جا اور اللہ تعالیٰ کے راز کو پوشیدہ رکھ۔

۹۰۴۔ منصور کا سر مجذوب کی طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا کہ دریا کوزہ کے اندر کہاں چھپ سکتا ہے۔

۹۰۵۔ میں خدا ہوں، میں خدا ہوں، میں خدا ہوں۔ اے فقیر! اب یہاں سے چلا جا۔

مرتب جا ڇپايل ڇپيا

ڪتاب

★

١	دولهه درازي —	٠٠ — ۴ روپيه
٢	سچل سرمست (انگريزي) —	٠ — ٥٠ پيسه
٣	درد جو داستان —	٠ — ٢٥ "
۴	قرة العينن الرسول —	٠ — ٥٠ "
٥	بيعت الرضوان —	٠ — ٥٠ "
٦	مثنوي عشق نامه سچل سرمست —	٠ — ٧٥ "
٧	مثنوي گداز نامه " —	٠ — ٧٥ "
٨	داتا درازي —	٠ — ٥٠ "
٩	مثنوي درد نامه سچل سرمست —	٠ — ٥٠ "
١٠	مثنوي تار نامه " —	— مفت
١١	سوانح حيات سردار بهادر محمد بخش —	— مفت
١٢	ديوان ڪوجهي —	٠ — ٥٠ "
١٣	وحدت نامه (اردو معنيٰ) —	٠٠ — ١ روپيه
١۴	مثنوي رهبر نامه —	٠٠ — ١ "
١٥	سچل سرمست انگريزي سيڪنڊ ايڊيشن	٠ — ٥٠ پيسه
١٦	سخي سرتاج —	٠٠ — ٢ روپيه
١٧	وصلت نامه (اردو معنيٰ) —	

★

ملڻ جو هنڌ

قاضي علي اڪبر درازي

محله قاضي عبدالسميع - روهڙي